

تعلیم الدین

مکمل و مدلل

علم دین کے تمام اجزاء، عقائد، اعمال، عبادات، معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و اخلاق کی مستند کتاب مع حالات و شجرہ مشائخ چشت

از: حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی

دائرۃ الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱

فہرست مضامین تعلیم الدین

مقدمہ مصنف		۴	۲۹	آداب متفرقہ	۹۷
عقائد و تصدیقات					
۲۷	شرک کی اقسام		۲۹	حفاظت زبان	۹۹
۲۹	اشراک فی العلم			حقوق و خدمت خلق	۱۰۳
۲۷	اشراک فی التصرف			تقویٰ و اخلاق	
۲۷	اشراک فی العبادۃ			معاملات و سیاسیات	
۲۷	اشراک فی العادۃ			بیعت	۱۱۰
۳۰	بدعات قبور		۴۸	ریاضت و مجاہدہ	۱۱۲
۳۱	بدعات رسوم		۷۵	ذکر و اشغال	۱۱۲
۳۲	بعض کبائر		۷۹	اخلاق ذمیمہ	۱۲۲
۳۲	ایمان کے شعبے		۸۱	مسائل فرعیہ	۱۲۹
۳۲	معاصی کے دنیوی نقصانات		۸۲	حجاب و قوف سالکین	۱۴۲
۳۷	طاہرات کے دنیوی منافع		۸۷	اصلاح اخلاق	۱۴۳
۳۸	اعمال و عبادات		۹۱	عودتوں اور مردوں کی محال	۱۴۷
۴۱	نماز کے احکام		۹۲	موانع طریق	۱۵۹
۴۷	کتاب الجنائز		۹۲	بزرگوں کے تجربے و نصیحتیں	۱۹۳
۴۷	زکوٰۃ و صدقات		۹۳	شجرہ بزرگانِ پشت	۱۶۷
۴۹	کتاب الصوم		۹۳	مختصر حالات دسواں	۱۷۳
			۹۴	ادایا مال اللہ	
			۹۷	خاتمہ کتاب	۱۸۸

مفت دمہ مصنف

از حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلٰٓئِكُ الْقُدُّوۃُ الْعِزِّزُ الْحَكِیْمُ
هُوَ الَّذِیْ یَنْفُثُ فِي الْاُمۡتِیۡنِ رَسُوْلًا مِنْهُمۡ یَتْلُوْا عَلَیْهِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَكِّیْہُمْ وَیُعَلِّمُہُمُ
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ؕ وَآخِرِیۡنَ
فَمِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِہُمْ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُوْتِیْہِ
مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؕ

آپا بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز
وروزہ اور چند غیبی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا، بہشت میں جو رہیں اور
دوزخ میں سانپ کچھو ہیں، بتلائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری باطنی حالات
متعلقہ سے اس کو کچھ تعرض نہیں اللہ و رسول کو جیسا چاہو سمجھو، جو چاہو معاملہ
کرد۔ تجارت جس طرح چاہو کرو۔ لوگوں سے جس طور چاہو برتاؤ کرو، جو چاہو
کھاؤ، جو چاہو پیو، جو چاہو پہنو، نشست و برخاست ملاقات و معاشرت کے
طریقے جو چاہو اختیار کرلو۔ اپنے نفس کو جن صفات سے چاہو متصف رکھو، غرض
تم کو اور امور میں ہر طرح آزادی ہے، اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت

میں غیر قوموں کی تقلید کرو۔ طرز معاشرت قدیم یا جدید فلاسفوں سے حاصل کرو۔ مقامات نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدائی کے دعوے بھی نہ رکھتے ہوں مدد و غرض اس میں نہ الٰہیت و رسالت کی تنظیم ہے، نہ معاملات کے اصل کی تعلیم، نہ اخلاق و آداب کی تفہیم نہ مقامات نفس کی تکمیل و تمہیم اور اس خیال باطل کے ایسے بڑے بڑے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ ایک اثر مخالفین پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا دھبہ لگایا۔ ایک اثر نو تعلیم یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ بوجہ ناحقیقت شناسی کے یہ شبہ ان کے دل میں جم گیا اور اپنے کو بعض امور میں تہذیب جدید کا محتاج سمجھا اور زبان سے یا دل یا طرز عمل سے غیر طریقوں کو اپنے طریقے پر ترجیح دینے لگے اور بہت سے عقائد اسلام پر خود مبنی تھے۔ ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز و روزہ میں تو علماء سے رجوع کرنے کو ضروری سمجھے اور معاملات و معاشرت میں اپنے کو خود مختار جان لیا۔ اسی وجہ سے علماء سے کبھی اپنے مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لی جاتی۔ نہ توحید و رسالت کے مباحث و احکام کی تحقیق کی جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اعمال سے شرک فی الٰہیہ یا شرک فی النبوت لازم آ جاتا ہے۔ بالخصوص مستورات کو ایک اثر اہل علم پر یہ ہوا کہ شب و روز اعمال و عبادات کے مسائل کے استذکار و استحضار میں شغل و اہتمام رہتا ہے۔ نہ معاملات کی تحقیق نہ اخلاق و آداب کا لحاظ، نہ اصلاح نفس و قلب کی کوشش حتیٰ کہ ترقی علم کے ساتھ ہی عجب و کبر و حرص و محبت دنیا و غفلت کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ایک اثر درویشوں پر یہ ہوا کہ شریعت اور طریقت کو جدا جدا

سمجھے۔ اور حقیقت کو اصل مقصود اور شریعت کو انتظامی قانون اعتقاد کر لیا۔
 علماء سے نفور ہو گئے۔ واردات و احوال کو منتہی معراج خیال کیا۔ خیالات کو
 مکاشفات اور مکاشفات کو فوق یقینات یقین کیا۔ نہ اس کو میزان شرع میں وزن
 کرنے کی ضرورت نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت۔ غرض ہر طبقے کے لوگوں کو
 کم و بیش اس خیال باطل کا اثر ضرور پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ۛ
 حالانکہ جس نے کتاب و سنت کو ذرا بھی طلب و التفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا،
 وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھلے کھلے الفاظ میں پادے گا، اور شریعت مطہرہ
 کو کافی دانی اور دوسری کتب و حکم و قوانین و تعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھے
 گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے۔
 اَرَسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَشْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَکِّیْکُمْ وَ یُعَلِّمُکُمْ
 اَلْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ یُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۚ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
 لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
 وَ نَحْوُ ذٰلِکَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے کہ بعض باتیں یہود کی ہم
 کو اچھی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو کچھ لکھ لیا کریں، جواب میں
 ارشاد نہ فرماتے اُمّتوْکُوْنْ اَنْتُمْ کَمَا تَہْوٰکُمُ الْیَہُوْدُ وَ النَّصَارَۃُ لَقَدْ
 جِئْتُکُمْ بِہَا بَیْضًا نَفِیْۃً مَّا الْحَدِیْثُ رَوٰہُ اَحْمَد، اور یہ تو ایسی کھلی
 بات ہے جس کے ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ آخر جس قرآن میں :-
 یُوْمِنُوْنَ بِالْغَیْۢبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ ۚ

مذکور ہے اسی قرآن میں فَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْفَلَاقِ مَرْثِيْنَ
 الْآيَةِ اَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا الْآيَةُ لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ
 بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ الْآيَةُ وَ
 اِذَا حُيِّنْتُمْ بِقِيَمَةٍ فَعِيُوْا مَا حَسَنَ مِنْهَا الْآيَةُ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً
 حَسَنَةً الْآيَةُ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الْآيَةُ وَصَاحِبَهُمَا فِي
 الدُّنْيَا مَعْرُوفًا الْآيَةُ وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ الْآيَةُ اِذَا اَنْفَقُوا لَمْ يُعْرِفُوا
 وَلَمْ يَقْدُرُوا الْآيَةُ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الْآيَةُ لَا يَسْنَعُوْا قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
 الْآيَةُ اجْتَنِبُوا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ الْآيَةُ وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُمْ بَعْضًا الْآيَةُ
 اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ الْآيَةُ يُجِبُّهُمْ وَيُجِبُوْنَ الْآيَةُ اِنَّ اللهَ مَعَ
 الصَّابِرِيْنَ الْآيَةُ وَ عَلَىٰ اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ الْآيَةُ الَّذِيْنَ هُمْ
 فِيْ صَلَوٰتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الْآيَةُ تَفْشَعُ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
 رَبَّهُمْ الْآيَةُ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُ هُمْ خُشُوْعًا الْآيَةُ وَغَيْرَهَا مِنْ آيَاتِ
 المعاملاتِ وَالْمَعَاشِرَاتِ وَالْمَقَامَاتِ۔ بھی تو مذکور ہیں۔ اسی طرح کتب
 حدیث کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کرنے سے جہاں کتاب الایمان کتاب الصلوٰۃ
 کتاب الزکوٰۃ نظر آوے گا۔ اس کے نیچے ہی کتاب البیوع کتاب النکاح والطلاق
 کتاب الاداب، کتاب الرقاق بھی ملاحظہ سے گذرے گا۔ پھر اس خیال کی گنجائش
 کہاں ہے کہ اسلام نے صرف عقائد و اعمال سکھائے ہیں اور معاملات معاشرت
 و تصوف نہیں بتلایا۔ بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آگیا ہو گا کہ اسلام نے
 پانچوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہم کو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ بلکہ غیر قوموں

میں بھی منصف مزاج لوگ ہیں۔ وہ اسلام سے تقبّس ہونے کے خود معترف ہیں۔
 غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس
 سے مضرتیں پہنچتی ہیں۔ اسلامی ہمدردی نے تقاضا کیا کہ اس غلطی کی اصلاح کی جائے
 اور ایک ایسا رسالہ لکھا جاوے جس میں بقدر ضرورت اختصار کے ساتھ پانچوں
 مضامین کو کتاب و سنت سے مستنبط و ملقط کر کے جمع کیا جاوے۔ یوں تو اس
 رسالہ سے سب اہل اسلام کو نفع پہنچانا مقصود ہے مگر بالخصوص درویشی کی
 راہ چلنے والوں کی دل سوزی زیادہ مد نظر ہے۔ اب ہر مسلمان کو عموماً اور درویش
 کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا بلکہ تھوڑا تھوڑا وظیفہ مقرر کر لینا ضرور ہے۔ کیونکہ
 مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی ہو جاوے اور طریقہ حصول
 رضا کا اطاعت و امتثال امر ہے۔ پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات
 کے ساتھ متعلق ہے تو رضامندی اسی وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اس
 کا امر مانا جاوے۔ اسی لئے طالب حق کو ضرور ہے کہ اول اپنے عقائد موافق
 اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر اعمال مفوضہ نماز روزہ وغیرہما
 کے احکام سیکھ کر ان کا پابند ہو اور حرام و حلال کے مسائل سے واقف ہو
 تاکہ اہل حلال سے نورانیت پیدا ہو۔ اور طرز معاشرت سے مطلع ہو تاکہ
 اہل حقوق کے حقوق تلف نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اتلاف حقوق ظلم ہے۔
 ظالم پر لعنت ہوتی ہے۔ پھر لعنت درحمت جمع کیسے ہوگی اور رضا بدو
 رحمت کے ہوتی نہیں۔ ان سب مراحل کو طے کر کے اب اس راہ باریک
 میں قدم رکھے۔ ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔

اور انشاء اللہ اپنے مقصود حقیقی تک پہنچے گا۔

اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور منظر تعداد مضامین اس کو پانچ حصوں میں منقسم کرتے ہیں۔

عقائد و تصدیقات، اعمال و عبادات و معاملات و سیاسیات آداب و معاشرت، سلوک مقامات، یا الہی اس نادان کی مدد فرما، اور غلط و لغزش اور ریاسے بچا۔ آمین و بہ نستعین۔

عقائد و تصدیقات

عقیدہ ۵۔ تمام عالم پہلے ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔
عقیدہ ۵۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا۔ نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ **عقیدہ ۵۔** وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ **عقیدہ ۵۔** کوئی چیز اس کے مانند نہیں۔ اور سب سے بڑا ہے۔ **عقیدہ ۵۔** وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، وہ جو چاہے کرتا ہے

۱۔ اللہ خالق کل شیء آیتہ فی الیواقیت و الجواہر عن الشیخ محی الدین و الحق الذی نقول بہ ان العالم کل حادث دان تعلق بہ العلم القدیم ۱۲ ج ۱ ص ۱۶۹ قل ہوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد فی الیواقیت عن الشیخ لا یجوز ان یقال الحق تعالیٰ متغیر فی ظہور اسمائہ و صفاتہ الی وجود العالم لاند لہ انشا علی الاطلاق ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۰ ہوا الاول والاخر آیتہ ۱۷۰ یس کملہ فی الیواقیت عن الشیخ العالم ان اللہ تعالیٰ یس بحجر فقدر لہ المکان ولا یعرض فیستحل علیہ ابتکار ولا یحیم فیکون لہ المجهتہ القطار فہو مخزہ عن المجہات والاقطار وفیہ ایضا عنہ ج فالحق تعالیٰ مہائن مخلقتی سائر المراتب و ہون و رار معلقات بیع الخلق ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۰ و فیما علم ان اللہ تعالیٰ واحد لا جوارح و مقام الواحد یتعالیٰ ان یکل فی شئ اذ یکل ہو فی شئ اذ تجسمہ شئ ج ۱ ص ۱۷۰ و فیہ عنہ لا یجوز لعارف ان یقول انا اللہ ولو بلغ أقصى درجات القرب و عاشا العارف من ذل القول عاشا انا یقول انا بعد الدلیل فی السیر و انقیل ۱۲ ج ۱ ص ۱۷۰ ہوا الحق ان اللہ علی کل شیء قدیر اللہ بل کل شیء قدیر ہو اسمیع البصیر فعال لما یرید یریدون ان یمیدوا الکلام اللہ و قوله بقدر سبقت کلمتنا اللہ لا الہ الا وہ الرحمن الرحیم فی آخرہ الاسماء التسعة و التسمین کما رواہ الترمذی قوله تعالیٰ لا تاخذه سنة ولا نوم القیم محمد بن عبد اللہ

کلام فرماتا ہے وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی سا جھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ وہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے جس کی روزی چاہے فراخ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت انصاف والا ہے۔ بردباری اور برداشت والا ہے۔ خدمت کی قدردانی کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پہلے پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہی چلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اور اس کی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ نہ سوتا ہے، نہ اذنگھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام صفتیں کمال کی اس کو حاصل ہیں۔

عقیدہ مخلوق کی صفتوں سے پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں ہیں بعضی جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے، یا تو اس کے معنی اللہ کے

سپر د کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کے ہوئے ایمان اور یقین کرتے ہیں اور یہی بات بہتر ہے اور یا کچھ مناسب معنی اس کے لگائے جائیں۔ جس سے وہ سمجھ میں آجاءے۔ عقیدتِ وحدہ عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے کے آگے ہمیشہ سے جانتا ہے۔ اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں۔ ان کو ہر کوئی نہیں جانتا، عقیدتِ وحدہ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے۔ جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

۱۔ سبحان ربك رب العزة عما يصفون، فلا تصرفوا للحد الا مثال والراخون في اعلم يقولون آمنة
 بليس كمنه شيء في اليواقيت عن الشيخ اعلم من الادب عدم تاويل آيات الصفات ودوجب الايمان
 بها مع عدم الكيف كما جات فان لا ندري اذا ادنا على ذلك اتنا دلي بمراد الله تعالى فاذا قيل انا كيف يعجب قال
 ليس هو بمراد فيروينا فلما التزمنا التسليم في كل ما لم يكن عندنا في علم من الله تعالى فاذا قيل انا كيف يعجب ربنا او
 كيف يفرج مثلاً قلنا انا مؤمنون بما جاء من عند الله على مراد الله وانا مؤمنون بما جاء من عند رسول الله
 وكل علم الكيف في ذلك كله الى الله والى رسول الله وفيه عند عبيك يا اخي بالتسليم لكل ما جاء من آيات
 الصفات واخباره فان اكثر المتوهمين يكون فاضف الطرائق حالاً من قال لانك الخ ج ۱ ص ۱۳
 ان كل فني خلقه بقدرة الله يعلم وانتم لا تعلمون ۱۲ فمن شار فليؤمن ومن شار فليكفر والله خلقكم
 وما قلون ولا يرضى لعباده الكفر وان تشكروا يرضه لکم ۱۳

گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔
عقیدہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں
 سے نہ ہو سکے۔ **عقیدہ** کوئی چیز خدا کے ذمہ ضرور نہیں، وہ جو کچھ
 مہربانی کرے۔ اس کا فضل ہے۔ **عقیدہ** بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ
 کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب
 گناہوں سے پاک ہیں۔ گھنٹی ان کی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم
 ہے۔ ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی
 نئی مشکل مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں
 کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے۔ اور
 سب کے آخر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان
 میں ہوئے۔ بعض بہت مشہور ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم
 علیہ السلام، اسحق علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف
 علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ
 علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ
 السلام۔ ایسا علیہ السلام، ایسح علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ

۱۹ لا یخلف اللہ نفاۃ الا وہما ۱۲ لا یسل عما یفعل فقال لا یریدہ ۱۱ ۱۵ وقد ارسلنا رسلاً من قبک
 منهم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک کل من الصالحین فاذا ہی شعبان میں ذریعہ فاذا
 ہی بیضا المناظرین انی اخلقکم من الطین الی آخرہ وغیرہ من آیات المعجزات انی جامل فی الارض خلیفۃ
 الی قولہ یا آدم اسکن ماکان محمد ابان رجاکم وکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ وکک جتنا آیتنہا
 ابراہیم الخ سورۃ مرجم، سورۃ قی، سورۃ انبیاء، سورۃ شعراء ۱۲

السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔ عقیقۃ ۱۲۷ ہ پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغامبر نہیں آ سکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔ عقیقۃ ۱۲۸ ہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمان پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا، پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔ عقیقۃ ۱۲۹ ہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کیا ہے، ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں بتلایا گیا بہت سے کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

١٤٤ تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض فكانت تخرج امة خاتم النبيين ١١ ﷺ سبحانه الذي امرني بعبده يلا من المسجد الحرام
 الى المسجد الاقصى ولقد رآه نزلة اخرى عند سورة المنبر في البيات قيت عن شيخ وكان هذا السطر بر وجهه صلى الله عليه
 وسلم ويكون روياه كما يرى اناسهم في قومه ما نكروه احد من قرشي ولانا زعموا اننا الحمد والعلية كونه علم ان الاسطر
 كان بحجة الشرف في تلك المواطن اتفق عليها كلها ٢٦ ص ١٤٤ عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
 خلقت الملائكة من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لكم رواه مسلم فالحمد ربنا امرا لا يموت
 الله ما امهم ويفعلون ما يؤمرون ١٢

عقیدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے۔ ان کو جن کہتے ہیں، ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس ہے۔ **عقیدہ** مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور نمازوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا، اور غیر صاحب کی ہر طرح خوب تا بعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ظہور میں آتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ **عقیدہ** خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس

خلق الجان من مارج من نار۔ اندر یکم ہو قبیلہ من حیث لا تدنہم وانا مینا الصالحون وناؤن ذلک اقتضوہ وذر تہ اولیاء رفقہ والابلیس کان من الجن ففسق عن امرہ ۱۲ **عقیدہ** الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون کلاما دخل علیہا ذکر یا محمد اب وجد عند رزق قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہومن عند اللہ ۱۳ **عقیدہ** وکلا فضلنا علی العالمین فی البواقیت عن ایشخ علم ان مقام ابنی ممنوع لنا دخولہ وعاۃ معرفتہ من طرق الارث النظر الیکما یتظر من ہونی اسفل الجنۃ الی من ہونی اعلیٰ علیین ۱۴ **عقیدہ** یحب الانسان ان یتک مدعی فی البواقیت وقد سل ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ عن قوم یقولون باسقاط الکالیف ویزعمون ان الکالیف ان کانت وسیلۃ الوصول وقد دخلنا فقال رضی اللہ عنہ صدقانی الوصول ولكن الی سفر والذی یمیرق ویرنی خیر من یتقد ذلک ولوانی بقیت الف عام ما تعصمت من اولادہ شیئا الا بعد شری ما تمہن ۱۵ ج ۱ ص ۱۹۲ وخبی عن ایشخ انہ لا یجوز ولی قط الباورۃ الی فعل مصیۃ واطلع من الطریق کشف علی تقدیرہ علیہ ۱۶ ج ۱ ص ۱۹۲ وخبی ۱۷

دست ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز و روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں اس کے لئے درست نہیں ہوتیں۔ عقیدہ ۱۹ جو شخص شرع کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچھے کی بات دکھائی دے یا وہ جادو ہے۔ یا نفسانی اور شیطانی دھند ہے۔ اس سے اعتقاد درست نہیں ہوتا۔

عقیدہ ۲۰ وہ ولی لوگوں کو بعضی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کو کشف و الہام کہتے ہیں۔ اگر شرع کے موافق ہے قبول ہے اور اگر خلاف ہے تو رد ہے۔ عقیدہ ۲۱ اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں۔ اب کوئی نئی بات

۱۹ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعوا نبیکم اللہ ۱۹ لیغفر لکم ذنوبکم واللہ عفو الرحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین۔ فی الیواقیت عن ایشخ ان من الخوارق ما یكون عن قوی نفس وقد یکن ایضاً عن حیل طبیقة وقد یمکن عن نظم حروف بطرائع وقد یمکن باسما یرتلفظ بہا فاكریا ولا یكون خرق العادۃ علی وجه الكرامة الا من خرق العادة من نفسها باخراجها عن الوقب الطبیعی الا انقیاد الشرع فی كل حركة وسكن انتهی مختصراً ج ۱ ص ۲۰ و فیہا عن ایشخ قد وضع اللہ میزان الشرع بید العلم اہل التقوی فہم اباب تعدیل ادا التخرج فادق علی ید من ظہرت الامارات اتباع الشرع سموہ کرامۃ وما وقع علی غیرہ سموہ مخار و شبدۃ وغیر ذلک ج ۱ ص ۲۱ لہم البشری فی الخیرۃ الدنیاء و فی الآخرة۔ ثم جعلک علی شریعۃ من امر فاتبہا ولا تتبع اہوار الذین لا یعلمون فی الیواقیت قال ایشخ عبدالقادر جیلی وقد تری لی مرة نور عظیم طار الا فاق ثم بدت فی غیر صوتہ دخی یا عبد القادر انار یک وقد سقطت حکم انکالیف خان شنت عبدتی وان شنت فتزل فقلت انصار بالعمین الخ ج ۱ ص ۱۶۲ ایوم املت لکم دیکم و املت علیکم نعمتی ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین عالم بالذن باللہ۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و ادلی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ والرسول فاستسأل اہل الذکر عن البخیر ج قال علما پر امید بالکتب و السنۃ و کان بقول ایضا (باقی بر صفحہ ۱)

دین میں نکالنا درست نہیں ایسی ہی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ پکے پکے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن و حدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بھی بتلا دیں۔ ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں۔ مجتہد بہت ہوتے۔ چار ان میں بہت مشہور ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد۔ جس کو جس مجتہد سے زیادہ اعتقاد ہو اس کی پیروی کر لی۔ ہندوستان میں امام ابو حنیفہ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں۔ وہ حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح نفس کے

(لقیہ ص ۱۶) اذا تمیم شخصاً مترتباً فی الہوار فلا تلقوا الیہ الا یان راۓتہ مقیداً بالکتاب والسنۃ وکان یقول الطریق کلہا مسدودۃ علی الخلق الاعلیٰ یقین آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یقول لو کنت حاکماً لضررت عنق من سمعت یقول لا مود الا اللہ واولیس لی فعل مع اللہ لان ظن ہر کلامہ نفی غیر اللہ ویدم احکام الکالیف لہا ج ۴ ص ۲ و فیہا عن ابراہیم الدسوقی یقول لو ان الفقیرۃ اتقے العبادات والامور الشرعیۃ بغیر علۃ کما امرہ اللہ تعالیٰ استغنی عن ایشخ و لکن اتی العبادات بسبل الارض فذلک احتاج الی طبیب مرادیۃ حتی یحصل لہ الشفا و من ہہنا استغنی التابعون عن الخلوۃ و الریافتۃ کما علۃ تلافۃ الاشیاء ج ۴ ص ۲ و فیہا عن ایشخ من الفتوحات اذا بلغ المرید مرتبۃ الاجتہاد اسئل حرم علیہ الرجوع الی قول شیخہ الا ان یكون دلیل شیخہ اذ صرح من دلیلہ ج ۱۲ ص ۲ و فیہا من الامام الشافعی انہ کان یقول اذا صرح الحدیث فہو بدعی و فی روایۃ اذا تمیم کلامی بخلاف الحدیث فاعلموا بالحدیث و اضربوا بکلامی الخاطی ج ۲ ص ۲ و فیہا عن ایشخ ایاکم دالظن علی احد من المجتہدین و تقولون انہم مجبولون عن المعارف والاسرار کما یقع فیہ الجملۃ المتصورۃ وان ذلک جہل متقام

الائمۃ ۱۲ ج ۱ ص ۱۹ ۱۷ + + + + +

سنوارنے کے طریقے قرآن و حدیث کے موافق ولی لوگوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر بتلائے۔ ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں۔ شیخ بہت ہوتے مگر ان میں چار زیادہ مشہور ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتی ؒ۔ حضرت غوث الاعظم عبدالقادر ؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردی ؒ۔ خواجہ بہار الدین نقشبند ؒ۔ جس مجتہد اور شیخ سے اعتقاد ہوا اس کی پیروی کر کے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں۔ اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے جب تک ان کی بات خدا اور رسول کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہو اس میں پیروی نہیں۔

عقیدہ - اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب ان کتاب آسمان سے نہ آدے گی۔ قیامت تک قرآن کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ

۵۲۲ قولوا آمنا بالله وما نزل الى ابراهيم واسماعيل واسحق الخ والذين يؤمنون بما نزل اليك وما نزل من قبلك نزل به الروح الامين و آتينا داود زبوراً و آتينا الانجيل و كتبنا له الاناجيل . فبأي حديث بعدة يؤمنون . يحرفون الكلم عن مواضعه انما نحن انزلنا الذكر وانا الحافظون . لا ياتيه اهل من بين يديه ولا من خلفه ۱۲ * * * *

کیا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ عقیدہ ۵۔ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا۔ اس کو صحابی سمجھتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا ان کا سننے میں آوے۔ اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے۔ اور دین کا بندوبست کیا۔ اس لیے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ عقیدہ ۶۔ پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سورة والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والمجاهدين معه اشدا على الكفار الى آخر السورة قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابي الحديث متفق عليه الله في اصحابي لا تتخذهم غرضا من بعدى فمن اجهم فبجى اجهم ومن ابغضهم فببغضى ابغضهم ومن اذا هم فقد ذانى ومن آذانى فقد آذى الله ومن آذى الله فيوشك ان ياخذنه رواه الترمذى - و ابن عمر قال كنا في زمن النبي صلى الله عليه وسلم لا نفاضل بينهم رواه البخارى ورواية لابن داود وقال كما نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حى افضل امه النبي صلى الله عليه وسلم بعده ابو بكر ثم عمر ثم عثمان رضي الله تعالى عنهم في ابوابك عن الشيخ اعلم انه ليس على امه محمد صلى الله عليه وسلم من هو افضل عن ابو بكر غير عيسى عليه السلام ١٢٠٢ ١٢٠٣ ١٢٠٤ ١٢٠٥ ١٢٠٦ ١٢٠٧ ١٢٠٨ ١٢٠٩ ١٢١٠ ١٢١١ ١٢١٢ ١٢١٣ ١٢١٤ ١٢١٥ ١٢١٦ ١٢١٧ ١٢١٨ ١٢١٩ ١٢٢٠ ١٢٢١ ١٢٢٢ ١٢٢٣ ١٢٢٤ ١٢٢٥ ١٢٢٦ ١٢٢٧ ١٢٢٨ ١٢٢٩ ١٢٣٠ ١٢٣١ ١٢٣٢ ١٢٣٣ ١٢٣٤ ١٢٣٥ ١٢٣٦ ١٢٣٧ ١٢٣٨ ١٢٣٩ ١٢٤٠ ١٢٤١ ١٢٤٢ ١٢٤٣ ١٢٤٤ ١٢٤٥ ١٢٤٦ ١٢٤٧ ١٢٤٨ ١٢٤٩ ١٢٥٠ ١٢٥١ ١٢٥٢ ١٢٥٣ ١٢٥٤ ١٢٥٥ ١٢٥٦ ١٢٥٧ ١٢٥٨ ١٢٥٩ ١٢٦٠ ١٢٦١ ١٢٦٢ ١٢٦٣ ١٢٦٤ ١٢٦٥ ١٢٦٦ ١٢٦٧ ١٢٦٨ ١٢٦٩ ١٢٧٠ ١٢٧١ ١٢٧٢ ١٢٧٣ ١٢٧٤ ١٢٧٥ ١٢٧٦ ١٢٧٧ ١٢٧٨ ١٢٧٩ ١٢٨٠ ١٢٨١ ١٢٨٢ ١٢٨٣ ١٢٨٤ ١٢٨٥ ١٢٨٦ ١٢٨٧ ١٢٨٨ ١٢٨٩ ١٢٩٠ ١٢٩١ ١٢٩٢ ١٢٩٣ ١٢٩٤ ١٢٩٥ ١٢٩٦ ١٢٩٧ ١٢٩٨ ١٢٩٩ ١٣٠٠ ١٣٠١ ١٣٠٢ ١٣٠٣ ١٣٠٤ ١٣٠٥ ١٣٠٦ ١٣٠٧ ١٣٠٨ ١٣٠٩ ١٣١٠ ١٣١١ ١٣١٢ ١٣١٣ ١٣١٤ ١٣١٥ ١٣١٦ ١٣١٧ ١٣١٨ ١٣١٩ ١٣٢٠ ١٣٢١ ١٣٢٢ ١٣٢٣ ١٣٢٤ ١٣٢٥ ١٣٢٦ ١٣٢٧ ١٣٢٨ ١٣٢٩ ١٣٣٠ ١٣٣١ ١٣٣٢ ١٣٣٣ ١٣٣٤ ١٣٣٥ ١٣٣٦ ١٣٣٧ ١٣٣٨ ١٣٣٩ ١٣٤٠ ١٣٤١ ١٣٤٢ ١٣٤٣ ١٣٤٤ ١٣٤٥ ١٣٤٦ ١٣٤٧ ١٣٤٨ ١٣٤٩ ١٣٥٠ ١٣٥١ ١٣٥٢ ١٣٥٣ ١٣٥٤ ١٣٥٥ ١٣٥٦ ١٣٥٧ ١٣٥٨ ١٣٥٩ ١٣٦٠ ١٣٦١ ١٣٦٢ ١٣٦٣ ١٣٦٤ ١٣٦٥ ١٣٦٦ ١٣٦٧ ١٣٦٨ ١٣٦٩ ١٣٧٠ ١٣٧١ ١٣٧٢ ١٣٧٣ ١٣٧٤ ١٣٧٥ ١٣٧٦ ١٣٧٧ ١٣٧٨ ١٣٧٩ ١٣٨٠ ١٣٨١ ١٣٨٢ ١٣٨٣ ١٣٨٤ ١٣٨٥ ١٣٨٦ ١٣٨٧ ١٣٨٨ ١٣٨٩ ١٣٩٠ ١٣٩١ ١٣٩٢ ١٣٩٣ ١٣٩٤ ١٣٩٥ ١٣٩٦ ١٣٩٧ ١٣٩٨ ١٣٩٩ ١٤٠٠ ١٤٠١ ١٤٠٢ ١٤٠٣ ١٤٠٤ ١٤٠٥ ١٤٠٦ ١٤٠٧ ١٤٠٨ ١٤٠٩ ١٤١٠ ١٤١١ ١٤١٢ ١٤١٣ ١٤١٤ ١٤١٥ ١٤١٦ ١٤١٧ ١٤١٨ ١٤١٩ ١٤٢٠ ١٤٢١ ١٤٢٢ ١٤٢٣ ١٤٢٤ ١٤٢٥ ١٤٢٦ ١٤٢٧ ١٤٢٨ ١٤٢٩ ١٤٣٠ ١٤٣١ ١٤٣٢ ١٤٣٣ ١٤٣٤ ١٤٣٥ ١٤٣٦ ١٤٣٧ ١٤٣٨ ١٤٣٩ ١٤٤٠ ١٤٤١ ١٤٤٢ ١٤٤٣ ١٤٤٤ ١٤٤٥ ١٤٤٦ ١٤٤٧ ١٤٤٨ ١٤٤٩ ١٤٥٠ ١٤٥١ ١٤٥٢ ١٤٥٣ ١٤٥٤ ١٤٥٥ ١٤٥٦ ١٤٥٧ ١٤٥٨ ١٤٥٩ ١٤٦٠ ١٤٦١ ١٤٦٢ ١٤٦٣ ١٤٦٤ ١٤٦٥ ١٤٦٦ ١٤٦٧ ١٤٦٨ ١٤٦٩ ١٤٧٠ ١٤٧١ ١٤٧٢ ١٤٧٣ ١٤٧٤ ١٤٧٥ ١٤٧٦ ١٤٧٧ ١٤٧٨ ١٤٧٩ ١٤٨٠ ١٤٨١ ١٤٨٢ ١٤٨٣ ١٤٨٤ ١٤٨٥ ١٤٨٦ ١٤٨٧ ١٤٨٨ ١٤٨٩ ١٤٩٠ ١٤٩١ ١٤٩٢ ١٤٩٣ ١٤٩٤ ١٤٩٥ ١٤٩٦ ١٤٩٧ ١٤٩٨ ١٤٩٩ ١٥٠٠ ١٥٠١ ١٥٠٢ ١٥٠٣ ١٥٠٤ ١٥٠٥ ١٥٠٦ ١٥٠٧ ١٥٠٨ ١٥٠٩ ١٥١٠ ١٥١١ ١٥١٢ ١٥١٣ ١٥١٤ ١٥١٥ ١٥١٦ ١٥١٧ ١٥١٨ ١٥١٩ ١٥٢٠ ١٥٢١ ١٥٢٢ ١٥٢٣ ١٥٢٤ ١٥٢٥ ١٥٢٦ ١٥٢٧ ١٥٢٨ ١٥٢٩ ١٥٣٠ ١٥٣١ ١٥٣٢ ١٥٣٣ ١٥٣٤ ١٥٣٥ ١٥٣٦ ١٥٣٧ ١٥٣٨ ١٥٣٩ ١٥٤٠ ١٥٤١ ١٥٤٢ ١٥٤٣ ١٥٤٤ ١٥٤٥ ١٥٤٦ ١٥٤٧ ١٥٤٨ ١٥٤٩ ١٥٥٠ ١٥٥١ ١٥٥٢ ١٥٥٣ ١٥٥٤ ١٥٥٥ ١٥٥٦ ١٥٥٧ ١٥٥٨ ١٥٥٩ ١٥٦٠ ١٥٦١ ١٥٦٢ ١٥٦٣ ١٥٦٤ ١٥٦٥ ١٥٦٦ ١٥٦٧ ١٥٦٨ ١٥٦٩ ١٥٧٠ ١٥٧١ ١٥٧٢ ١٥٧٣ ١٥٧٤ ١٥٧٥ ١٥٧٦ ١٥٧٧ ١٥٧٨ ١٥٧٩ ١٥٨٠ ١٥٨١ ١٥٨٢ ١٥٨٣ ١٥٨٤ ١٥٨٥ ١٥٨٦ ١٥٨٧ ١٥٨٨ ١٥٨٩ ١٥٩٠ ١٥٩١ ١٥٩٢ ١٥٩٣ ١٥٩٤ ١٥٩٥ ١٥٩٦ ١٥٩٧ ١٥٩٨ ١٥٩٩ ١٦٠٠ ١٦٠١ ١٦٠٢ ١٦٠٣ ١٦٠٤ ١٦٠٥ ١٦٠٦ ١٦٠٧ ١٦٠٨ ١٦٠٩ ١٦١٠ ١٦١١ ١٦١٢ ١٦١٣ ١٦١٤ ١٦١٥ ١٦١٦ ١٦١٧ ١٦١٨ ١٦١٩ ١٦٢٠ ١٦٢١ ١٦٢٢ ١٦٢٣ ١٦٢٤ ١٦٢٥ ١٦٢٦ ١٦٢٧ ١٦٢٨ ١٦٢٩ ١٦٣٠ ١٦٣١ ١٦٣٢ ١٦٣٣ ١

کا اور بیسیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ **عقیدہ ۵**۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب ٹکانا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۶**۔ قرآن و حدیث کے کھلے کھلے مطلب کا نہ ماننا اور ارجح بیج کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔ **عقیدہ ۷**۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۸**۔ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ **عقیدہ ۹**۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا نا اُمید ہو جانا کفر ہے۔

(بقیہ ص ۱۹) لِيَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَبِيبُ مَنْ نَسَاءُ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَلِيدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضَلْتُ الشَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۱۲

۲۵ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا ۚ وَالَّذِينَ كَذَبُوا بآيَاتِنَا ذَٰلِكَ جُزْءٌ مِمَّا نَسْأَلُ عَنْهَا لَا تَفْتَحْ لَهُمْ ابْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قُلْ يَا اللَّهُ ذَٰلِكَ بَابُكَ وَآيَاتُكَ وَرَسُولُكَ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۱۳ **۲۶** اِنَّ الَّذِي يَلْحَدُونَ فِيْ اٰیٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۱۴ **۲۷** وَلَا يَحْزَنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ۱۵ **۲۸** يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تَوَلَّوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا **۲۹** لَا يَسِيْرُ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا بِاِذْنِ الْكَافِرِيْنَ لَا يَأْتِيَنَّ مِنْ كَمَرِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ ۱۶

عقیدہ ۳۴۔ کسی سے عیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف و الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ **عقیدہ ۳۵۔** کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لیکر اللہ در رسول نے لعنت کی ہے۔ یا ان کے کفر کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ **عقیدہ ۳۶۔** جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جاوے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ اگر پوچھتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے۔ اور نہیں تو وہ سب باتوں میں ہی کہتا ہے

۳۷۔ لا یعلم من فی السموات والارض الخیب الا اللہ عالم الغیب فلا ینظر علی غیبہ احداء الا من ارضی من رسول، اذا اوجینا الی امک یاوحی ان اقد فی التابوت فاقد فیہ فی الیم فلیلقہ الیم یا من یاخذہ عدولی وعدولہ۔ ۳۸۔ ولا تلمزوا انفسکم ولا تاتوا بالقاب۔ ۳۹۔ اللعنة اللہ علی الظلمین ففعل لعنة اللہ علی الکاذبین، واتباعہم فی ہذہ الدنیا لعنة ۴۰۔ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت، نزلت فی عذاب القبر یقال لمن ربک؟ فیقول ربی اللہ ونبی محمد متفق علیہ سنقدہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم، روی الترمذی ما من مسلم موت یوم الجمعة ویلدة الجمعة اذ قاة فنة القبر ۴۱۔ ونحو ذلک من الاحادیث ۴۲۔

کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی ہوتی ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ باتیں مُردے کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسا سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور جاگتا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے عقیدہ مُردے کے لئے دعا کرتے سے کچھ خیر خیرات دے کر نجات سے اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے عقیدہ اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور خوب

۳۳ یقولون ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالآية ۱۲ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اہل الجبۃ اتقی الانف یملا الارض قسطاً وعدلاً کما انت جوراً رواہ ابو داؤد وعن خدیجہ بن اسید قال اطلع ابنی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نذکر فقال اذکر دن قالوا اذکر اسامہ قال انہا لن تقوم حتی ترد اقبلہا عشر ابات و ذکر الدخان والذخال والدابة و طلوع الشمس من مغربہا و نزول عیسیٰ بن مریم و یاجوج و ماجوج و ثلث خوف بالشرق و خف بالمغرب و خف بجزیرۃ العرب و آخر ذلک ما یرخرج من الیمین قطرہ الناس الی محشر یم و فی روایۃ ما یرخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر و فی روایۃ فی العاشرة و ریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیکفی علیکم ان اللہ تعالیٰ یس باعور و ان المسیح الدجال اعور عن الیمین کان عینہ غیبۃ ہانۃ متفق علیہ روی ابن ماجہ من حدیث خدیجہ یدرس الاسلام کما یدرس وشی الثوب حتی لا یدری ما یمس و لا صلوة و لا نیک و لا صدقہ و لیسری کتاب اللہ فی لیلۃ فلا یقی فی الارض منه آیتہ عن عائشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبعث اللہ ریحاً طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیقی من الاثرتہ فیرجون الی دین آبائہم رواہ مسلم و انہ لعلم لسانہ حتی اذا فحمت یا جوج و ماجوج و ہم من کل عذب فیلون و اذا وقع القول علیہم اخرجناہم و اتہ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بائیناً لا یؤذون .

انصاف سے ہادشاہی کریں گے۔ کانادہ جال نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت فادہ چاڑے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یا جوج و ما جوج بڑے زبردست آدمی ہیں وہ تمام زمین میں پھیل پڑیں گے۔ پھر وہ خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طور کا جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اُٹھ جاوے گا۔ اور چند روز میں مسلمان مرجا دیں گے۔ اور تمام دنیا کافروں سے بھر جاوے گی اور بہت باتیں ہوں گی۔

عقیدہ۔ جب ساری نشانیاں پوری ہو جاویں گی۔ اب قیامت کا سامان شروع ہو گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیر سنگ کی شکل ہے اس صُور کے پھونکنے سے تمام زمین آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے۔ تمام مخلوقات مرجا دیں گے اور جو مر چکے ہیں اُن کی

۳۵ عن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور قال عن یسینہ جبریل د عن یسارہ میکائیل رواہ زرعم بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرآن یخ فیہ رواہ الترمذی فاذا نفخ فی الصور نفخة واحدة وحملت الارض والجبال فذکراکة واحدة فیومئذ وقعت الواقعة والنشت السماء فی یومئذ وامتہ یوم یفخ فی الصور فصق من فی السموت ومن فی الارض الامن شارثم نفخ فیہ اخری فاذا هم قیام یظرون عن ابی ہریرۃ عن ابیہی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیمة فاكون اول من یقیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا یرى الا کان من صعق فافاق قبلی اذ کان فمین استثنی اللہ متفق علیہ ۱۲

روحیں بے ہوش ہو جا دیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جس کا بچنا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔
عقیدہ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا ہو جاوے۔ دوسری بار پھر صور پھونکا جاوے گا۔ اس سے پھر سارا عالم موجود ہو جاوے گا۔ مردے زندہ ہو جا دیں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جا دیں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ سب برے بھلے عمل تو لے جائیں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ مگر بعضے بدون حساب جنت میں جائیں گے۔ نیکوں کا نامہ اعمال دہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلا دیں گے، جو دو دھسے

۱۳۵ و نفع فی الصور فاذا هم من الاحداث الی رہم نیلون عن ابی ہریرۃ قال انہی صلی اللہ علیہ وسلم انا سید الناس یوم القیامۃ یوم یقوم الناس لرب العالمین و قد لواء المس فیبلغ الناس من النعم والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیا تون آدم ذکر حدیث الشفاعۃ الی ان یقال فیقال یا محمد ادخل من اتک من الاحباب بلہم من الباب الایمن متفق علیہ۔ فاما من اوتی کتابہ بمیینہ فوف یشاہب حاباً یسر و یقلب الی اہل مسرور و اما من اوتی کتابہ بشاہدہ فیقول یا یقنی لم اوت کتابتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رہ اشد بیاضاً من اللبن و اجلی من اہل رداہ سلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یضرب الجسر علی جہنم و تحمل الشفاعۃ و یقولون اللہم سلم سلم فیمر المؤمنون کضرب البین و کالبرق و کالترج و کالطیر و کاجادید الخیل و الکراب فاج سلم و مخدوش مرسل و مخدوش فی نار جہنم متفق علیہ ۱۴

زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ بیٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاویں گے جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ **عقیدہ ۳۷**۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہو گا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔ **عقیدہ ۳۸**۔ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے، **عقیدہ ۳۹**۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے

۳۷ اعدت للکافرن۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اشفع فیحدل علی فاخرجہ من النار وادخلہم الجنة حتی ما یبقی فی النار الا من قد جلسہ القرآن لے وجب علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا دخل اهل الجنة جنتہ اهل النار انار یقول اللہ تعالیٰ من کان فی قلبہ شقاق جہنم من خردل من ایمان فاخرجہ مضیق علیہ لا یوت فیہا ولا یحلی **۳۸** اعدت للتقین مثل الجنة التي وعد المتقون فیہا انہار من مار غیر آمن الی قولہ و مغفرة من ربہم۔ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون دم فیہا خلدون۔ فی البواقیت دکان الشیخ محی الدین رحمہ یقول الجنة والنار مخلوقان ج ۲ ص ۱۲۹ فیہا انی قدر ایت فی عظام الشیخ الوسطی یتقدان اهل الجنة و اهل النار مخلدون فی دار بہا لا یخرج احدہم من دارہ ابد الا بدین و دہر الداہرین و قال مرادنا ہا ہل النار الذین ہم ابہا من الکفار و المشرکین و المنافقین و المعطیین و المعصاة الموحیدین فانہم یخرجون من النار بالنصوص ۱۲ ج ۲ ص ۱۲۹ و فیض زادون ذلک لمن یثار ۱۲

یا بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے، اور بالکل اس پر سزا نہ دے۔ **حقیقہ** ۳۵۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ و رسول نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لکا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔ **حقیقہ** ۳۶۔ بہشت میں سب بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔ **حقیقہ** ۳۷۔ دنیا میں جاگتی ہوئی ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

۳۵ قالت ام العلاء رقت رحک اللہ یا اساب شہادت ان قد کرامک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریک باکرامہ بخاری۔ وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شہدہ اربعۃ بئیرہ اللہ الخ ثلثہ قال ثلثہ قلنا واثان قال واثان ثم لم یسلم عن الواحد رواہ البخاری ۱۲
۱۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رفع الجہات فی نظرون الی وجہ اللہ فما اعطوا شیئاً احب الیہم من النظر الی ربہم رواہ مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نظر الیہم ونظرون الیہ
فلا یلتفتون الی شیء من انہم ما داموا ینظرون الیہ رواہ ابن ماجہ ۱۲ ۳۶ قال لمن ترانی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجاب النور لو کشفہ لا حرقت سبحات وجہ ما نہی الیہ بصرہ من خلعتہ رواہ مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن یراہ احدکم ربحتی موت رواہ مسلم فی کتاب الفتن فی صفۃ الدجال فی البیوا قیت عن ایشخ عبد القادر الجیل فی رضی اللہ عنہ لم یبلغنا وقوع ذلک فی الدنیا لاحد غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل ان فلا یرعہ فانتہرہ ایشخ ورجعہ عن ہذہ القول واخذ علیہ العہد ان لا یعود الیہ فقیل ایشخ احمی ہذا الرجل ام یبطل فقال ہو محق بلیس علیہ ذلک اند شہد بصیرتہ باقی برکتہ
۳۷ اور بعض صحابہ کے قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شب معراج میں دیدارِ علیہ دہ دیا گیا نہیں ہوا۔ عالم آخرت میں ہوا کیونکہ آسمان عالم آخرت ہے اور زمان آخرت ابھی نہیں آیا۔

عقیدہ عمر بھر کوئی کیا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔

فصل

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ فَوَلَّيْنَا مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيُغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّٰ مِثْلَ لَا بُعْدَ ۚ إِنَّ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ وَقَالَ لَا تَجِدُكَ مِنْ عِبَادِي نَصِيبًا مَّفْرُوضًا وَلَا أَضِلُّهُمْ وَلَا أَضِلُّهُمْ وَلَا مُرْتَهُوهُمْ فَلْيَبْشُرُوا إِنْ أَلْتَمَعُوا ۚ

(بقیہ حاشیہ ص ۲۶) نور ذلک الجمال البدیع ثم حرق من بصیرتہ الی بصرہ منقذ فرای بصیر بصیرتہ حال اتصال سماعہا بنور شہودہ فظن ان بصرہ الظاہرہ رای ما شہدتہ بصیرتہ دانما رای بصیر حقیقہ بصیرتہ نقص من حیث لایدری قال تعلقے مزج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا ینعیان وکان جمع من الشائخ حاضرین فاعجبہم ہذا الجواب واطربہم ودمشوا من حسن افصاحہ رضی اللہ عنہ عن حال ذلک الرجل ۱۲ فیہا ایضاً عن الشیخ محمد الدین اعلم ان الحق تعالیٰ اذا کان الوسم لا یحیط بہ مع انہ العطف من الادراک الحسی فکیف یدرکہ البصر الذی ہوا لا کشف ۱۲ ج ۲ ص ۱۹۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالخواصیم متفق علیہ ۱۲

لَا مَرَّةَ لَهُمْ فَلْيَغْيِرْ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانُ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا يَعِدُ هُمْ وَاِمْيَنُهُمْ وَمَا يَعِدُ هُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسومِ جہل و اطاعت و موافقت شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ارتکاب سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت و کدورت آجاتی ہے۔ اس لئے بعد ذکر عقائد اسلام کے مناسب ہوا کہ بعض بڑے عقیدے اور بری رسمیں اور بعض بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں بیان کئے جاویں تاکہ لوگ آگاہ ہو کر ان سے بچیں۔ ان میں بعض باتیں بالکل کفر و شرک ہیں۔ بعضی قریب کفر و شرک کے، بعضی بدعتِ ضلالت بعضی مکروہ و معصیتِ غرض سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا۔ کیونکہ ان سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعات سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ اس کو اجمالاً ذکر کریں گے جو دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ عمل کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔ چونکہ سب دلائل لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی اس لئے مشہرت پر قلم انداز ہوئے۔

اشترک فی العلم

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی، پنڈت سے عیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال سے دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشترک فی التصرف

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا

اشترک فی العبادۃ

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا، یا نقش دیوار کی طرح کھڑا ہونا۔ چھڑیں نکلانا، تعزیرہ عکم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا کسی کی دعا مانگنا دینا، کسی جگہ کا کعبے کا سادب و غفلت کرنا

اشترک فی العبادۃ

کسی کے نام پر بچے کے کان ناگ چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ

۱۔ قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو ۲۔ قل من یدہ ملکوت کل شیء
وہو بئیر ولا یجاری علیہ ان ینتم تعلون۔ سیتقولون اللہ قل فانی تسجدون ۳۔ لا تعبدوا الا اللہ
۴۔ وجعل اللہ محاذاً من الحرب والاعمال نصیباً الی قولہ ان اللہ لا یدری القوم الظالمین ۱۲

بازد پر باندھنا، یا گلے میں نازاڑا ڈالنا، سہل باندھنا، چوٹی رکھنا، بڑی پہنانا،
 فقیر بنانا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا
 کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر ان کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا
 لال کپڑا نہ پہننا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار
 کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا، نجومی،
 رمال یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون
 لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے چینا، یوں
 کہنا کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں ناکام ہو جائے گا۔ یا یہ کہیں کہ اوپر
 خدا نیچے تم، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شاہنشاہ یا خداوند خدا لگاں
 کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا
 اور اس کی تعظیم کرنا،

بدعات القبر

قبروں پر دھوم سے میلہ کرنا، کثرت سے چراغ جلانا، عورتوں کا دھاں جانا
 چادریں ڈالنا، پختہ بنانا، بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے
 زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف و سجدہ کرنا، دین و
 دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے
 سفر و اہتمام کرنا، دہاں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، ان کو منقش
 بنانا، ان پر پھول مار ڈالنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس پر

عمارت بنانا، پتھر وغیرہ لکھ کر وہاں لگانا، چادر شامیانہ، نقارہ، کھانا،
مٹھائی وغیرہ چڑھانا، عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا،

پذعات الرسوم

تیجا، چالیسواں وغیرہ کو قدری سمجھ کر کرنا، باوجود ضرورت کے عورت
کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھنا، نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ
وسعت بھی نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں بجالانا خصوصاً ناچ و ننگ وغیرہ
کرنا، ہولی یا دیوالی کی رسمیں کرنا، مرد کا مٹی، مہندی، مسرخ کپڑے یا کثرت
سے انگوٹھیاں چھلے پہننا، سلام کی جگہ بندگی، کورنش وغیرہ کہنا، دیوار، جیٹھ
پھوپھی زادہ، خالہ زاد بھائی کے رو بروئے محابا عورت کا آنا، لگرا دریا
سے گاتے بجاتے لانا، راگ باجاستنا، بالخصوص اس کو عبادت سمجھنا، انب
پر فخر کرنا، یا کسی یررگ کے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا، سلام کو بے ادبی
سمجھنا، یا خط میں بعد آدائے آداب دیودیت لکھنا، کسی کی تعریف
میں مبالغہ کرنا، شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں ہندوؤں
کی رسمیں کرنا، دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا، آتش بازی، ٹپیاں
وغیرہ کا سامان کرنا، فضول آرائش کرنا، بہت سی روشنی مشعلیں لے
جانا، دولہا کا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان جانا، چوتھی کھیلنا، مہر
زیادہ مقرر کرنا، کنگنا، سہرا باندھنا، غمی میں چلا کر رونا، منہ اور سینہ
پیٹنا، بیان کر رونا، استعمال گھڑے توڑ ڈالنا، برس روز تک یا کم و

دیش اس ٹھر میں اچار نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا، مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا، حد سے زیادہ زیب و زینت میں مشغول ہونا، سادی وضع کو میعوب جانا مکان میں تصویریں لگانا، مرد کو لباس ریشمی استعمال کرنا، حاصدان، عطر دان وغیرہ چاندی سونے کے استعمال کرنا، عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا، یا بجتا زیور پہننا، کفار کی وضع اختیار کرنا، میلوں میں جانا، دھوتی، ہنگا پہننا، لڑکوں کو زیور پہننا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا پڑھانا، شیطان کی کھڑی یا چندیا کھلوانا، مونچھ بڑھانا، ٹخنوں سے نیچے پانچامہ پہننا، مردوں عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی وضع اختیار کرنا، محض زیب و زینت کے لئے دیوار گیری، چھت گیری لگانا، سیاہ خضاب، شگون ٹوٹکہ کرنا، کسی چیز کو منحوس سمجھنا، خدائی رات کرنا، بدن گودنا، سفید بال نوچنا، شہوت سے گلے لگنا یا ہاتھ ملانا، کھم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا، شطرنج گبنفہ وغیرہ کھیلنا، خلاف شرع جھاڑ پھونک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے چند امور کا بیان کر دیا ہے۔ اوروں کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔

بعض کبائر

شرک خدا سے کرنا، خون ناحق کرنا، ماں باپ کو ایذا دینا عورت سے زنا کرنا، قیموں کا مال کھانا، کسی عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا،

دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا، شراب پینا، ظلم کرنا، کسی کو پیچھے
 بدی سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، اپنے تئیں غیروں سے
 اچھا جاننا، خدا سے خوف نہ کرنا، خدا کی رحمت سے ناامید ہونا، کسی سے
 وعدہ کر کے وفاتہ کرنا، ہمسایے کی بہو بیٹی پر نظر بد کرنا، کسی کی امانت
 میں خیانت کرنا، خدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج ترک کرنا،
 قرآن شریف پڑھ کر بھلانا، سچی گواہی چھپانا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ
 بولنا، خصوصاً جھوٹی قسم کھانا، جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی
 رہے۔ خدا کے سوا اور کسی کے نام کی قسم کھانا، سوائے خدا کے اور کسی کو
 سجدہ کرنا، جمعہ کی نماز ترک کرنا، ہمیشہ نماز ترک کرنا، مسلمانوں کو
 کافر کہنا، کسی کا گلہ سنا، چوری کرنا، ظالموں کی خوشامد کرنا، بیاج
 یا رشوت لینا، جھوٹے مقدمے فیصل کرنا، سودا لیتے دیتے کم تولنا
 مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا، لوگوں سے بُرا کام کرنا، حیض
 کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا، اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔
 کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، جانوروں سے جماع کرنا، جوا کھیلنا
 کافروں کی رسمیں پسند کرنا، بخومی کی باتوں کو سچا جاننا، اپنی
 عبادت یا تقویٰ کا دعوے کرنا، مُردے پر پٹینا پکار کر رونا، کھانے
 کو برا کہنا، ناچ دیکھنا، لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنا، نفس کے خوش
 کرنے کو راگ باجا سنا، کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا،

شعبہ ایمانیہ

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالیٰ سے محبت رکھنا، اوروں سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا، بلا دخل نفسانیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا، آپ کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا، اسی تعظیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے۔ خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا، اور عہد کو پورا کرنا، اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا۔ اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا حیا کرنا، اور توقیر بزرگ کی اور تحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا، اور غضب ترک کرنا اور حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔ کمتر تہ تلادت کا دس آیتیں ہیں۔ اور متوسط

۱۔ ان سب شعبوں کے فضائل اور تعلقات ضروریہ حسب ضرورت زمانہ حال ایک مستقل رسالہ خواہ نوع الایمان میں بیان ہوئے ہیں۔ ضرور وہ دیکھنے کے قابل ہے۔ خصوصاً نوجوانانِ تعلیم یافتہ کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

رتبہ سوائتیں، اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاتوں سے تظہیر ہی میں داخل ہے۔ اور ستر کو چھپا رکھنا، اور فرض اور نفل نماز پڑھنا، اور اسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا، اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنا سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا، اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالمدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے۔ اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا، اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا، نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنا، اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا، اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا، اور اولاد کو تربیت کرنا اور ناتہ داروں کا سحق ادا کرنا، اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا، اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا، اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا، اور مسلمان کا حاکموں کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا۔ اور خوارج اور باغیوں سے قتال کرنا، اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امن سبک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسی میں داخل ہے۔ اور حد و کو جاری رکھنا اور بشرط پائے جانے شرط کے شاعت دین کرنا اور مرابطہ یعنی حصار دارالاسلام کی محافظت کرنا اسی میں داخل

ہے۔ اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادا سے امانت میں داخل ہے اور قرض کسی حاجت مند کو دینا، اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا کرنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال ہے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر، اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ طور پر مال کو برباد نہ کرنا، انفاق فی الحق میں داخل ہے، اور سلام کا جواب دینا، اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا، اور لہو و لعبے پر ہنر کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا

معاصی کے بعض ذہبی نقصانات

علم سے محروم رہنا، رزق کم ہو جانا، خدائے تعالیٰ سے وحشت ہونا، آدمیوں سے وحشت ہونا، مخصوص نیک آدمیوں سے، اکثر کاموں میں دشواری پیش آنا، قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا، دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا، عمر گھٹنا، معاصی کا سلسلہ چلنا، ارادہ توبہ کا کمزور ہو جانا۔ چند روز میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا۔ دشمنان خدا کا وارث بننا افعال شیعہ میں۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک خوار ہو جانا، دوسری مخلوق کو اس کا ضرر پہنچنا اور اس وجہ سے ان کا اس پر لعنت

سہ ان نقصانات و منافع کا مرتب ہونا معاصی و طاعات پر بدلائل کتاب جزا و العمال میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ اس میں اور بھی نہایت مفید مضامین ہیں اس کا بھی ضرر مطالعہ کیجئے۔ دارالاشاعت کراچی ۱ سے مل سکتا ہے۔

کرنا، عقل میں فتور ہو جانا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لغت ہونا، فرشتوں کی دعا سے محروم ہو جانا، پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا، حیا و عورت کا جاتا رہنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا، نعمتوں کا سلب ہونا، بلاؤں کا ہجوم ہونا، مدح و شرف سے اقباب سلب ہو کر بجائے اس کے مذمت اور ذلت کے خطاب ملنا، شیاطین کا مسلط ہو جانا، قلب کا پریشان رہنا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا، خدائے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرنے کا۔

طاعات کے بعضہ دنیوی منافع

رزق بڑھنا ہر طرح کی برکت ہونا، تکلیف دہ پریشانی دور ہونا، مقاصد میں آسانی ہونا، زندگی بالطف ہونا، بارش ہونا، ہر قسم کی بلا کاٹل جانا، اللہ تعالیٰ کا حامی و مددگار ہونا، فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے قلوب کو قوی رکھو، سچی عزت ملنا، مراتب بلند ہونا، دلوں میں محبت پیدا ہو جانا، قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا، مالی نقصان کا نعم البدل ملنا۔ روز بروز نعمت میں ترقی ہونا، مال بڑھنا، قلب میں راحت و اطمینان پیدا ہونا۔ آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا، زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا، حاجات میں مدد ملنا، ترددات کا رفع ہو جانا، حکومت باقی رہنا، اللہ تعالیٰ کا غصہ فرو ہو جانا، عمر بڑھنا، افلاس و فاقہ سے بچنا، تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال و عبادات

عمل وضو اچھی طرح کر دو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو، عمل سے ہر وقت وضو سے رہنے کی کوشش کرو۔ عمل نمازہ وضو بہتر ہے اگرچہ پہلے سے وضو ہو عمل مذی سے غسل واجب نہیں۔ پیشاب گاہ دھو کر وضو کرنا چاہیے۔ عمل وہم و شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقیناً کوئی امر وضو توڑنے والا واقع نہ ہو۔ عمل ادنگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی ہمیت پر سو رہنے سے، عمل پیشاب پانچ گانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت مت کرو۔ داہنے ہاتھ سے استنجا مت کرو، تین کلوخ سے بلا ضرورت کم مت لو، پلیدی اور ہڈی اور کونہ سے استنجا مت کرو۔ عمل پیشاب سے احتیاط نہ کرنے سے عذاب

۱۔ زیادہ مقصود بیان کرنا آداب اعمال کا ہے اور احکام فقہ کتب فقہیہ سے حاصل کرنا چاہیے۔ لا بد نہ یا اس کا اردو ترجمہ کام کی کتاب ہے۔ ۲۔ اتباع الوضو علی المکارہ ۱۲ رواہ مسلم ۳۔ لا یحافظ علی الوضو الا المؤمن ۱۲ مالک ۴۔ من توضع علی طہر کتب لہ عشر حسنات ۲ ترمذی ۵۔ عن علی قال کنت رجلاً ندائی قولہ بغضل ذکرہ و تبرؤنا ۱۲ بخاری و مسلم ۶۔ فلا یخرج من المسجد حتی یمسح صوتاً و یدیر بیا ۱۳ مسلم ۷۔ ینتظر دن عشر حتی تحقق روہم ثم یصلون لا یوضؤون ۱۲ ابو داؤد و ابن الوضو علی من نام مضطجاً فانہ اذا ضطج استرخت مفاصلہ ۱۲ ترمذی ۸۔ عن سلمان قال نہانا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتقبل القبۃ بباطل اولول او استخی باقل من ثلثۃ اعمار وان نتخجہ برجع او نعظم رواہ مسلم و صحیح ابو داؤد ۱۲ ۹۔ اما احدہما فکان لا یتیزہ من البول ۱۲ متفق علیہ ۱۲

قبر ہوتا ہے عمل سڑک پر یا سایہ میں پانتخانہ مت پھر و عمل پانتخانہ میں جاتے وقت انگوٹھی جس میں اللہ و رسول کا نام لکھا ہو باہر اتار دو و عمل میدان میں ایسی جگہ پانتخانہ کو بیٹھو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو اور دامن اس وقت اٹھاؤ جب زمین سے قریب ہو جاؤ و عمل پیشاب ایسی جگہ کرو جہاں سے چھینٹ نہ اڑے اور کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو۔ شاید اس میں سے کوئی موزی چیز نکل کر تم کو ایذا پہنچا دے۔ عمل پانتخانہ پھرتے وقت پشت پر کوئی آڑ ہونا چاہیے۔ اگر اور کچھ نہ ہو تو ریت کا ڈھیر ہی لگاؤ۔ عمل غنخانہ میں پیشاب مت کرو اور پانتخانہ تو اور بھی بہودہ بات ہے عمل پانتخانہ پھرتے وقت باتیں مت کرو۔ عمل جب پانتخانہ جانے لگو تو یہ پڑھو بِسْمِ اللہِ اَللّٰهُمَّ لَیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ جب نکل آؤ یہ پڑھو۔ غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اٰذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَا فَا نِیْ۔ عمل کلوخ کے بعد پانی سے بھی استنجا کرو۔ عمل پیشاب کھڑے ہو کر مت کرو و عمل حتی الامکان ہر نماز کے وقت مسواک کرو۔ عمل شجب سو کر اٹھو جب تک اچھی طرح

۹۹ اللہ تعالیٰ فی طریق اولہم ۱۲ مسلم ۱۱۱۱ اذا دخل الخلاء نزع خاتمه ۱۲ ابوداؤد ۱۱۱۱ انطلق حتی لا يراه احد ۱۲ ابوداؤد ۱۱۱۱ ولم يرفع ثوبه حتى يدنوا الارض ۱۳ ۱۱۱۱ قلير تدبولہ ۱۲ ابوداؤد۔ لا یبدلن احدکم فی حجر ابوداؤد ۱۱۱۱ ومن اتى الغائط فليستتر فان لم يجد الا ان يجمع كشيئا من رمل فليستتر به ۱۲ ابوداؤد ۱۱۱۱ لا یبدلن احدکم فی مستمر ۱۲ ابوداؤد ۱۱۱۱ لا يخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحذران ۱۲ احمد ۱۱۱۱ ابوداؤد و ترمذی داہن ماجہ ۱۲ ۱۱۱۱ آتیۃ ہمار فی کما در کردہ فاستنجی ۱۲ ابوداؤد ۱۱۱۱ فقال یا عمر لاتبل قائما ۱۲ ترمذی ۱۱۱۱ دبا سوک عند کل صلوۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۱۱۱ اذا استیقظ احدکم فلا یغس یده فی الاثنا حتی یغسلہا ثلاثا ۱۲ متفق علیہ

نہ دھولو پانی کے اندر نہ ڈالو غسل وضو میں ایڑی پر پانی پہنچانے کیلئے زیادہ اہتمام کرو۔ غسل وضو میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلل کرو۔ اور ڈالو بھی میں بھی خلل کرو۔ غسل وضو میں اس طرح کے وہم مت کرو کہ خدا جانے پانی ناپاک تو نہیں، فلاں عضو پر پانی پہنچا یا نہیں تین دفعہ دھو چکا ہوں یا نہیں غسل غسل اس طرح کرو پہلے دونوں ہاتھ پاک کر لو پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو اس کو دور کرو۔ پھر وضو کر دو پھر تین بار سر دھو دو۔ پھر تمام بدن پر پانی ڈالو غسل وضو میں پانی ضائع مت کرو غسل اگر انگوٹھی پہنے ہو اس کو ہلایا کرو غسل غسل کے بعد پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ غسل حالات جنابت میں اگر سونا یا کھانا کھانا چاہے یا بی بی کے پاس دوبارہ جانا چاہے بہتر ہے کہ استنجا اور وضو کرے۔ لیکن اگر وضو نہ کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ غسل جو پانی بہتا نہ ہو گو کتنا ہی زیادہ ہو بلا ضرورت اس میں پیشاب نہ کرے۔

۱۱۱۱ دل الاعقاب من النار ۱۱۱۱ مسلم ۱۱۱۱ اذ توفات فخلل اصابع يدك ورجلك ۱۱۱۱ ترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخيل الجمیة ۱۱۱۱ ترمذی ۱۱۱۱ ان للوضوء شیطاناً یقال له الوہبان فاتقوا وسواس الماء ۱۱۱۱ ترمذی ۱۱۱۱ قال فی الوضوء سرف قال نعم وان كنت علی نهر جار ۱۱۱۱ احمد ۱۱۱۱ حرک خاتمه فی الصیغہ ما قضی ۱۱۱۱ ید فی غسل یدیه قبل ان یدخلها الاناء ثم یفرغ یمینه علی شماله فیغسل فرجہ ثم توفاً الی قوله ثم یغصب علی راسه ثلث غرغرات یمیدیه ثم یغیض المار علی بجلده کلمہ ۱۱۱۱ مسلم ۱۱۱۱ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأء بعد الغسل ۱۱۱۱ ترمذی ۱۱۱۱ توفاً والغسل ذکرک ثم ثم ۱۱۱۱ متفق علیہ اذا کان حیاً فالاراد ان یاکل او ینام توفاً وضو نہ للصلوۃ ۱۱۱۱ متفق علیہ اذا آتی احدکم اہل ثم اراد ان یعود فلیتوضأء بینہما ۱۱۱۱ مسلم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ثم ینام ثم نیتہ ثم ینام ۱۱۱۱ احمد ۱۱۱۱ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینال فی المار الراکد ۱۱۱۱

عمل جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس کے استعمال سے اندیشہ برص کی بیماری کا ہے۔ عمل جمعہ کے روز غسل کرنا سنت اور مردے کو نہلا کر غسل کر لینا بہتر ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ

عمل نماز اچھے وقت پڑھو، رکوع، سجدہ اچھی طرح کرو، خشوع و خضوع جس قدر ہو سکے بجا لاؤ۔ عمل جب پچہ سات برس کا ہو جاوے اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کا ہو جاوے تو مار کر پڑھاؤ۔ عمل نماز خوب پابندی سے پڑھو۔ عمل عشاء سے پہلے سوؤمت اور عشاء کے بعد بائیں مت کرو۔ جلدی سے سو رہو تا کہ تہجد یا صبح کی نماز حرام نہ ہو۔ عمل عصر کا وقت بہت نازک ہے، اس کو تنگ مت کرو۔ سویرے نماز پڑھ لیا کرو۔ عمل اگر اتفاق سے سو گیا یا بھول گیا اور نماز قضا ہو گئی تو جس وقت آنکھ کھلے یا یاد آوے فوراً قضا پڑھ لے اس کو دوسرے وقت پر نہ ٹالے البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گند جانے دے عمل اذان کے

۳۱ عن عمر قال لا تغسلوا بالمار الشمس فانه يورث البرص ۱۲ دار قطنی ۳۱۵ اذا جاز احدكم الجمعة فليقتل ۱۱ متفق عليه من غسل متيا فليقتل ۱۲ ابن ماجہ ۳۱۶ من احسن وضوءه و صلواته و فقهه و ادبہ و كرمه و خشوعه ۱۲ ابوداؤد ۳۱۷ مراد اولادكم بالصلاة و هم اباؤ سبع سنين و اضر بواہم علیہا و هم اباؤ عشر سنين ۱۲ ابوداؤد ۳۱۸ من حافظ علیہا كانت له نوراً ۱۲ احمد ۳۱۹ دكان يكره النوم قبلها والحديث بعده ۱۲ متفق عليه ۳۲۰ مك صلوۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت و كانت بین قرنی الشیطان قام فقرار بها ۱۲ مسلم ۳۲۱ فاذا نسی احدكم صلوۃ او نام عنها فليصل لفا ذكره ۱۱۲ اتاده اسلم ۳۲۸ لا تشوين فی شی من الصلوۃ ۱۲ ترمذی فكان لا یمر رجل الا ناداه بالصلوۃ و لا یمر رجل الا ناداه بالصلوۃ ۱۲ ابوداؤد

بعد لوگوں کو مت بلاؤ۔ اذان بلانے ہی کے واسطے ہے۔ البتہ سوتے ہوئے کو جگا دینا مضائقہ نہیں عمل بہتر یہ ہے کہ جو شخص نکلے اسی کو بجیر کہنے دیں اس کو ناراض کر کے دوسرا شخص بجیر نہ کہنے لگے۔ عمل سات برس تک اذان کہنے پر رہتی دوزخ کا وعدہ آیا ہے۔ عمل اذان اور بجیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ عمل نماز کے لئے دو رکعت چلو سانس پھولنے سے سکون قلب نہ رہے گا۔ عمل قننی دور سے مسجد میں نماز پڑھنے آگے اسی قدر ثواب زیادہ ملے گا عمل جب مسجد میں جانے لگو واپس پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُبُوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلنے لگو بایاں پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ عمل مسجد میں جا کر بہتر ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ عمل مسجد میں شور و غل مت کر۔ کوئی بدبودار چیز مثل حقہ تمباکو، لہسن، پیاز خام، مولیٰ کھا کر پی کر مت جاؤ۔ وہاں تھوکنے کی

ابوداؤد ۱۱۹۹۹ ان احادیث اور اذن ومن اذن فہو یقیم ۱۲ ترمذی ۱۱۹۹۹ من اذن سبعین متبا کتب لہ براتۃ من النار ۱۲ ترمذی ۱۱۹۹۹ لایرد الدار بین الاذان والاقامۃ ۱۲ ابوداؤد ۱۱۹۹۹ اذا اقيمت الصلوة فلا تأتوا تسعون ولا تأتوا تسون وعلیکم الکیفۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۱۹۹۹ اعظم الناس اجرا من الصلوة البعد من مشی ۱۲ متفق علیہ ۱۱۹۹۹ مسلم ۱۱۹۹۹ اذا دخل احدکم المسجد فلیرک رکعتین قبل ان یجلس ۱۲ متفق علیہ ۱۱۹۹۹ من سمع رجلا یشد صلاۃ فی المسجد فلیقل اللہ علیک ۱۲ مسلم من کل من ہذہ الشجرۃ المنتبہ فلا یتقرن مسجدنا ۱۲ متفق علیہ البراق فی المسجد خطیۃ متفق علیہ الم یؤذ فیہ الم یحدث فیہ ۱۲ متفق علیہ اذا راہتم من بیع ادبیاع فی المسجد فقولوا لا یرح اللہ تجارک ۱۲ ترمذی وان یشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحمد و ۱۲ ابوداؤد دیا قی علی الناس زمان یكون حدیثہم فی مساجدہم فی امر دنیا ہم ۱۲ مصحفی ۶

احتیاط رکھو، وہاں رتخ مت نکالو۔ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی پتیر وہاں بچو نہیں، خریدو نہیں۔ اس میں تحافات اشعار مت پڑھو، کسی کو ادب پیٹ کی سزا مت دو۔ شاید پیشاب وغیرہ خطا ہو جاوے، دنیا کی باتیں مت کرو۔ عمل ایسے کپڑے سے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کے نقش و نگار سے دل بارہ باٹ ہو جاوے۔ عمل نماز کے رد برد کوئی آڑ ہونا ضرور ہے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی یا کوئی اونچی چنبر رکھ لے۔ اور اس چیز کو داپنے یا باتیں ابرد کے مقابل رکھے۔ تاکہ مشابہت بت پر توڑا کسے ساتھ نہ ہو جاوے۔ عمل اگر امام بنو بہت ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ مقتدی ہر قسم کے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہ ہو جس کی وجہ سے جماعت سے نفرت ہو جاوے عمل نماز میں رکوع و سجدہ اور تمام ارکان اطمینان سے ادا کرو۔ عمل نماز میں دامن سمٹنا یا بال سنوارنا بری بات ہے۔ عمل نماز میں ہاتھ کے سہارے سے مت اٹھو، عمل فرض پڑ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنن و نوافل پڑھے۔

کتاب کنت النظر الی علمہا و انانی الصلوۃ فاخاف ان یفتنی ۱۲ بخاری اصل غافر کب ہذا خانہ لا یرال تصاویرہ تعرض لی فی صلوۃ ۱۲ بخاری ۱۲۸۹ اذا صلی احدکم فلیجعل تلقا و وجہہ لشیخان لم یجدہ فینصب عصاه ۱۲ البوداؤد و جملہ علی حاجیہ الامین و الایسر ولا یعمدہ عمدہ ۱۲ البوداؤد ۱۲ انت اما ہم و اقتدا متفقہ ۱۲ احمد ۱۲ اسوال الناس سرقة الذی یسرق من صلوۃ ۱۲ احمد ۱۲ ولا تحف الثیاب و اشعر ۱۲ متفق علیہ ۱۲ ہی ان یعمد الرجل علی ہدیہ اذا نہق فی الموضع الذی صلی فی حق حیوان ۱۲ البوداؤد ذوب عمر فانی بکعبہ فہو ثم قال اجلس فانه لن یمک اهل الکتاب الا انہ لم یکن بین صلوۃ ہم فصل ۱۲ البوداؤد۔

عمل نماز میں ادھر ادھر مت دیکھو۔ اور نگاہ مت اٹھاؤ۔ حتیٰ الوسع جہائی
 کو روکو۔ بار بار کنکریاں مٹی برابر مت کرو۔ پھونک مت مارو۔ نماز کے واسطے
 جاتے ہوئے بھی کوئی حرکت خلاف نماز مت کرو۔ نگاہ سجدہ کی جگہ رکھو
 عمل جماعت کے ساتھ نماز پڑھو، جماعت چھوڑنے پر بڑی وعید آتی ہے
 ایسے کوئی قوی غدر ہو تو جماعت معاف ہو جاتی ہے۔ عمل جب بھوک
 کا بہت غلبہ ہو یا پیشاب یا سخانہ کا رباڑ ہو تو پہلے فراغت کر لو۔ پھر نماز پڑھو
 عمل اگر امام بنو تو دعائیں سب مقتدیوں کو شریک کر لو۔ یعنی سب کے لئے
 دعا کرو۔ عمل جب مسجد میں اذان ہو جاوے وہاں سے ہرگز مت جاؤ البتہ
 اگر کسی مختصر ضرورت سے جا کر مٹا پھر لوٹ آؤ مضافتہ نہیں۔ عمل صف
 کو خوب سیدھی کرو۔ اور خوب مل کر کھڑے ہو۔ اور پہلے اول صف
 پوری کر لو۔ پھر دوسری پھر تیسری اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی
 ہونا چاہئے عمل اگر اکثر مقتدی کسی وجہ معقول سے امام سے ناخوش

۵۴ فاذا اتقت انصرف عنه ۱۱ احمد یثین اقام عن رفعہم الباصار ہم عند الدعاء فی الصلوۃ او یحلق
 الباصار ہم ۱۲ رواہ مسلم اذا تادب احدکم فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع ۱۱ مسلم فی الرجل یسوی التراب
 حیث یسجد قال ان کنت فاعلاً فواحدة متفق علیہ فلا یمسح ۱۲ احمد رآی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 غلاً قال لا یقال له اقلع اذا سجد فقال یا اقلع رب وجب ۱۲ ترمذی ثم خرج عامداً فی الصلوۃ فلا
 لیکن بین اصابعه فانه فی الصلوۃ ۱۱ احمد یا انس اجعل بصرک حیث تشجد ۱۲ بیہقی ۵۵ من مسح
 الذراع فلم یمسح من اتباعه قدر لم یقبل منه الصلوۃ التی صلی ۱۲ ابو داؤد ۵۵ سور حفرة الطعام
 ولا یؤد فاعه الا حیثان ۱۱ مسلم ۵۵ لا یومن رجل قرأ فی خمس نفسه بالدعاء ودنہم ۱۱ ابو داؤد ۵۵
 اذا کلمتم فی المسجد فردی بالصلوۃ فلا یخرج احدکم حتی یصلی ۱۱ احمد ۵۹ قیوا صلوۃکم وراصوا ۱۲ بخاری التواضع
 المقدم ثم الذی بلیہ ۱۱ ابو داؤد وکوسلو الامام ۱۱ ابو داؤد ۵۵ و امام قوم دہم کار ہوں ۱۲ ترمذی ۵۶

ہوں اس کو امامت نہ کرنا چاہئے عمل امامت میں بہانہ مت کر دو کہ
 ہر شخص دوسرے پر مائلے اور اپنی جان بچا دے یہ علامات قیامت ہے
 عمل اگر امام بنو مقتدیوں سے اونچی جگہ مت کھڑے ہو عمل امام سے
 پہلے رکوع سجدہ یا اور کوئی فعل مت کرو عمل اگر جماعت میں ایسے
 وقت آؤ کہ امام مثلاً سجدہ یا قعدہ میں تو اس کے کھڑے ہونے کا انتظار
 مت کرو فوراً شریک ہو جاؤ عمل تہجد پڑھنے کی کوشش کرو اس کی
 بڑی فضیلت ہے عمل نوافل و طائف کی اتنی کثرت مت کرو
 جس کا نباہ نہ ہو سکے عمل تعجب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ یا نیند
 زد کی آنے لگے تو ذرا آرام لے لو پھر نماز میں مشغول ہو عمل جب بستر
 پر سونے کے لئے لیٹو وضو کر لو اور اللہ اللہ کرتے سو جاؤ عمل گھر میں بھی
 کچھ نفلیں پڑھنے کا معمول رکھو عمل جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کرو

۱۱۱ ان من شرط الاسلام ان یتدافع اهل المسجد لا یجدون اماما یطیعہ بہم ۱۲ ۱۱۲ ہی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیء ۱۲ دارقطنی ۱۱۳ لا تابا ابد الامام ۱۲ متفق علیہ ۱۱۴ اذا منتم الی
 الصلوۃ ونحن سجودا سجدوا ولا تقعدہ شیئا ۱۲ ابوداؤد ۱۱۵ علیکم قیام الیل فانه والصلیین
 الخ قرمندی ۱۱۶ خذوا من الاعمال ما تطیقون ۱۲ متفق علیہ ۱۱۷ یصل احدکم ثا طواذا فتر
 فلیقعد ۱۲ متفق علیہ اذا نس احدکم دہویطے فلیرقد حتی یدرب عنہ النوم ۱۲ متفق علیہ ۱۱۸ من ادے
 الی فراشه ذکر اللہ حتی یدرکہ الناس لم ینقب ساعۃ من الیل یسمی اللہ فیہا خیرا من خیر الدنیا والآخرۃ
 الاعطاء ۱۱۹ ذکار نوادی ۱۲۰ اذا قضی احدکم الصلوۃ فی مسجد فلیجعل لبینہ من صلاتہ ۱۲
 مسلم ۱۲۱ فاکثر علی الصلوۃ فیہ ۱۲ ابوداؤد و نسائی - * * * *

کرتے ہوئے جاویں۔

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

عمل۔ جب آدمی مرنے لگے اس کے پاس بیٹھ کر باواز بلند کلمہ توحید پڑھتے رہو۔ عمل۔ کفن نہ بالکل کم قیمت نہ بہت بیش قیمت متوسط درجے کا دو۔ عمل۔ اگر پرانی مصیبت صدمہ یاد آجائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھو، جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔ عمل۔ رنج کی کیسی ہی مسخت بات ہو اس پر اِنَّا لِلّٰہِ پڑھو تو ثواب ملے گا۔

عمل۔ گاہ بگاہ مقابر میں جایا کرو۔ اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ خصوصاً والدین کی قبر پر جمعہ کو جانا بہتر ہے

کِتَابُ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ

عمل۔ زکوٰۃ پیشگی بھی دنیا درست ہے عمل پہننے کے زیور اور گولٹے

(بقیہ حاشیہ ص ۴۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثور عنی اصاہ من المرفقین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد برہ ۱۲ مسلم ۱۷۱۱ کجہ خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستقار مبتذل لا متوافقا مفسرا ۱۲ قرصدی لہا شیعہ ص ۱۸۱ لفقوا موافقا ثم لا لک الہ اللہ ۱۲ مسلم ۱۷۱۱ اذا کفن احدکم اخاه فلیس کفنه ۱۲ مسلم لا تالوا فی الکفن ۱۲ ابو داؤد ۲۵۵۵ فیدث لذلک استرجاعا الہ الحد واللہ تبارک وتعالیٰ لہ عند ذلک ۱۲ احمد ۱۷۱۱ اذا انقطع احدکم فلیسترجع ۱۲ بیہقی ۱۲۵۵ فزولہ ما تازہ ہدی فی الدنیا فذلک لہ الاخرۃ ۱۲ ابن ماجہ من ذار قبر الویہ او احدہما فی کل جمعة غفر لہ وکتب لہ بر ۱۲ بیہقی ۱۲۵۵ ان العباس سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعین صدقة قیل ۱۲ فرحمن لہ فی ذلک ۱۲

ٹپتے میں بھی زکوٰۃ ہے۔ عمل زکوٰۃ حتی الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے نہیں آبرو لئے گھر میں بیٹھے ہیں عمل۔ تھوڑی چیز دینے سے مت شرمناؤ جو توفیق ہو دے دو۔ عمل یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر تمام حقوق سے سبکدوش ہو گئے۔ مال میں اور بھی حقوق ہیں جو وقوع ضرورت کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں۔ عمل عزیز قریب کو صدقہ دینے سے دو ثواب ہیں۔ ایک صدقہ، دوسرا صلہ رحم۔ عمل اگر پڑوسی غریب ہوں تو شور باڑھا دیا کرو، دران کو بھی پہنچا دیا کرو۔ عمل سائل کو کچھ دے دیا کرو، خواہ کتنا ہی قلیل ہو عمل بی بی شوہر کے مال سے محتاج کو اتنا دے سکتی ہے جس میں اگر شوہر کو اطلاع ہو تو اس کو ناگوار نہ ہو۔ عمل جو چیز کسی کو خیرات دو اور وہ اس کو فروخت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اس کو اس سے مت خریدو۔ شاید تمھاری رعایت کرے تو گویا یہ ایک طرح کا صدقہ کو واپس کرنا ہے۔

۵۵۵ دکن المسکین الذی لا یجد عنی فیغنیہ ولا یفطن بہ فصدق علیہ ولا یقوم فیئیل اناس ۱۲
متفق علیہ ۵۵۶ لا تحقرن من المعروف شیئاً ۱۲ مسلم ۵۵۷ ان فی المال محتاسوی الزکوٰۃ ۱۲ ترمذی
۵۵۸ لہما اجران اجر القراۃ واجر الصدقۃ ۱۲ مسلم ۵۵۹ اذا طبخت مرقة فاكثر ما ربا و تعبا ہر حیرانک
۱۲ مسلم ۵۹۰ روادا سائل ولو یظلف محرق ۱۲ مالک ۵۹۱ اذا انفقت المرأة من طعام بیہا غیر
مفسدة ۱۲ متفق علیہ ۵۹۲ لا تشترہ ولا تعدنہ صدقک ۱۲ متفق علیہ ۱۲ ÷ ÷ ÷

کتاب الصوم

عمل۔ روزے میں بخش بات مت کرو۔ شور و غل مت مچاؤ۔ جو کوئی لڑے بھی کہہ دو کہ میاں ہمارا روزہ ہے ہم کو معاف کر دو عمل چاند دیکھ کر ہرگز اٹکل مت کرو۔ کہ یہ فلاں دن کا ہے۔ اس کے حساب سے آج فلاں تاریخ ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا ہو جب ہی سے حساب شروع ہوگا عمل عورت نفل روزہ بدو نہ اجازت شوہر کے نہ رکھے۔ جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔ عمل کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ عمل اگر روزے میں کوئی دعوت دے اس کا جی خوش کرنے کو اس کے گھر چلے جاؤ اور دہاں جا کر اس کے لئے دعا کرو۔ اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا بھی کھاؤ عمل جب رمضان شریف کے دس دن باقی رہ جاویں عبادت میں کسی قدر زیادہ کوشش کرو۔

باب تِلَاوَتِ قرآن

عمل۔ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر چھوڑ دو مت پڑھ جاؤ ایسے

۹۳ واذا کان یوم صوم اسدکم تلایرث ولا یغیب فان ساء اعداد قائمہ فلیقل اتی امر صائم ۱۲ متفق علیہ ۹۴ فقال بعض القوم ہوا بن ثلث قائل بعض القوم ہوا بن یلتین الی قول ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہ الرویۃ فہو یلتین راہمور بہ مسلم ۹۵ لایکل تمرًا فان تصوم ذرہ جب شاہد الاباؤ نہ ۱۲ مسلم ۹۶ کل شیء ذرۃ ذرۃ الحمد الصوم ۱۲ ابن ماجہ ۹۷ اذا دعی الی صوم فلیجب فان کان صائم فلیصل وان کان مفطر فلیطعم ۱۴ مسلم ۹۸ کان زول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذراہل الحنہ

گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر قبولیت میں دیر ہو تنگ ہو کر چھوڑ دمت قبولیت کا یقین رکھو عمل غصے میں آ کر اپنے مال، اولاد، جان وغیرہ کو مت کو سو کہیں قبولیت کی گھڑی ہو اور اسی طرح ہو جاوے عمل جب کہیں بیٹھ لیٹو۔ دنیا کی باتیں کرو۔ اس میں کچھ اللہ و رسول کا ذکر درود شریف تھوڑا ہی سہی ضرور کیا کرو۔ مجلس خالی نہ رہنے پائے ورنہ وہ مجلس وبال ہے عمل اکثر اوقات عقدا نامل سے شمار وظیفہ کی رکھو، تسبیح بھی جائز ہے عمل استغفار کی کثرت رکھو، سب مشکلیں اس سے آسان ہوں گی اور جہاں سے شان گمان نہ ہو گا روزی ملے گی عمل اگر شامت نفس سے گناہ ہو جاوے تو یہ سمجھ کر توبہ میں دیر مت لگاؤ کہ شاید ہماری توبہ قائم نہ رہے اور پھر گناہ ہو جائے بلکہ فوراً توبہ صدق دل سے کرو۔ اگر اتفاقاً توبہ ٹوٹ جاوے پھر توبہ کر لو عمل بعضی دعائیں خاص حالات و خاص اوقات کی مذکور ہوتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَ اَحْيٰی جَاگتے

۱۱۵ لا تدعوا الی نفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی امواتکم توافقوا من اللہ ساعة یسأل فیہا عطا فیتجیبکم ۱۱۶ مسلم ۱۱۷ من قعد مقعد المذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترة ومن اصطحب مضجعا لا یدکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترة ۱۱۸ ابوداؤد ۱۱۹ واعقدن بالافاضل فانہن مسئلات مستطہات ۱۲۰ ترمذی ۱۲۱ من لام الاستغفار جعل اللہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا و زرقة من حیث لا یحسب ۱۲۲ احمد ابوداؤد ۱۲۳ ما امر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة ۱۲۴ ترمذی۔ کل بنی آدم خطا وان ذنیر الخافین النابون ۱۲۵ ترمذی ان المؤمن اذا اذنب کانت سوار فی قلبہ فان تاب واستغفر عفل قلبہ وان زاد زادت حتی تغلق قلبہ فیکم الزان الذی ذکر اللہ تعالیٰ کلا بل وان تلوہ ہم بالانوا یون ۱۲ احمد و ترمذی

وقت یہ پڑھو۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ الشُّرُورُ
 صبح کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ فُجِئْنَا وَبِكَ
 نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ اور شام کے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ
 بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيُ وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ
 الشُّرُورُ بی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا
 الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا شکر کفار پر بد دعا کرنا ہو یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ مُزِيلِ
 الْكِتَابِ وَ سَرِيحِ الْحِجَابِ اَللّٰهُمَّ أَهْزِمْ الْأَخْرَابِ اَللّٰهُمَّ أَهْزِمْهُمْ
 وَ زَلْزِلْهُمْ کسی کے مہمان ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لئے یوں
 دعا کرو۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ
 چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ أَهْلَكَ عَلَيْنَا يَا لَأَمِنٍ وَ الْإِسْبَانِ
 وَ السَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ رَبِّي وَ رَبُّكَ اَللّٰهُمَّ کسی کو مصیبت زدہ دیکھ کر
 یہ دعا پڑھو، تم کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ
 لِلّٰهِ الَّذِي عَاقَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَ فَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ
 خَلَقَ تَفْصِيلاً جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس
 طرح کہو اَسْتَودِعُ اللّٰهُ دِينَكُمْ وَ أَمَانَتَكُمْ وَ خَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ
 کسی کو نکاح کی مبارکبادی دو۔ اِسْ طَرَحْ مَہُو بَارِكْ اللّٰهُ لَكَ وَ
 بَارِكْ عَلَيْكُمْ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمْ فَا فِيْ خَيْرٍ جب کوئی مصیبت
 آوے یہ پڑھو۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ متفق علیہ

بَابُ الْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ

عمل جس کو حج کرنا ہو جلدی چل دینا چاہیے۔ خدا جانے کیا موانع پیش آجائیں۔ عمل کافی خرچ لے کر حج کو جانا چاہیے عمل حج کر کے اگر استطاعت ہو مدینہ طیبہ جا کر روضہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو عمل اگر اس قدر روپیہ پاس ہے کہ حج کر سکتے ہو مگر مدینہ منورہ نہیں جاسکتے تو حج فرض ادا کرنا پڑے گا پھر حجب وسعت ہو مدینہ طیبہ چلے جاؤ یہ نہیں کہ حج بھی نہ کرو۔ عمل حاجی جب تک اپنے گھر نہ آوے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اگر اس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرو۔ اس سے مصافحہ کرو اپنے لئے دعاوار استغفار کرو۔

بِیَمِینِ وَنَذَر

عمل غیر اللہ کی قسم کبھی مت کھاؤ جیسے بیٹے کی، باپ کی یا کسی مخلوق کی اور جس شخص کو ایسی عادت پڑ گئی ہو اور منہ سے نکل جاتا ہو تو فوراً کلمہ پڑھو

اللہ من الادراج فلیعمل ۱۱ ابوداؤد رحمہ اللہ کان اہل الیمین یحجون فلا یتزودون ویقولون نحن المتوکلون فافا قدموا کتہ سالوا الناس فانزل اللہ تعالیٰ و تزودوا فان خیال الزاد التقویٰ ۱۲ بخاری رحمہ اللہ عن ابن عمر مر فاعمن حج فخر اربعی بعد موتی کان کن زار فی فی حیاتی ۱۲ بیہقی رحمہ اللہ من ملک زادا ورا حلتہ ینبغی بیت اللہ ولم یحج فلا علی ان یوت یہودیا اذ نصرنا واذکب ان اللہ تبارک و تعالیٰ یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ۱۲ اتہ مذی رحمہ اللہ اذا نیت الحج فلم علیہ مصافحہ و مران یتغفرک قبل ان یرخل بیتہ فانه منقول ل ۱۲ احمد رحمہ اللہ لا تخلقوا بالظواغنی ولا یأثمکم ۱۲ مسلم من خلف تعالیٰ فی حلقہ باللات والعزرا للقیل لا اکرہ اللہ ۱۲ متفق علیہ ۱۲

عمل اس طرح قسم کبھی مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں
 اگر چہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غضب سے عمل اگر غصے میں
 ایسی قسم منہ سے نکل گئی جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم
 آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ سے نہ بولوں گایا مانند اس کے ایسی قسم کو توڑ دو
 اور کفارہ دو۔ اور یہ خیال نہ کرو کہ قسم توڑنے سے گناہ ہوگا کیونکہ نہ توڑنے
 سے زیادہ گناہ ہوگا۔ عمل کسی کا حق مارنے کے لئے پھیر سے قسم مت کھاؤ
 صاحب حق جو مطلب سمجھے گا اسی پر قسم ہوگی۔ عمل مصیبت میں ،
 پھینکے مشت مانتا اور دیے کبھی پھوٹی کوڑی اللہ کے نام نہ دنیا نہایت
 کجوسی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو پھسلانا ہے
 زہنہارا زان قوم نہ باشی کہ فرمیں بند
 حق را بسجوسے و نبی را بہ در دوسے

۱۱ من قال انی برئ من الاسلام فان کان کاذباً فهو کما قال وان کان صادراً فلن یرجع
 الی الاسلام سائماً ۱۲ ابوداؤد ۱۱۸۱ من حلف علی مین فری خیلاً منها فلیکفر عن مینہ و لیفصل
 ۱۲ مسلم واللہ کان یحج احدکم بمینہ فی اہلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ
 علیہ ۱۲ متفق علیہ ۱۱۹ الیمین علی نیتہ المستحلف ۱۲ مسلم ۱۱۸۱ لا تنذر واکان النذر
 لا یغنی عن القدر شیئاً وانما یتخرج بہن البغیل ۱۲ متفق علیہ۔

معاملات و سیاسات

معاملہ سب سے بہتر کسب و دستکاری ہے۔ انبیاء علیہ السلام نے دستکاری کی ہے معاملہ زانیہ کی خمرچی اور جھوٹے توہید گندے فال کھلائی وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے۔ آج کل کے پیراڑے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ زڈیوں سے خوب تذرانے لیتے ہیں۔ اور خود وہی تباہی توہید گندے کرنے میں فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں، معاملہ مانگنے کا پیشہ سب کے بدتر، ذلیل اور گناہ ہے اس سے تو گھاس کھوڑنا اور لکڑی کاٹ کر بیچنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ معاملہ اگر ایسی ہی سخت مصیبت پڑ جاوے اور بدون مانگے کسی طرح بن ہی نہ پڑے تو لاچاری کی بات ہے اس میں بھی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں سے

۱۰ ماکل احد طوعاً فقط خیر من ان یا کل من عمل بدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یا کل من کل من عمل بدیہ ۱۲ بخاری ۱۰ نہی عن ثمن الکلب و مہربانہ و علوان الکاہن ۱۲ متفق علیہ ۱۲
 ۱۱ لان یا قذا حدکم جلد فیاتی بخرتہ خطب علی ظہرہ فمیجاً فیکیف اللہ ہا وجہ حیرلہ من ان یسأل ان س اعطوہ او منہ ۱۲ بخاری ۱۰ الا ان یسل الرجل واسطان او فی امر لا یجد منہ بذا ۱۲
 ابو داؤد وان کنت لا ید فاسئل الصالحین ۱۲ ابو داؤد

مانگے جو نیک بخت و نیدار، عالی ہمت، بلند حوصلہ، مادی استطاعت ہوں کہ
 پھر کسی قدر کم ذات ہے۔ معاملہ اگر بدون حرص و طلب کہیں سے
 کچھ ملے اس کے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس میں سے کھائے کھائے
 اللہ واسطے بھی دے معاملہ جو چیز شرع میں حرام ہے اس میں ایر پھر
 کر کے جیلہ و تاویل مت کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ معاملہ
 مفت خواری سے یہ بہتر ہے کہ عالی ہمتی سے کمائے اور دوسروں کی خدمت
 کرے البتہ جو لوگ دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معیشت کو اختیار کریں،
 وہ دینی کام برباد ہو جاوے ایسے لوگوں کو ترک اباب جائز بلکہ بعض اوقات
 اولیٰ ہے ان کی خدمت عام مسلمانوں کے ذمہ ہے معاملہ جس چیز
 میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے،
 معاملہ جس پیشے میں ہر وقت نجاسات کے ساتھ تلبس رہتا ہو جیسے
 بھنگی کا کام کرنا، پچھنے لگانا، ایسے پیشے اور کمائی سے بچا جائے معاملہ
 جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جائے اس کو مت بیچو۔ معاملہ ہمارے زمانہ میں

۵۵ عن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطی العطار فاقول اعط انفق الیہ منی فقال خذہ فتولہ
 و تصدق بہ فما جازک من ہذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ و لا لا تبذرنک ۱۲ متفق علیہ ۱۳
 ۱۴ قاتل الیہود ان اللہ لما حرم شحوبا اجملا ثم یا عوفہ فاکلوا ثمنہ ۱۲ متفق علیہ ۱۵ ان الطیب الکلم
 من کسبکم وان اولادکم من کسبکم ۱۲ ترمذی للفقراء الذین احصوا فی سبیل اللہ لا یتطیعون ضربا نے
 الارض آتۃ ۱۲ ۱۳ الاثم ما حک فی النفس و ترد فی الصدر وان افاک الناس ۱۲ احمد ۱۵ عن مصنفہ
 انه استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرة الحجام فہا فلم یزل یتاذن حتی قال اعلف فامک
 واطعمہ رقیقا ۱۲ مالک ۱۶ لا تبیعوا الغنایات ولا تشرؤبن ولا تعلمن و تمہن حرام ۱۱۲ احمد و ترمذی ۱۱۳

روپیہ پیسہ بڑے کام کی چیز ہے اس کی قدر کرنا چاہئے اور وجہ حلال سے کمانے میں عار نہ کرے۔ گو عرف میں نام دھرا جاوے۔ معاملہ جس طریقے سے آدمی کی بسر ہوتی ہو بلا ضرورت شدید اس کو چھوڑ کر دوسرے طریقہ اختیار نہ کرے معاملہ خرید و فروخت اور اپنے حق کے مطالبہ کے وقت نرمی برتے تنگ گیری اچھی نہیں۔ معاملہ سود ایچنے کے لئے بہت قسمیں مت کھاؤ۔ اس میں ایک آدھ جھوٹ بھی نکل جاتا ہے پھر برکت مٹ جاتی ہے۔ معاملہ تجارت بہت عمدہ چیز ہے امانت و راستی اس کا جزو اعظم ہے اس سے دنیا میں اعتبار ہوتا ہے اور آخرت میں انبیاء و صدیقین و شہداء کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔ معاملہ معمول رکھو کہ منافع تجارت سے کچھ خیر خیرات نکالتے رہا کرو۔ بعض تباہی ناہموار تجارت میں ہو ہی جاتی ہیں۔ خیر خیرات سے کسی قدر اس کے وبال میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ معاملہ اگر تمہارے سوئے میں یا داموں میں کچھ عیب ہو ہرگز اس کو پوشیدہ مت کرو۔ صاف کہو۔ اس کے چھپانے

۱۱۵ کانت لقدام بن معدیکرب جارية تبع البین و قبض المقدام ثمنه فقیل له سبحان الله اتبع البین و قبض البین فقال نعم و بائس بذک سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یأتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الله یا و الدردم ۱۱۶ محمد ۱۱۷ اذا سبب الله احدکم رزقا من وجه فلا یدعه حتی یتغیر له او یتکبر له ۱۱۸ احمد ۱۱۹ رحم الله تعالی رجلاً سمحاً اذا باع و اذا باع و اذا اشتري و اذا افتقن ۱۲۰ بخاری ۱۲۱ یا کم و کثرة الخلف فی البیع فان ینفق ثم یحق ۱۲۲ مسلم ۱۲۳ التاجر الصدق الامین مع البین و الصدیقین و الشہداء ۱۲۴ ترمذی ۱۲۵ ان البیع یفسد بالغش و الخلف فشر به بالصدقة ۱۲۶ ابوداؤد ۱۲۷ کما و کذا بحقت برکتہ بیعہما ۱۲۸ متفق علیہ ۱۲۹

سے برکت مٹ جاتی ہے معاملہ سود کا لین دین، تحریر، گواہی کچھ مدت
 کرو۔ سب پر لعنت آئی ہے معاملہ جو چیزیں کہ ناپ تول کر بکتی ہیں اور
 وہ ایک طرح کی ہیں جیسے گیہوں گیہوں اس کے مبادلے میں
 دو باتیں ضرور ہیں ایک یہ کہ برابر سرا بر ہو اگرچہ اعلیٰ ادنیٰ کا تفاوت ہو ،
 دوسرے یہ کہ دست بدست ہو اگر ایک امر میں بھی خلاف ہو تو سود ہو جاوے
 گا اور اگر ناپ تول کر بکتی ہیں مگر جنس الگ الگ ہے جیسے گیہوں اور جو اس
 میں برابر سرا بر ہونا ضروری نہیں مگر دست بدست ہونا ضرور ہے اور اگر
 جنس تو ایک ہے مگر ناپ تول کر نہیں بکتی جیسے بکری بکری تب بھی برابر
 سرا بر ہونا ضروری نہیں۔ اور اگر نہ جنس ایک ہے نہ ناپ تول کر بکتی ہے
 جیسے گھوڑا اور اونٹ۔ اس وقت برابر سرا بر ہونا ضرور ہے نہ دست بدست
 ہونا ضرور ہے یہ فقہ حنفی کے موافق سود کی تفصیل ہے۔

فرع آج کل جو زیور خریدایا بنوایا جاتا ہے اس میں اکثر بوجہ تفاوت
 نرخ کے برابر سرا بر بھی نہیں لیا جاتا۔ اور اکثر ادھار بھی رہ جاتا ہے یہ
 بالکل سود ہے ایسی صورت میں جس طرف چاندی کم ہے اس میں کچھ پیسے

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الربوا ذموم کذب وشادیہ وقال ہم سواہ ۱۲ مسلم ۱۹
 الذهب بالذهب والفضة بالبر والبر بالبر والشیر بالشیر والتمر بالتمر والمیل بالمیل مثلاً مثل سوار بالسوار
 یذرا بید فاذا اختلف ہذہ الاصناف فیسو کیف شکتہم اذا کان یذرا بید ۱۲ مسلم فی الہدایہ اذا عدم
 الوضمان الجنس والمقے المقصود الیہ حل التفاضل والتساوی اذا رجا احدہما وعدم الآخر حل التفاضل
 وحرم التساوی مثل ان یسلم ہر دانی ہر دے او خطہ فی شیر ۱۲ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

بھی ملائے جا دیں۔ چاندی چاندی برابر ہو جائے گی۔ زائد چاندی کے عوض میں پیسے ہو جا دیں گے اور ادھار کی اگر کوئی ضرورت ہو تو صاحب معاملہ ہی سے جدا گانہ قرض لے کر معاملہ کو طے کر لیں پھر اس کا قرض بعد میں ادا کریں۔

قرع اکثر ایسا کرتے ہیں کہ روپیہ دے کر آٹھ آنے پیسے اب لے لئے اور آٹھ آنے ایک گھنٹے کے بعد لے لئے۔ یہ بھی جائز نہیں۔ اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو روپیہ امانتہ اس کے پاس رکھا دیں۔ جب اس کے پاس پورے پیسے آ جاویں تب یہ معاملہ مبادلے کا کریں۔ متاع ملکہ اگر تم خراب گیہوں کے عوض میں اچھے گیہوں لینا چاہتے ہو اور دوسرا شخص برابر برابر نہیں دیتا تو یوں کہو کہ اپنے گیہوں ایک روپیہ کو مثلاً اس کے ہاتھ بیچ ڈالو۔ پھر جتنے گیہوں وہ تم کو دے وہ اس روپے کے عوض میں جو اس کے ذمہ تمہارا قرض ہے اس سے خرید لو۔ معاملہ اگر چاندی یا سونے کا جڑاؤ زیور یا جس میں اور کوئی چیز ملی ہو چاندی یا سونے کے بدلے میں یعنی چاندی کا زیور یا چاندی کے بدلے اور سونے کا زیور سونے کے بدلے خریدنا یا بیچنا چاہو تو یہ مبادلہ اس وقت ہے جب زیور میں چاندی یا سونا یقیناً کم ہو۔ اور

۵۲ جار بلال الی ابنی صلی اللہ علیہ وسلم تبر بنی فقال ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم من این ہذا قال کان غذا تمر دی قیمت منہ صاعین بصاع فقال ادہ عین الربوا لا تفعل وکن قاردا ان تشری بفتح التمر بیع آخر ثم اثبتہ ۱۲ متفق علیہ ۵۲ عن فضالہ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلاۃ باثنی عشر دنیا فیہا ذہب وخرز فضلتہا فوجدت فیہا اکثر من اثنی عشر دنیا فاخذت ذلک ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تبارع حتی تفصل ۱۲ سلم

* * * * *

رہے گا۔ مثلاً دس روپیہ کو تم نے ایک گھڑی خریدی۔ اور جب روپے کا بندو بست نہ ہو سکا تو اسی بائع کے ہاتھ فروخت کر دو کہ آٹھ روپیہ کو بیچ ڈالو۔ یہ معاملہ سود اور ناجائز ہے ضرورت پڑے تو یوں کر دو کہ دس روپے بائع سے قرض لے کر پہلے گھڑی کی قیمت ادا کر دو۔ اب وہ گھڑی اس کے ہاتھ جتنی کمی پر چاہو بیچو۔ جتنے کو بائع نے خریدا اتنا قرض تو ابھی ادا ہوا اور باقی تمہارے ذمے رہا۔ معاملہ جب تک چل کام میں آنے کے لائق نہ ہو اس کا خریدنا بیچنا ممنوع ہے کیونکہ معلوم نہیں چل رہے یا جاتا ہے معاملہ صرف بچک آنے پر مال فروخت مت کر دو۔ جب تک تمہارے قبضے میں نہ آجائے اور جب بائع کے قبضے میں آجائے تو بچک دیکھ کر مشتری کو خریدنا درست ہے مگر جب مال کو دیکھے اس وقت اختیار ہے خواہ معاملہ رکھے یا انکار کر دے۔ معاملہ۔ بنجارہ کچھ غلہ لایا اس کو شہر میں آنے دو۔ اس وقت خرید کر دو۔ شہر سے باہر ہی باہر جا کر معاملہ کر لینا اچھا نہیں اس میں کبھی تو اس کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ شہر میں اس نرخ کو فروخت نہ ہوگا اور شہر والوں کا بھی اس میں نقصان ہے کہ سب اس کے محتاج ہو گئے جتنے کو چاہے فروخت کرے اور ایک آدمی اگر سودا چکانا ہو اور ابھی

۵۲۴ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی یبدأ بصلاحہا نہی البائع والمشتري متفق علیہ
ولایت من انیک ثم اذا ما تبہ جائتہ فلا یلک ان تاخذ مال انیک بغیر حق ۱۲ مسلم ۵۲۵ من اتباع
طعاماً فلا یبیع حتی یتوفیہ ۱۲ متفق علیہ قال ابن عباس ولا حب کل شیء الا مثلاً ۱۲ متفق علیہ ۵۲۶
عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلحقوا الکرباء ببيع ولا بیع بفسکم من بعض

باتع نے اس کو نامنتظر نہیں کیا۔ بلکہ منظوری دنا منظوری دونوں کا احتمال ہے۔ تو تم جا کر اس کے سودے کو خراب کر کے خود مت لینے لگو۔ البتہ جب وہ صاف انکار کر دے اس وقت خریدنے میں مضائقہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی بولی بولنا کچھ ڈرنہیں۔ کیونکہ خود باتع نے ابھی اس بولی کو منظور نہیں کیا اور کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ بولی بول دے۔ اور وہ چیز اس کے گلے پڑ جاوے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے آوے سو خوا خواہ خیر خواہی جتلانے کو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس رکھ جاؤ ہم موقع پر گراں قیمت سے بیچ دیں گے بلکہ اس کو بیچنے دو۔ شہر والوں کو کسی قدر کفایت سے مل جاوے گی البتہ اگر اس کا صریح نقصان ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اگر گائے بکری بیچا ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض سے ایسا مت کر کہ کئی وقت دو دھنہ نکالو تاکہ تھن کو دو دھو سے پھیرا دیکھ کر ، خریدار دھوکہ میں آجائے اور زیادہ دام کو خرید کر پیچھے پھرتا دے معاملہ خود رو گھاس کا بیچنا درست نہیں اگرچہ تمہاری ملوکہ زمین میں کھڑی ہو اسی طرح پانی۔ معاملہ کوئی ایسی کارروائی مت کر جس سے خریدار کو دھوکہ ہو معاملہ اگر کوئی مصیبت زدہ اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور چیز کے دام مت گرا دیا تو اس کی اعانت کر د

۲۷۰ یساع فضل المار یساع بہ الکلام ۱۲ متفق علیہ ۲۷۱ افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس من غش فلیس منی ۱۲ مسلم ۲۷۲ ہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المنظر ۱۲ بوداؤد ۱۲

یا مناسب قیمت سے اس کو خرید لو۔ معاملہ جو چیز تمھاری ملک و قبضے میں نہ ہو اس کا معاملہ کسی سے مت ٹھیراؤ اس امید پر کہ ہم بازار سے خرید کر اس کو دیدیں گے۔ معاملہ رہن میں یہ شرط ٹھیرا کہ اگر اتنی مدت تک زر رہن ادا نہ ہو تو اسی کو بیع بنایا جاوے باطل ہے اور مدت گزرنے پر بیع نہ ہوگی۔ معاملہ ناپ تول میں دغا بازی مت کرو۔ معاملہ اگر کوئی چیز بطور بدنی کے خریدی اور فصل پر بائع سے وہ چیز نہ بن پڑی تو جتنا روپیہ اسکو دیا تھا واپس لے لو نہ زیادہ روپیہ لینا درست ہے اور نہ اس روپیہ کے بدلے اور کوئی چیز خریدنا درست ہے البتہ اپنا روپیہ لے کر پھر اس سے جو چاہو خرید لو۔ معاملہ غلہ ارزاں خرید کر گراں بیچنا درست ہے مگر جب مخلوق کو تکلیف ہونے لگے اس وقت زیادہ گرائی کا انتظار کرنا حرام اور مجرب لعنت ہے۔ معاملہ حاکم کو اختیار نہیں ہے کہ زبردستی نرخ مقرر کرے البتہ ناچار کو فحاش اور صلاح دینا مناسب ہے۔ معاملہ اگر تمھارا دین دار

۱۱۳۵ قال حکیم ابن حزم قلت یا رسول اللہ یا مینی الرجل فیرید ان یشترک فی البیع و لیس غدی فاتباع من السوق قال لا تبع ما یس غدک ۱۲ ابوداؤد و نسائی ۱۳ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفعل المرتبة من البیع من صاحب الذی بہتمہ ۱۲ رواہ الشافعی قال البراء بن معمر فی تفسیر کذا ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

غریب ہو۔ اس کو پریشان مت کر دہلکہ مہلت دو۔ یا جزو یا کل معاف کر دو۔
 اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔ معاملہ تم کسی
 کے دیندار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو۔ بلکہ اس کی
 ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اس کو ادا کیا جائے مگر معاملہ کے وقت
 یہ معاہدہ جائز نہیں۔ معاملہ اگر تمہارے پاس دینے کے واسطے ہے اس
 وقت ٹالنا بیڑا ظلم ہے۔ معاملہ اگر تمہارا مدیون تم کو دوسرے سے دہنید
 کرادے اور اس سے تم کو دھول ہونے کی بھی امید ہو تو خواہ مخواہ ضد میں
 اگر اسی کو دق مت کئے جاؤ بلکہ اس حوالہ کو منظور کر لو۔ معاملہ حتی الامکان
 کسی کے مدیون مت بنو۔ اور اگر بضرورت مدیون ہونا پڑے تو اس کے ادا کی
 فکر رکھو بے پروا مت بن جاؤ اور اگر دائن تم کو کچھ کہے سنے صبر کرو اس کا حق
 ہے۔ معاملہ اگر تم کو وسعت ہو تو کسی مدیون کی طرف سے اس کا دین ادا
 کر دیا کرو۔ معاملہ سودا جھکتا تول دیا کرو۔ معاملہ جب کسی کا قرض
 ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو دعا بھی دیا کرو۔ اور اس کا

۳۷ فان خیرکم حسنکم فصار متفق علیہ ۳۸ لکل الغنی ظلم ۳۹ متفق علیہ ۴۰ واذا اتبع احدکم علی ملتی
 فلیتبع ۴۱ متفق علیہ ۴۲ یغفر للشیء کل الذنب الا الدین ۴۳ سلم من اخذ اموال الناس یرید اولدہ
 اوی اللہ عنہ ومن اخذ یرید لہا آتلف اللہ علیہ ۴۴ بخاری لی الواجد یصل عرضہ وحقوۃ ۴۵ ابو داؤد ۱۲
 ۴۶ میں من عمر سلم یقی عن اخیه وینہ الا نکل اللہ لہ نہ یوم القیلة ۴۷ شرح السنۃ ۴۸ زن و
 ارج ۴۹ ترمذی ۵۰ استقرض منہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین الفار بخارہ مال فدفعہ انی و قال
 بارک اللہ تعالیٰ فی اہلک و اہلک انما جزا سلف الحمد ۵۱ انسائی۔

سکریہ ادا کرو۔ معاملہ شریعت میں دونوں صاحبیوں کو امانت دیانت سے رہنا چاہئے۔ پھر برکت سلب ہونے لگتی ہے معاملہ امانت میں ہرگز خیانت مت کرو۔ معاملہ جو معاملہ ظلم سے، دباؤ سے کسی کی وجاہت کے لحاظ سے کسی کی شرما شرمی سے وصول ہو، وہ حلال نہیں اے چندہ کرنے والو ذرا اس کو اچھی طرح غور کر لیجیو، حلال وہی مال ہے جو بالکل طیب خاطر سے دیا جائے۔ معاملہ ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چیز والے کو پریشان مت کرو۔ خصوصاً جبکہ یہ نیت ہو کہ اگر معلوم ہو گیا تو ہنسی ہے ورنہ خورد برد کریں گے اور جو ہنسی میں اٹھالی تو جلدی واپس کر دو۔ معاملہ پڑوسی کی رعایت کیا کرو۔ خفیف باتوں میں اس سے مسامحت کرو۔ مثلاً تمھاری دیوار میں میخ کاڑنے لگے اور تمھارا کوئی گھریا زمین بے میل ہونے کی وجہ سے فروخت کر دو تو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین خرید کر لو۔ ورنہ روپیہ رہن مشکل ہے۔ یوں ہی اڑ جائے گا۔ معاملہ جس درخت کے سایے

۱۱۷۱ ان اللہ عزوجل يقول انما ثلث الشريكين الم نحن احدهما صاحب فاذ خانه خرجت من بيننا واداه ابوداؤد ذراذرين ودار الشيطان ۱۱۷۲ اوالا مانت الى من اکتک ۱۱۷۳ اترمى ۱۱۷۴ الا لا تظلموا الا لا يحل مل امر۔ الا بطيب نفس منه ۱۱۷۵ يهتق ودار قطنى ۱۱۷۶ لا يا قدكم عما انجيه لا يا جادا فمن اخذ عما انجيه فليردم اليه ۱۱۷۷ اترمى ۱۱۷۸ لا يبيع جار جلدہ ان يفر خشيته في جداره ۱۱۷۹ متفق عليه ۱۱۸۰ من باع منكم داراً او عقاراً لا يباركها الا ان يبعدها في مثله ۱۱۸۱ ابن ماجه ۱۱۸۲ من قطع سدره صوب الله واسد في انوار ۱۱۸۳ رواه ابوداؤد وقال هذا الحديث مخفراً اى من قطع سدره في فلاة يستظل بها ابن السبيل واليهائمه عشا ظلموا غير حتى يكون ما فيها صوب الله واسد في انوار ۱۱۸۴

میں آدمیوں کو، جانوروں کو آرام ملتا ہو اور وہ تمہارے ملک میں بھی نہیں ہے تو اس کو مت کاٹو کہ جانداروں کو تکلیف ہوگی اس سے عذاب ملتا ہے۔
 معاملہ بکریاں چرانا پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ معاملہ مزدور سے کام لیکر اس کی مزدوری میں کوتاہی مت کرو۔ اس مقدمے میں سرکار عالی مدعی ہوں گے عہد کر کے خلاف مت کرو۔ خصوصاً جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ ہو۔ اس مقدمہ میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ معاملہ اکثر ایام قحط میں بعض لوگ اپنی اولاد کو یا بعض ظالم دوسروں کے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں اس کا بیچنا یا خرید کر غلام سمجھنا سب حرام ہے۔ اس مقدمے میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ معاملہ جو جھاڑ پھونک شرع کے موافق ہو اس پر کچھ نذرانہ جائز ہے معاملہ اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دیدے تو ایسا ثواب ہے جیسا کہ وہ کھانا دے دیا جو اس آگ سے پکا ہے۔ اسی طرح نمک دیدینے کا ثواب ہے۔ معاملہ جہاں پانی بکثرت میسر ہو وہاں کسی کو پلانے سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب

۱۵۱۱۔ اَبَتْ اللہ نَبِیُّا وَاَرْعٰی الْغَنَمَ ۱۲۔ بخاری ۵۲، ۵۳، ۵۴۔ قَالَ اللہ تَعَالٰی ثَلَاثَةٌ اِنْ خَصِمَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بَنِی ثَمُودَ رَجُلٌ بَارِعًا فَاعْلَ ثَمْنٌ وَرَجُلٌ اَمْتًا جَوَارِیًا فَاسْتَوٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِ رَجُلٌ ۱۳۔ بخاری ۵۵۔ اَعْطَا الْاَجْرَ اَجْرَهُ قُلْ اِنْ یُحِبُّ عِرْقُ ۱۴۔ ابْنِ مَاجَہ ۵۵۔ لَقَدْ اَکَلَتْ بَرَقِیْعَتِی ۱۲۔ اَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ ۵۶۔ مَنْ اَعْطٰی نَافَا نَا فَکَانَ تَصَدَّقَ بِجَمِیعِ مَا طِیْبَ تِلْکَ الْمَلْعِ ۱۲۔ ابْنِ مَاجَہ ۵۵۔ مَنْ سَقَى مَسْلَمًا شَرِبَتْ مِنْ مَادِحِیْثِ یُوجَدُ لَمْ یَنْکُنَا اَعْتَقَ رَقَبَتًا وَمَنْ سَقَى مَسْلَمًا شَرِبَتْ مِنْ مَادِحِیْثِ لَا یُوجَدُ لَمْ یَنْکُنَا اِیَّاهُ ۱۲۔ ابْنِ مَاجَہ

ہے اور جہاں بکثرت میسر نہیں دہاں پلانے سے ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ کسی مردے کو زندہ کر دیا۔ معاملہ اگر کسی کو کوئی چیز یہ کہہ کر دے کہ تم کو عمر بھر کے لئے دیتے ہیں اور بعد تمہارے مرنے کے واپس کر لیں گئے۔ وہ شے بہم و جہ اس کی تک ہو جاتی ہے بعد موت کے اس کے ورثہ کو ملے گی تو اس امید باطل پر اپنے مال کو خراب و برباد مت کرو پھر حسرت ہوگی اپنے ہی پاس رہنے دو معاملہ اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی دونا انصافی بری بات ہے۔ معاملہ ہدیہ ایسے شخص کا قبول کر دو جو بدلے کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آوے گی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جاوے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثناء و صفت کر دو۔ اور لوگوں کے رد ہر داس کے احسان کو ظاہر کر دو اور ثناء و صفت کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اور جب محسن کا شکر ادا نہ کیا تو خدائے تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہوگا۔ اور جس طرح ملی ہوئی چیز کا مٹانا برا ہے اسی طرح نہ ملی ہوئی شیخی بگھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا یہ بھی برا ہے۔

۵۵۸ مسکواۃ الکمل علیکم لا تقصدوا ما فانه من الامر عمری فہی الذی امرجا دنیا لعقہ ۱۲ مسلم ۵۵۹ فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم ۱۲ متفق علیہ ۱۳ ہمت ان لا قبل حرم الامن فری لوافسادى ادا لثقی ادا لاذی ۱۲ ترمذی بن اعظمی عطاء فوجد فی خبرہ دمن لم یجد فیلس خان من اثنی فقد شکر دمن کم فقد کفر دمن تجلے بمالم یطکان کلابس ثوبی زور ۱۲ ترمذی من صنع الیہ معروف فقال علیہ جزاک اللہ خیرا فقد بلغ فی الشارح ۱۲ ترمذی من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ۱۲ احمد و ترمذی ۱۲

معاملہ باہم تحفہ تحائف کی راہ درہم جاری رکھو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں۔ جو کچھ ہو بے تکلف دو لو۔ **معاملہ** جو کوئی تمہاری خاطر داری کو خوشبو تیل یا دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو، یا تیل لگاؤ، دودھ پی کر تکیہ کمر سے لگاؤ۔ تو قبول کرو۔ انکار و عذر مت کرو۔ کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہیں اٹھ سکتا اور دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے **معاملہ** یا پھل الجب تمہارے پاس پہنچے اس کا آنکھوں اور لبوں سے لگاؤ۔ اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرْعَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا اٰخِرَهُ۔ پھر کوئی بچہ پاس ہو اس کو دیدو۔ **معاملہ** اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرضہ یا کسی کی امانت یا اور کوئی حق ہو تو اس کی یادداشت بطور وصیت کے لکھ کر اپنے پاس رکھو۔

بَابُ النِّكَاحِ

معاملہ اگر حاجت استطاعت ہو تو نکاح کرنا افضل ہے۔ اور اگر

۱۱ تہاد فان البدیۃ تذب وحر العذر ولا تحقرن جارة بجاہا ولا یبق بحسن شاة ۱۲ ترمذی ۱۳ من عرض غلبہ
ریحان فلا یردہ خانہ حقیف المحمل طیب الروح ۱۴ سلم ثلث لا ترد الوسائد والہین والبن ۱۵ ترمذی ۱۶ عن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یرکبہ الفاکتہ وضعی علی العینینہ وعلی شقیقہ وقال اللہم کما ارایتنا اولہ فارنا
آخِرہ ثم یطیہا من یومن عندہ من الصبیان ۱۷ بیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۸ سلم مات فی مسلم ثانی یوم فیہ بیبت
لیتین اللہ ومیتہ مکتوبہ عندہ ۱۹ متفق علیہ سلم من استطاع منکم وبارة فلیتزوج خانہ رخص البہرہ احسن للفرق
ومن لم یستطع فلیعلی بالسنۃ خانہ امر جہا ۲۰ متفق علیہ ۲۱

حاجت ہے۔ مگر استطاعت نہ ہو تو روزے کی کثرت سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔ معاملہ نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا لحاظ رکھو مال و جمال حسب و نسب کے پیچھے زیادہ مت پڑو۔ معاملہ اگر سفر سے گھر آنا ہو تو دفعہ گھر مت چلے جاؤ۔ اس قدر توقف کرو کہ بی بی کنگھی چوٹی سے اپنے کو سنوار لے، کیونکہ شوہر کی عدم موجودگی میں بی بی کچیلی رہی ہے کبھی اس حالت میں دیکھ کر اس سے نفرت نہ ہو جاوے معاملہ اگر کوئی شخص تمہارے عزیز کو پیغام نکاح بھیجے تو زیادہ تر قابل لحاظ اس شخص کی نیک وضعی اور دینداری ہے۔ دولت، حشمت عالی خاندانی کے اہتمام میں رہ جانے سے خرابی ہی خرابی ہے معاملہ اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ عورت اور کسی مرد میں باہم تعلق ہو جاوے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دیا جاوے معاملہ اس نکاح میں زیادہ برکت ہوتی ہے جس میں خرچ کم پڑے اور گھر بھی ہلکا ہو معاملہ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کے حالات اپنے خاوند سے بیان کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آگیا تو پھر روتی پھریں گی۔

۶۱۔ تَعْلَمُ الْمَرْأَةُ لَارِئِحِ لَمَالِهَا وَحَسَنَاتِهَا وَبِجَالِهَا وَلَدَيْنَهَا فَافْطَرِ بِاتِ الدِّينِ تَرَبُّتِ يَدَاكِ ۱۱ متفق علیہ ۶
 ۶۲۔ فَلَمَّا قَدِمْنَا وَهَبْنَا لِنِذْلِ فَقَالَ اِهْلُوا حَتَّى نَدْخُلَ يَلَا اِىْ عِشَارِكُمْ تَشْتَطُّ الشَّعْثَةَ وَتَقْتَدُّ الْمِغْيَبَةَ ۱۲ متفق علیہ ۱۲
 ۶۳۔ اِذَا خَاطَبَ اِيَكُم مِّنْ تَرَفُّوْنَ دِيْنَهُ وَخَلْفَهُ فَرُوجُهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ يَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ ۱۳ ترمذی ۶۹
 ۶۴۔ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ مِثْلِ النِّكَاحِ ۱۱ ابْنِ مَاجَه ۱۲ اَنْ اَعْظَمَ النِّكَاحُ بَرَكَةً اَلَسِرُّ مَوْتَهُ ۱۲ بیہقی ۱۲
 ۶۵۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ قَالَ لَا تَلَا تَعَالَوْا صَدَقَةَ النِّسَاءِ فَانْهَالُوْا كَانَتْ كَمَرَةً فِى الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَ اَوْ لَكُمْ بِهَابِى اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْمَدُ ترمذی ۱۲
 ۶۶۔ لَا تَابَا ثَرُ الْمَرْأَةِ فَعَصِيْبَا لَوْ جَاهَا كَانَتْ مَغْطَرًا لِّیْ ۱۳ متفق علیہ ۱۳

مسئلہ۔ ایک کپڑے میں دو مردوں کا اسی طرح ایک کپڑے میں دو عورتوں کا لپٹنا بالکل نامناسب اور بے غیرتی ہے اور جس طرح مرد کو دوسرے مرد کا ستر دیکھنا گناہ ہے اکثر عورتیں اس کی احتیاط نہیں رکھتیں معاملہ کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے فوراً نگاہ ادھر سے پھیر لو اور اگر اس کا خیال کچھ دل میں رہے تو اپنی بی بی سے فراغت کر لینا چاہیے اس سے وہ دوسرے درہو جاتا ہے معاملہ اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ دیکھ لو۔ کبھی بعد نکاح کے اس کی ستر سے نفرت نہ ہو معاملہ بغیر ضرورت شدیدہ پیشاب پانچخانہ، مجامعت کے برہنہ مت ہو۔ فرشتوں سے اور اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہیے معاملہ تنہائی میں غیر عورت کے پاس بیٹھنا زہر قاتل ہے اور سخت گناہ ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ سفر کرنا بھی ممنوع ہے آج کل پیروں اور رشتہ داروں

۱۷ لا یتطهر الرجل الى عورة الرجل ولا المرأة الى عورة المرأة ولا يقف الرجل الى الرجل في ثوب واحد ولا تقف المرأة في ثوب واحد ۱۸ مسلم ۱۹ عن جریر بن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر النجاسة فامرني ان اصرف بصري ۲۰ مسلم اذا احذركم عجبته المرأة فوَقَّعت في قلبه فيلزم الى امراته فليؤا فان ذلك يرد ما في نفسه ۲۱ مسلم ۲۲ اذا خطب احدكم المرأة فان استملح ان يتطهر الى ما يدعوا لے نکاحا فليفعل ۲۳ ابوداؤد ۲۴ اياکم والنعوى فان منکم من لا یقارکم الا عند النکاح وحين یفرض الرجل الى ابله فاستجبهم واکرمهم ۲۵ ترمذی قال فانه حل ان یستجبی منه ۲۶ ترمذی ۲۷ لا یخون رجل بامرأة الا کان ثالها شیطان ۲۸ ترمذی ولا تافرن امرأة الا دمعها محرم ۲۹ متفق علیہ ۳۰

سے اس کی بالکل احتیاط نہیں ہے۔ غیر عورت اس کو کہتے ہیں جس سے نکاح کبھی عمر بھر میں حلال ہو سکے معاملہ بلا ضرورت عورت کے لئے منع ہے کہ غیر مرد کو دیکھے اکثر عورتوں کو جھانکنے، تانکنے کی عادت ہوتی ہے۔ بڑی واہیات بات ہے معاملہ اولاد کا حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھو علم و لیاقت سکھلاؤ۔ جب جوان ہو جاوے نکاح کر دو ورنہ اگر اس سے کوئی منہا ہو گیا تو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہوگا۔ اکثر لوگ لڑکیوں کو بٹھلا رکھتے ہیں بڑی بے احتیاطی ہے۔ معاملہ اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کو جواب نہ مل جاوے یا وہ خود چھوڑ بیٹھے تم پیغام مت دو۔ معاملہ اگر کوئی شخص اپنا دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کو یا اس کے ورثہ کو مناسب نہیں کہ شوہر سے شرط ٹھہرائیں کہ پہلی منکوحہ کو طلاق دیدے جب نکاح کیا جاوے گا اپنی تقدیر پر قانع رہنا چاہیے معاملہ نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے معاملہ رضائیں بڑی احتیاط درکار ہے، بددن تحقیق علاقہ رضاع رو بروا جاوے اور جہاں شبہ و شک شرکت رضاع کا بھی ہے نکاح نہ کرے۔ معاملہ میاں بی بی کے باہمی معاملات خلوت کا دوست

حکھ انبیادان اثما التما تبصرہ ۱۲ ترمذی ۱۷۷ من ولله ولد لیکن رسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجه فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثماً فانما اثر علیہ ایہ ۱۲ بیقہ فقہ لا یخلف الرجل علی خطبۃ انیمہ حتی ینکح ادیرک ۱۲ متفق علیہ شیہ لا تسأل المرأة طلاقاً انہا تستفرغ منہا وینکح فان ہا ما قدر لہا ۱۲ متفق علیہ شیہ اعلنوا ہذا النکاح واجعلوہ فی المسجد واضربوا علیہ بالذوف ۱۲ ترمذی ۱۷۷ انظر من اخذ من ۱۲ متفق علیہ کیف وقد قبل ۱۲ بخاری ۱۷۷ ان من شر الناس عند الله منزلة يومئذ من اقیما الرجل یقضی لی المرأة وقضی الیہ ثم ینشر سرا ۱۱ مسلم ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰

اجاب سے یا ساتھیوں، سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دلہن اس کی پروا نہیں کرتے معاملہ ولیمہ متحب ہے مگر اس میں تکلف و تفاخر نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کا ولیمہ دو سیر جو بے کیا۔ حضرت صفیہ کے ولیمہ میں خرما اور پنیر اور گھی کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینبؓ کا تھا کہ ایک بکری ذبح ہوئی اور گوشت روٹی لوگوں کو پیٹ بھر کے کھلائی گئی۔ معاملہ بی بی کی کچ خلقی پر صبر کرو۔ اس سے عداوت مت کر و اگر ایک بات ناپسند ہوگی دوسری بات پسند آ جاوے گی۔ بے ضرورت اس کو مت مارو، اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو آخر رات کو اسی سے پیار اخلاص کرتے۔ شرم بھی آوے گی۔ اس کا دل بہلاتے ہو گالی کلوچ مت کرو۔ روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خفگی ہو، دوسری چار پائی پر سو رہو۔ جب دیکھو کسی طرح نباہ نہیں ہوتا۔ آزاد کرو۔

۱۱۵۵ اولم لوبشاة ۱۲ متفق علیہ نبی عن طعام المبارکین ان یوکل ابو داؤد وادلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائہ بدین من شعیر ۱۲ بخاری۔ امر بالانطاع فبسطت فالتقی علیہا الترد والقط والسن ۱۲ بخاری
 ۱۱۵۶ اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاة ۱۲ متفق علیہ فاشیع الناس خیرا ولما ۱۲ بخاری ۱۱۵۷ اذا کانت عند الرجل مرأتان فلم یعدل بینہما جاریوم القیمة وشقہ ساقط
 ۱۱۵۸ قرمدی ۱۱۵۹ فان اتممت استمعت وبہا عوج ۱۲ مسلم لا یجلد احدکم امرأۃ جلد العبد ثم یامہا فی آخر الیم
 ۱۱۶۰ متفق علیہ لا یرک مؤمن مؤمنۃ ان نکرہ منها خلقا رضی منها آخرہ ۱۲ مسلم فاقدروا اقدار الجاریۃ حدیثہ
 ۱۱۶۱ اسن الخریصۃ علی اللہ ۱۲ متفق علیہ ان تطعمہا اذا اطعمت وکسبوا اذا اکتسبت ولا تقرب الوجہ ولا
 ۱۱۶۲ تفتح ولا تہجر الا فی البیت ۱۲ احمد وابن ماجہ عن لقیط ابن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ ان لی امرأۃ
 فی سنانہا شیء یعنی البہار قال طلقہ ۱۲ ابو داؤد ۱۲

معاملہ عورت کو چاہئے کہ خاوند کی اطاعت کرے اس کو خوش رکھے اس کے حکم کو ٹالے نہیں خصوصاً جب وہ بہتری کے لئے بلا دے۔ اسکی وسعت سے زیادہ اس سے نان نفقہ طلب نہ کرے اس کے روبرو زبان درازی نہ کرے۔ بلا اجازت اس کے نواخل نہ پڑھے۔ نہ نفل روزہ رکھے اس کا مال بدوٹ اس کی رضا کے کسی کو نہ دے نہ خود ضرورت سے زیادہ اٹھا دے بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے۔ بلا سخت مجبوری کے اپنے منہ سے طلاق نہ مانگے۔ معاملہ اگر معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مارے اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے شاید وہ بات بتلانے کی نہ ہو، مثلاً اس نے بہتری سے انکار کیا اور اس پر مارا ہو تو وہ کیا بتلائے گا معاملہ بلا ضرورت طاق مت دو۔ معاملہ حیض میں طلاق مت دو کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے سبب حیض

۱۱۵۸ و اطاعت لیلمہ فلنہ خل من ای ابواب الجنة شارت ۱۲ البوعینم یا امراة ماتت وزوجها عتھا ارض دخلت الجنة ۱۲ ترمذی اذا الرجل دعا زوجته لحاجة فلتا ته وان كانت علی التنور ۱۲ ترمذی من جوی کما تری یاسن شفقة ۱۲ مسلم ان لی امراة فی سائهاشی یعنی البذاور ۱۲ ابوداؤد۔ لوکانت سورة واحدة لکفت الناس و فیہ لا تصوم المرأة الا باذن زوجها ۱۲ ابوداؤد۔ لا تغیر خوانانی نفسها ولا ماله ۱۲ بیہقی لا تاذن فی بیتہ الا باذن ۱۲ ایما امراة سالت زوجها طلاقا فی غیر ما یاس فحرام علیها راحة الجنة ۱۲ احمد ترمذی ۱۱۵۹ یس منها من خیب امراة علی زوجها ادعید علی سیدہ ۱۲ ابوداؤد ۱۱۶۰ لا تسأل الرجل فیما ضرب امراة علیه ۱۲ ابوداؤد ۱۱۶۱ بغض الحلال الی اللہ الطلاق ۱۲ ابوداؤد ۱۱۶۲ عن عبد اللہ بن عمر انه طلق امراة له وہی حائض فذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففیظ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ متفق علیہ ۱۲

کے دی ہو۔ معاملہ ۹۲ حلالہ کی شرط ٹھیکرانا نہایت بے غیرتی کی بات ہے۔ معاملہ ۹۳ محض قرآن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کر لینا یا جو اولاد اس سے ہو اس کی صورت شہادت دیکھ کر کہہ دینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے معاملہ ۹۴ اگر عورت بدچلن ہو اور اس کا انتظام نہ کر سکے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیے لیکن اگر اس سے محبت ہو اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے میں بھی اس سے مبتلا ہو جاؤں گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام و انسداد کرنا چاہیے۔ معاملہ ۹۵ اگر اپنی آنکھ سے عورت کو زنا کرتے دیکھ لیا تو اس کے مار ڈالتے سے خدا کے نزدیک گنہگار نہ ہو گا گو حاکم دنیا بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے۔ معاملہ ۹۶ خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا بجا نہ ہے اور بکبر ہے۔ اور قرآن ہوتے ہوئے چشم پوشی کرنا بے غیرتی و دیوثی ہے معاملہ ۹۷ اگر نکاح کے بارے میں کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہو ظاہر کرو یہ غیبت حرام نہیں ہے اسی طرح جس جگہ تم کو خاص کسی کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی خیر خواہی کی ضرورت

۹۲ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل والحل لہ ۱۲ دارمی وابن ماجہ ۹۳ فلعن ہذا عرق نزعہ ولم یزھن لہ فی الاتقار عنہ ۱۲ متفق علیہ ۹۴ جارجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی امرآة لا تردید لاس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلقھا فقال اجہا قال امکم اذ ۱۳ ابو داؤد ۹۵ اسمعوا لی ما یقول سیدکم انہ لیغور ۱۲ مسلم ۹۶ من الخیر ما یجب اللہ ومنہا ما یشغض اللہ فاما التی یحبہا اللہ فی الغیرۃ فی غیر ریسۃ ۱۲ ابو داؤد و نسائی ۹۷ فقال ابو نعیم فلا یضع عصا عن عاتقہ واما معاویۃ فمضطرب لہ مال لہ انھی اساترہ ۱۲ بخاری ۴ ۴ ۴

سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے شرعاً اس کی اجازت ہے بلکہ بعض جگہ واجب ہے۔ معاملہ اگر خاوند باوجود مقدرت کے بوجہ نخل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ دیتا ہو تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ فضول خرچی کرنے کو لینا جائز نہیں ہے۔ معاملہ اللہ تعالیٰ اگر مال دے تو اول خویش بعد درویش۔

مسئلہ ستیا

اگر کوئی کافر تم کو زخمی کر کے یا کوئی عضو قطع کر کے جب تم بدلہ لینے لگو فوراً کلمہ پڑھ لے یہ سمجھ کر کہ اس نے جان بچانے کو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز قتل مت کرو۔ اس سے اسلام کے علم رحم اور حق پرستی کا اندازہ کر لینا چاہیے معاملہ کافر رعایا سے بلا قصور کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہشت سے دور کر دیتا ہے معاملہ خود کشی کرنے کی سخت ممانعت ہے کسی طرح ہو۔ معاملہ مساجد میں سزا جاری نہ کیجاوے شاید بول و براز خطا ہو جائے۔ معاملہ مسلمان کسی کافر آدمی کو قتل کر ڈالے وہ اس کے مقابلے میں قتل کیا جاوے گا۔ معاملہ اگر لشکر اسلام سے ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی لشکر کفار کو امان دیدے تمام اعلیٰ

۹۹۸ ہذری مایکیک دولدک المعروف ۹۹۹ھ اذا اعطى الله لادم حميرا فليبد نفسه واهل بيته
۹۹۹ھ مسلم فان فضل عن اهلك شئ فلهذی قراتک فان فضل عن ذی قراتک شئ فلهذا وکذا ۱۲ مسلم
عن المقداد انه قال يا رسول الله وایت ان لقیتم رجلاً من الکفار فاقفنا فضرِب احدی یدى بالسيف
فقطعه ثم الاذنی بشجرة فقال سلمت الله اقدر بعد ان قالها قال لا تقفتم الا متفق علیه ۱۳ من قتل
معاہد الم یرح راجع لہجۃ ۱۴ بخاری ۱۵ من قتل نفسہ شئ فی الدنیا غلب بہ یوم القیمۃ متفق علیه ۱۶ لایقام
الحمد و فی المساجد ۱۷ ترمذی ۱۸ روى عن عبد الرحمن بن سلمان ان اجلا من المسلمين قتل نفس من اصل ۱۹

ادنی مسلمانوں پر لازم ہو جاوے گا اس کے خلاف کاروائی نہیں کر سکتے البتہ اگر لڑنا ہی مصلحت ہو تو کفار کو جدید اطلاع جاوے کہ ہم اپنے معاہدے کو واپس لیتے ہیں۔ معاملہ (س)، اگر کسی آدمی مل کر ایک آدمی کو قتل کریں سب قتل کئے جاویں گے اور سب گنہگار ہوں گے معاملہ (س) جو شخص فن طب میں مہارت نہ رکھتا ہو اور اس کی عملی بد تدبیری سے کوئی مر جاوے تو اس سے خون بہایا جائے گا۔ معاملہ (س)، اپنی جان و مال و دین و آبرو کی حفاظت کے لئے لڑنا درست ہے اگر خود مارا گیا شہید ہوگا۔ اگر مقابل مارا گیا اس شخص پر کوئی الزام نہیں۔ معاملہ (س) ہو لے بے طور پر کنکریاں اچھانا، علم پلانا ممنوع ہے۔ مبادا کسی کا دانت آئینہ ٹوٹ پھوٹ جاوے۔ معاملہ (س) اگر مجمع میں کوئی دھار والی چیز لے کر گزرتے کا اتفاق ہو تو دھار کی جانب پھپھالینا چاہیے کسی کے لگ نہ جاوے معاملہ (س) دھار والی چیز سے کسی کی طرف اشارہ کرنا گویا ہنسی ہی میں ہو۔ ممنوع ہے شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جاوے۔ معاملہ (س)

بقیہ ۱۷، الذی تر فرج ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انا احق من ادنی بدمہ ثم امر قتل ۱۲ المعات ومرتقات ۱۳ سے بذمتہم اذنا ہم ۱۴ ابوداؤد حاشیہ صفحہ ۱۳۱ لانا اہل السماء والارض اشر کو فی دم مومن لا یسمی اللہ اللہ فی النار ۱۵ ترمذی و قال عمر لوما لا علیہ اہل صفار قتلتم جمیعاً ۱۶ مالک ۱۷ من تطیب لم یعلم منہ طب فہو ضامن ۱۸ ابوداؤد ۱۹ ایدر عدہ فی نیک تقصیر کا فعل ۲۰ متفق علیہ من قتل دون دمہ فہو شہید متفق علیہ قال ارایت ان قتل قال ہونی النار ۲۱ مسلم من قتل دون دینہ فہو شہید ومن قتل دون دمہ فہو شہید ومن قتل دون مالہ فہو شہید ومن قتل دون اہل فہو شہید ۲۲ ترمذی ۲۳ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخرف و قال انہ لا یصا دیر صید ولا ینکاح عدو و لکنما قد تحسرسن و تلقف المعین ۲۴ متفق علیہ ۲۵ اذا امر احدکم فی مسجدنا و سقنا و معنیل فلیمک علی نعالہ ان یعصیب احداً من المسلمین منہا شیء ۲۶ متفق علیہ ۲۷ لا یشر احد علی اخیرہ باسلار فانہ لیدری فعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرة من النار ۲۸ متفق علیہ ۲۹

معاملہ ایسی وحشیانہ سزا جس کی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں گھڑا کر کے تیل چھوڑنا ہنٹروں سے بیدار ہو کر بے حد مارنا نہایت گناہ ہے۔ معاملہ تلوار چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دیا تو بند کر کے دو یا زمین پر رکھ دو دوسرے شخص اپنے ہاتھ سے اٹھالے۔ معاملہ کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں معاملہ واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ کر تڑپ تڑپ کر مر جا دے درست نہیں۔ معاملہ پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لانا کہ ان کے ماں باپ بے قرار ہوں درست نہیں معاملہ جس کے جادو سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے اور وہ باز نہیں آتا وہ گردن زدنی کے لائق ہے معاملہ جو مجرم زنا یا اقراری ہو حتی الامکان اسکو مال دینا چاہئے جب وہ برابر اپنے اقرار پر چارہ ہے اور چار بار اقرار کرے اس وقت سزا جاری کی جاوے۔ معاملہ اگر ایسا اقراری مجرم آٹھ سزائیں اپنے اقرار والہیں لے چھوڑ دینا چاہئے۔ معاملہ اگر حاملہ عورت پر جسم

۱۱۱۱ ان ہشام بن حکیم مرثا علی انہما لانا باؤد قد اقبوا فی الشمس وصب علی رؤسہم الرب فقال ما ہذا فقیل یعذبون فی الخراج فقال ہشام ۱۱۱۱ شہد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب للذین یعذبون الناس فی الدنیا ۱۱۱۱ مسلم ۱۱۱۱ تری قرآنی ایدہم مثل اذنا بقر ۱۱۱۱ مسلم ۱۱۱۱ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العاطی بالسیف مؤلاً ۱۱۱۱ ترمذی ۱۱۱۱ ان النار یعذب بہا اللہ ۱۱۱۱ بخاری ۱۱۱۱ کان رجل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعد ثلث الصدقة وینہا عن الثلث ۱۱۱۱ ابو داؤد ۱۱۱۱ قرآنی حمۃ مہاجر خان فاقدنا فرخیہا فجات الحمۃ فجعلت تفرش ثمار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یفیع ہذہ بولدہا ردوا لہا ۱۱۱۱ ابو داؤد ۱۱۱۱ حد الساحر ضرب بالسیف ترمذی ۱۱۱۱ فاعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما شہد اربع شہادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابیک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم یا ۱۱۱۱

زنا ثابت ہو، جب تک بچہ نہ جن لے اور اگر کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جاوے اس وقت تک سنگسار نہ ہوگی۔

معاملہ سزا پانے کے بعد مجرم کو طین و تشنیع و تحقیر کرنا بہت بُرا ہے معاملہ جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں مرجانے کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جائے معاملہ سزائیں دو قسم کی ہیں ایک معین، دوسری مؤوض براے حاکم اول کو حد، دوسری کو تعزیر کہتے ہیں۔ حدود میں شریف رذیل، وجیہ ذلیل سب برابر ہیں اس میں کسی کی رعایت نہیں۔ تعزیر میں شریف وجیہ آدمی سے چشم پوشی مناسب ہے اور صرف فہمائش کافی ہے۔ معاملہ جھوٹے مقدمے کی یا جس کا سچا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو اس کی پیردی کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا ممنوع ہے۔

معاملہ شراب کا استعمال دوا میں بھی ممنوع ہے معاملہ چونکہ نشہ والی چیزوں کی خاصیت ہے کہ تھوڑی سے زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے اس کے تھوڑے استعمال سے بھی ممانعت کی گئی۔

۱۲۱ فی جلد ۱ الحد ولا یشرب علیہا ۱۲ متفق علیہ ۱۲۲ عن علی رضی اللہ عنہ ان انا جلدتہا ان اقلہا فذکرت ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت ۱۲ مسلم ۱۲۳ بلک الذین قیلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوه واذا سرق فیہم الضعیف اتاوا علیہ الحد متفق علیہ ذوی الالبیات عشر اہم لا الحدود ۱۲۴ ابو داؤد ۱۲۵ من اعان فی خصوصۃ لایدری اتق ام باطل فہو فی مخطئ اللہ حتی ینزل ۱۲ بیہق ۱۲۶ ان طارق بن سید سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحر فیہا فقال انہا اصنعا للدار فقال اذلیس بدار و لکنہ دار ۱۲ مسلم ۱۲۷ ما انکر کثیرہ فقیلہ حرام ۱۲ توصدح۔ اللہم عفر لکاتبہ دلس سلی فیہ۔ آمین ۶

حکومت و انتظام مُلکی

معاملہ جو شخص خود حکومت کی درخواست کرے وہ قابل حکومت نہیں وہ خود غرض ہے جو اس سے بھاگتا ہو وہ زیادہ عدل کرے گا۔ اس کو حکومت دینا سزاوار ہے معاملہ سلطان کی امانت کی اجازت نہیں معاملہ حکام کو بھی حکم ہے کہ رعایا سے نرم برتاؤ کریں۔ سختی نہ کریں۔ معاملہ حکام کے پاس جا کر ان کی خوشامد سے ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کو ظلم کے طریقے بتلانا اس میں اعانت کرنا سخت مذموم ہے معاملہ حق بات کہہ دینے میں حکام سے مت دلو۔ معاملہ حکام کو مناسب نہیں کہ رعایا کے عیوب و جرائم کا بلا ضرورت تجسس کرے۔

کہ ہر شخص نفس بشارت خالی از خطا نبود

معاملہ۔ بلا تصور کسی کو گھور کر دیکھنا جس سے وہ ڈر جاوے جائز نہیں معاملہ اگر حکام ظلم کرنے لگیں ان کو برا مت کہو، سمجھ جاؤ کہ ہم سے حاکم

۱۷۷۰ء اناد اللہ لا توتی علی هذا عمل احد سائے ولا احد حرص علیہ ۱۷۷۱ء متفق علیہ تجمیع من خیر الناس اشد ہم کرامتہ لہذا لا مرتحی یقع فیہ ۱۷۷۲ء متفق علیہ ۱۷۷۳ء من امن سلطان اللہ فی الارض امانہ اللہ ۱۷۷۴ء ترمذی سے ۱۷۷۵ء ان شر الرعار العظمت ۱۷۷۶ء ترمذی سے ۱۷۷۷ء امر ان یکون من بعدی من ذمل علیہم قصد قہم بکذبہم و اعانہم علی ظلمہم فلیسوا منی دست منہم و لن بردوا علی الخ ۱۷۷۸ء ترمذی سے ۱۷۷۹ء افضل الجہاد من خال کلمۃ حق عند سلطان جابر ۱۷۸۰ء ترمذی سے ۱۷۸۱ء ان الامیر انما یبقی الریتہ فی الناس اشد ہم ۱۷۸۲ء ابوداؤد سے ۱۷۸۳ء من ظلم الی اخر تخیفہ اخافہ اللہ یوم القیمۃ ۱۷۸۴ء بیہ سے ۱۷۸۵ء فلا تغفلوا انکم بالمد عار علی الملک فلیکن اشغلوا انفسکم بالذکر و انصرف کے الفیم ۱۷۸۶ء ابونعیم ۱۷۸۷ء

حقیقی کی نافرمانی ہوتی ہے یہ اس کی سزا ہے اپنی حالت درست کر لو
 اللہ تعالیٰ حکام کے قلوب کو نرم کر دیں گے معاملہ حاکم کا ایسی جگہ بیٹھنا
 جہاں نہ جا جتند جا سکے نہ کسی ذریعہ سے اپنی فریاد وہاں پہنچا سکے جائز
 نہیں معاملہ غصے کی حالت میں حواس درست نہیں رہتے اس وقت
 مقدمہ فیصل کرنا نہ چاہئے۔ معاملہ رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے گو
 ہدیہ کے طور پر ہو۔ معاملہ جھوٹا دعویٰ جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹا انکار
 کسی کے حق کا یہ سب گناہ ہے معاملہ اپنا حق ثابت کرنے کیلئے کوشش
 کرنا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ اس میں کاہلی کی راہ سے بیٹھ رہنا کم ہمتی قرار
 دی گئی ہے۔ اور باوجود کوشش کرنے کے ناکامی ہو اس کا زیادہ غم کرنا بھی
 برا ہے۔ سمجھ لے کہ حاکم حقیقی کو یہی منظور تھا۔ معاملہ قوی شہرہ میں حوالات
 کر دینے کی اجازت ہے۔ معاملہ سواری اور نشانہ بازی کا حکم ہے معاملہ گھوڑے
 کے دم کے بال اور ایال اور پیشانی کے بال مت کاٹو۔ دم کے بال سے مکھی اڑاتا ہے
 ایال سے اس کو گرمی پہنچتی ہے پیشانی کے بالوں میں برکت ہے۔

۱۳۵ من ولله اللہ شیئاً من امر المسلمین فاحجب دون حاجتہم وقلتمہم و فقرہم احب اللہ دون حاجتہ
 وقلتمہ و فقرہ ۱۲ ابو داؤد ۱۳۵۷ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والرشی ۱۲ ابو داؤد ۱۳۵۸ من شیخ الامام
 شافعی قاضی لہ ہدیہ علیہا نقیلاً تقداری بآ غلیلاً من ابواب الربوا ۱۲ ابو داؤد ۱۳۵۹ من ادعی لیس لہ فلیس منہ
 ونبیاً مقصدہ من النار ۱۲ مسلم عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ابو داؤد ۱۳۶۰ من قطع اخی امر مسلم بمیۃ نقد
 اوجب اللہ لہ النار ورحم علیہ الخ ۱۲ مسلم ۱۳۶۱ ان اللہ تعالیٰ یوم علی العجر۔ لکن علیک اللبس فاذا غلبک امر
 نقل جی اللہ ونعم الرکیل ۱۲ ابو داؤد ۱۳۶۲ ن لنبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلاً فی تہمتہ ۱۲ مسلم ۱۳۶۳ انہووا دارکبوا
 ۱۲ قرمذی۔ ۱۳۶۴ لا تقصوا نواسیئہن ولا مہارہن ولا اناہنہن فہا ومارہا فارم وداویہا و مقودہا فہا فہا
 ابو داؤد ۱۳۶۵

سفر

معاملہ :- راہ میں سواری کے جانور کو کہیں کہیں گھاس چرتے چھوڑ دیا کرو اور اگر خشکی کا زمانہ ہو اور گھاس نہ ہو تو راہ میں حرج مت کرو۔ جلدی منزل پر پہنچ کر اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو۔ اور جہان ٹھیرنا ہو سڑک کو چھوڑ کر ٹھیرو معاملہ جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو۔ معاملہ جب کام ہو چکے جلدی اپنے ٹھکانے آ جاؤ۔ خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو معاملہ شب کے سفر میں منزل جلدی کٹی ہے۔ معاملہ سفر میں مصالحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ شاید باہم کچھ تکرار اختلاف ہو جاوے تو فیصلہ آسان ہو۔ معاملہ :- سالار قافلہ کو چاہیے تمام مجمع کا خیال رکھے کوئی چھوٹ تو نہیں گیا کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے معاملہ قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے۔ سب قریب قریب مل کر ٹھیریں اگر کسی پر آفت آوے دوسرے مدد تو کر سکیں۔ معاملہ اگر بوجہ قلت سوار یوں

۱۴۸۴ اذا سافرتم فی الغصب فاعطوا الابل من الارض اذا سافرتم فی السنۃ فروعاً علیہا سیروا اذا غفتم ہبل فاجتنبوا الطرق لما تظن ان الدواب ما دی الوہام باللیل ۱۴۸۵ لو علیم الناس ما فی الواحدة ما اعلم ما ما راكب ہبل واحدة ۱۲ بخاری ۱۴۸۶ السفر قطعہ من الغذا بئس احدکم یزمر وطعامہ وشرابہ فاذا قطعہ من وجبۃ فلیعین الی ۱۲ متفق علیہ ۱۴۸۷ علیکم بالدرجۃ فلا من تطوی باللیل ۱۲ ابو داؤد ۱۴۸۸ اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیزم واحدکم ۱۲ ابو داؤد ۱۴۸۹ من جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی البیس فرجی الضعیف ویرث ویدعوہم ۱۲ ابو داؤد ۱۴۹۰ وان تفرکم فی ہذہ الشاہب والادویۃ انما ذلکم من الشیطان ۱۲ ابو داؤد ۱۴۹۱ کنا یوم بدر کل ثلثۃ علی بصر نکان الیوا بابتہ وعلی ابن طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلانت اذا بابت عقیقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن شتی عنک قال انما باقوی منی وانا باعثنی من الاجر حکما ۱۲ شرح السنۃ

کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو انصاف کی رعایت ضروری ہے اپنے کو ترجیح نہ دے۔ قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عملہ آمد ضرور ہے گو سردار ہی کیوں نہ ہو۔ معاملہ ۱۔ اگر چلتے چلتے کوئی بات چیت کرنے کیلئے زیادہ ٹھہرنا ہو تو سواری سے اتر جانا چاہئے۔ اس پر بیٹھے بیٹھے گھنٹوں نہ بات کرتے رہیں۔ اس میں جانور کو تکلیف ہوتی ہے سواری قطع مسافت کے لئے موضوع ہے۔ معاملہ ۲۔ جب منزل پر پہنچ دو سہ کام پیچھے کر دو۔ پہلے جانور پر سے اسباب زین وغیرہ جدا کر دو۔ معاملہ ۳۔ اگر اللہ تعالیٰ فراغت کی سواری دے تو پیادہ چلنے والوں کو اس پر سوار کر دو۔ یہ نہیں کہ ان کے پاؤں میں تو چھپاے پڑ جائیں اور تم نام آدری کے لئے ان کو کوتل لے چلو۔ معاملہ ۴۔ جب مقابلہ غنیم کیلئے سفر کرنا ہو حتی الامکان اس کے پوشیدہ کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ لیکن اظہار میں مصلحت ہو تو اظہار کر دینا چاہئے معاملہ ۵۔ جو لوگ رٹنے، کے قابل نہیں یا ان کو لڑنا منظور نہیں جیسے بچہ، عورت، بڑھا، فردوز غمگار عالم، درویش کفار کا ان کو مقابلہ میں قتل کرنا منع ہے۔ معاملہ ۶۔ دشمن کو

۱۵۱ لا تتخذوا ظہور دوا بحکم مبارک انما سواکم تبسککم الی بلدکم لکن نوا بالغیہ الاشقی وجعل سکم الارض فاقضوا حاکمکم ۱۲ ابوداؤد ۱۵۲ عن اس قال کنا اذ ازنا منزل لانسح تنے نخل الرجال ۱۲ ابوداؤد ۱۵۳ من کان مع فضل ظہر فلیعده علی من لا ظہر لہ ۱۲ مسلم فاما اهل الشیاطین فقد راہتہا یخرج احکم نجیبات معہ قد اسمہا فلا یعلو العیر منہا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ ۱۲ ابوداؤد ۱۵۴ لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوہ الا دی بغیرہ حق کانت تک الغزوة تبوک الی قولہ مجلے المسلمین امرہم لیتا بہوا اہبہ غزوہم ۱۲ بخاری ۱۵۵ فقال قل لائل لا تقتل امراة ولا مریفا ۱۲ ابوداؤد فلا تقتلوا شیفا قایما ولا طفلا صغیرا ولا امراة ۱۲ ابوداؤد ۱۵۶ من آمن رسل علی نفسه فقد اعطى بواء العذر یوم البقیة ۱۲ شرح السنہ۔

امن دیکر بد عہدی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے معاملہ ایچی کو کبھی قتل نہ کرنا چاہئے۔ معاملہ اخفائے واردات جرم ہے معاملہ جو شخص کا فر علیہ پر ظلم کرے یا اس کے حقوق میں کمی کرے یا اس کو بے موقع تکلیف دے۔ یا اس کی ناراضی سے اس کی چیزیں جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اس پر دعویٰ دائر فرمائیں گے۔ معاملہ اگر جانور ذبح کرنا ہو تو چھری خوب تیز کر دو۔ اس کو ترسا کر مت مارو۔ گلا گھونٹنے میں جانور کو کس درجہ اذیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرمایا ہے۔

معاملہ کتا ایذا پہنچانے والا جانور ہے۔ غریب پر دیسی کی کس طرح ٹانگ لیتا ہے اور اس میں ایک نخصت ایسی بُری ہے کہ قومی ہمدردی نہیں۔ اپنی جسمی جنس کو دیکھ کر کس قدر ناراض ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بلا ضرورت اس کا پانا ممنوع قرار دیا گیا ہے معاملہ جانوروں کو باہم لڑانا جیسے مرغوں بکروں کو لڑاتے ہیں ممنوع کیا گیا۔ معاملہ اکثر اوقات شکار میں مشغول رہنا آدمی کو بیکار اور بد عقل کر دیتا ہے اپنے ضروری کاموں سے جاتا رہتا ہے

۱۵۷۹ دکنکنت قال رسولنا قتلکم قال عبد اللہ فضلت السنۃ ان الرسول لا یقتل ۱۲ احمد ۱۵۸۰ من یحرم حالانہ مثلہ ۱۲ ابوداؤد ۱۵۸۱ الامن ظلم معاہدا و انتقمیۃ اذ کلفہ فوق طاقت و خذہ شیانہ یزید نفس ۱۱ ۱۵۸۲ داؤد یحتم نا حنوا الذبح و لحد ا حکم شفرۃ و یرج ذبیحۃ ۱۲ مسلم ۱۵۸۳ من افتن کلما الکلب ماشیۃ اذ صار نقص من عملہ کل یوم قیراطان ۱۲ متفق علیہ ۱۵۸۴ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التوحیش بن ابیہائم ۱۲ ترمذی ۱۵۸۵ من تبع صید غفل ۱۲ ترمذی ۱۵۸۶

آداب معاشرت و خورد و نوش

ادب۔ اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو پھر اگر دل چاہے تو کھانا کھاؤ کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری دوسرے میں شفا ہے نہ ہریلے بازو کو اول ڈالتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جاوے گا۔ ادب بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو۔ اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی چیز خلکٹی طرح کا پھل، میوہ، شیرینی اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو اٹھاؤ۔ ادب جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلی سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ اور برتن میں اگر سالن بچے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ ادب اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھاؤ۔ مکہ مرت کر دیہ سگری نعمت ہے ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ ادب کھانا تو وضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ ادب اگر کھانا کم ہے اور آدمی

- ۱۵ اذا وقع الذباب في اناء احدكم فليغمضه ثم ليخرجه فان في احد جناحيه شفاء و في الآخر داء ۱۲ بخاری
 ۱۶ بسم اللہ وکل بیضیک وکل ما بیک ۱۲ متفق علیہ یا عکرمش کل من حیث شئت فانه غیر لون و احد ۱۲ ترمذی
 ۱۷ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأکل ثلاثاً اصابع و یقیق یدہ قبل ان یسبحا ۱۲ مسلم ان ابنی امر یقین
 ۱۸ اصابع و نصف و قال انکم لاتردون فی آتیه البرکۃ ۱۲ مسلم فاذا سقط من احدکم القمۃ فلیط ما کان بہا
 ۱۹ من اذی ثم یأکلها ۱۲ مسلم قال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم لا کل منکما ۱۲ بخاری ۱۵ طعام الواحد کیف
 ۱۶ الاثنین کیف الاربعۃ کیف الثانیۃ ۱۲ مسلم ۱۴

زیادہ ہیں سب آدھا آدھا پیٹ کھاؤ۔ یہ نہیں ایک تو سیر ہو کر کھاوے دوسرا
پیٹ پیتا پھرے اور پیٹ کچھ اور انگوڑ مٹھائی وغیرہ اس قسم کی چیزیں اگر کئی
آدمی مل کر کھاویں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھاوے۔ دو دو ایک دم سے
لینا بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے۔ اور پیٹ پیاز لہسن خام یا اور کوئی بدبودار
چیز کھا کر جمع میں مت جاؤ۔ لوگوں کو تکلیف ہوگی اور پیٹ جنس روزانہ ناپ
تول کر لپکاؤ۔ زنانہ ہند کی طرح اندھا دھند مت اٹھاؤ کہ آٹھ دن کی جنس
چار ہی دن میں تمام ہو جاوے لیکن بچے ہوئے کو مت ناپو تولو۔ اس میں بے
برکتی ہوتی ہے۔ اور پیٹ کھانے سے فارغ ہو کر اپنے رزاق کا شکر بجالاؤ۔
اسی طرح پانی پینے کے بعد۔ اور پیٹ کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھوؤ
کلی کرو۔ اور پیٹ بہت جلتا کھانا مت کھاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے
اور پیٹ مہمان کی خاطر داشت و مدارات کرو۔ ایک روز کسی قدر تکلف کا
فصل دو تین دن تک اس کا حق مہمانی ہے۔ مہمان کو زربا نہیں کہ میزبان کے
گھر جم ہی جاوے کہ وہ تنگ آجاوے اور پیٹ کھانا سب مل کر

کے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل من التمرین حتی یتاذن اصحابہ ۱۲ متفق علیہ
من اکل ثوبا و ایتلا فلیقبر لنا ۱۳ متفق علیہ ۱۴ کیلوا طعاکم یبارک لکم فیہ ۱۵ البخاری عن عائشہ ۱۶ انما قالت توفی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر قالت فکلفہ ففعل ۱۷ ان اللہ نعم البصر علی عبد کل اللکۃ فیخبر علیہا و یشرب الشرۃ
فیخبر علیہا ۱۸ سلم ۱۹ بکرم الطعام الوفور قبلہ الوصور بعدہ ۲۰ ترمذی ۲۱ عن اسماء بنت ابی بکر انہا کات اذا انتبت بشریہ
امرت بہ ففعلت حتی تذهب نورة و عاتہ و تقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہوا عظم لیکرۃ ۱۲ دارمی ۱۳
من کانت یومن باللہ والیوم الآخر فاکرم خیفہ جائزۃ یوم و لیلۃ و الضیافۃ ثلثۃ ایام فابعد ذلک فهو صدقۃ و لا یکل لسان نبوی
عندہ حتی ینخرجه ۱۴ متفق علیہ ۱۵ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ناکل و لا یشبع
قال فلیکم تشرون ۱۶ لوانتم قالوا فاجتمعوا علی طعاکم و ذکر داء اسم اللہ تبارک لکم فیہ ۱۷ ابو داؤد ۱۸

کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔ **ادب** جب کھانا کھا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوادو خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلاف ادب ہے اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو۔ کہیں تمھارے اٹھنے سے وہ بھوکا نہ اٹھ کھڑا ہو اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے عذر کر دو۔ **ادب** مہمان کو گھر کے دروازے تک پہنچانا سنت ہے **ادب** پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کر لو۔ اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔ **ادب** بہ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو، جس سے دفعتاً زیادہ پانی آجھلنے کا احتمال ہے یا اندیشہ ہے کہ اس میں سے کوئی سانپ بچھو نہ آجائے **ادب** بہ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو **ادب** بہ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے **ادب** پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو پھر اپنے داہنے والے کو۔ اسی طرح دور ختم ہونا چاہیئے **ادب** بہ کنارہ ٹوٹے

۱۱۱۱ اذا صنعت المائدة فلا تقوم رجل حتى ترفع المائدة وليرفع يدان شيع حتى يفرغ القوم وليعذر فان ذلك نهي جليله فيقبض وعسى ان يكون له في الطعام حاجته ۱۱۲ ابن ماجه ۱۱۳ من استدان يخرج الرجل مع ضيقه الى المائدة ۱۱۴ ابن ماجه ۱۱۵ لا تشربوا خمر البعير ولكن اشربوا ثمنه وثلاث دنانير اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم ۱۱۶ ترمذي ۱۱۷ رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يفيض في النار ۱۱۸ ابو داود ۱۱۹ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من في الشمار متفق عليه ۱۲۰ ابن ابي شيرب الرجل قائما ۱۲۱ مسلم ۱۲۲ ولا تشربوا في آية الزمب والافقه ولا تاكلوا في صحافنا ۱۲۳ متفق عليه ۱۲۴ الاميون الا فتيما ۱۲۵ متفق عليه ۱۲۶ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من ثلثة القدح ۱۲۷ ابو داود ۱۲۸

و امینی آستین پہلے پہنوعلی ہذا۔ ادب :- کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس صرح
شکر یہ ادا کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ کَسَانِیْ هَذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا ثَوَدَ۔

ادب :- امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے عمدہ
پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگما دے
اس کو پرانا نہ سمجھے۔ ادب :- کپڑے میں نہ اس قدر زینت و اہتمام کرے
کہ انگشت نما ہونے لگے کہ ریا اور تکبر ہے اور نہ بالکل بد حیثیت میلان گذارے
کہ نعمت کی ناسکری ہے سادگی کے ساتھ تو سطر رکھے ادب :- اپنی وضع
چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے عیساکہ
مرد کو انگیا لینگے کے پہننے سے جو کہ عورتوں کی وضع ہے۔ ادب :- عورت کو
باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنا ہے۔ ادب :- اگر تانا ریشم کا اور باناسوت کا ہو
تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ادب :- مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے۔
البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں مگر ساڑھے چار ماشہ سے کم ہونا چاہیئے

۳۹ وان بس ثواب قال الحمد للہ الذی کسانى ہذا ورزقنی من غیر حول منى ولا ثوة فخر له ما تقدم من ذنبہ وما اخر
۱۲ البودادۃ ۳۵ ایک دیجا ستہ ان زیارہ لا یتفقہ ثواب حق ترغیہ ۱۲ ترندی ۱۳۵ ان البداءۃ من الایمان ۱۲
الودادۃ ۱۲ بس ثواب شہرہ فی الدنیا اللہ ثواب عندہ یوم النیمۃ ۱۱۲ احمد وابن ماجہ ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ
علی عبدہ ۱۲ ترندی ۱۳۵ من تشبہ بقوم فہو ہم ۱۲ احمد والبودادۃ ۳۳ ان اسما بنت بانی بکر خلعت علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و علیہا ثیاب فاعرض عنہا ۱۲ البودادۃ ۳۵ عن ابن عباس قال انما ہنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الثوب الصمت من الحریر فاما الخم وسدر الثوب فلا بأس بہ ۱۲ البودادۃ ۳۵ وعن تختم الذہب ۱۲
مسلم قال من ورق ولاتہ مثقالا ۱۲ ترمدی ۴ ۴ ۴ ۴ ۴ ۴

ادب:۔ بجز زیور جیسے گھنگرہ وغیرہ پہننا ممنوع ہے۔ ادب:۔ جوتے کئی کئی جوڑے رکھا کر۔ اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں۔ داہنے پاؤں میں الٹا پہنوا اور آٹارنے میں پہلے بائیں سے اتار د۔ ادب:۔ جوتا پہننے میں اگر ہاتھ کام لینا پڑے مثلاً تنگ ہے یا تسمہ وغیرہ باندھنا ہے تو کھڑے ہو کر مت پہنو۔ ادب:۔ جہاں جوتہ چوری جانے کا ڈر ہو تو اٹھا کر اپنے پاس رکھو، ادب:۔ یہ چیزیں فطرتِ سلیمہ کا مقتضا ہیں۔ ختنہ کزنا، زیر ناف ک بال لینا، بیس کٹانا، ناخن کٹانا، بھل کے بال لینا، اور چالیس روز سے زیادہ بال و ناخن کو چھٹنے کی اجازت نہیں۔ ادب:۔ سفید بالوں کو خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیلہ خضاب سے مانعت آئی ہے۔ ادب:۔ مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس اور شکل و صورت بنانا حرام ہے ادب:۔ کسی کے بال مل کر اپنے بال بڑھانا اور بدن گوذا حرام ہے اور موجب لعنت ہے۔ رسم اور زعفران کا رنگا کپڑا پہننا مرد کے لئے ممنوع ہے۔ ادب:۔ ڈاڑھی

۱۱۱۱ عن ابن الزبیر ان مولانا لیم ذہبت لایمة الزبیر لے عمر بن الخطاب و فی ریلھا اجر، قطعھا عمر قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع کل جرس شیطان ۱۱۲ ابو داؤد ۱۱۳ استکثروا من النعال ۱۱۴ سلم اذا انقل بدکم نجا، بدایا یمنی و اذا نزع قدیہ یا شمالا ۱۱۵ متفق علیہ ۱۱۶ عن نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتغسل الرجل قاءا ۱۱۷ ابو داؤد ۱۱۸ عن ابن عباس قال من استنہ اذا لبس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعھا بجنبیہ ۱۱۹ ابو داؤد ۱۲۰ الخضر من النعال ۱۲۱ والا ستجدہ و فی اشار ۱۲۲ و تعلیم الاخفاء و ذنوب الابطال متفق علیہ ۱۲۳ عن انس قال دعت نانی قس اشار ۱۲۴ و تعلیم الاخفاء و ذنوب الابطال و طوق الخائف ۱۲۵ لا تشرک اکثر من الاربین لیلة ۱۲۶ سلم ۱۲۷ عن ابن الزبیر بانہ اراد ان یشاہد من النمار بالرجال ۱۲۸ ناری ۱۲۹ عن ابی الدرداء عن عائشة و الوائمه و المستوی ۱۳۰ متفق ۱۳۱ عن علی قال نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی بنی صلی اللہ علیہ وسلم ان تیر غفر المرء ۱۳۲ متفق علیہ ۱۳۳ اعقوا الحی ۱۳۴ متفق ۱۳۵ لایہ کان یا نذ من یخیر من عرضا و طولھا ۱۳۶ ترمذی ۱۳۷

گٹنا جب مٹھی سے زائد نہ ہو منع ہے البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا ہوا س کو برابر کرنے میں مضائقہ نہیں، ادیش :- اگر سر پہ بال ہوں تو ان کو دھوئے رہو گنگھی کرتے رہو۔ تیل لگا لیا کرو۔ اسی طرح ڈاڑھی مگر ہر وقت گنگھی چوٹی میں ہونا دہیات بات ہے ادیش :- اگر بال سفید ہونا شروع ہو جاویں تو ان کو اکھاڑ کر نکالو مت۔ ادیش :- لڑکوں کا سر منڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔

ادیش :- عورت کے لئے بہتر ہے کہ ہاتھوں کو مہندی لگائے اور کچھ نہیں تو چمن ہی کو لگائے۔ ادیش :- سرمہ سوتے وقت تین تین سلاخیاں دونوں آنکھوں میں لگا لیا کرو ادیش :- گھر کو صاف رکھو بلکہ گھر کے ردیروں کو بھی صاف رکھو تاکہ جمع مت کرو۔ ادیش :- چوسہ زنجیفہ، شطرنج وغیرہ کھیلنا، کبوتر اڑانا، راگ باج میں مشغول رہنا یہ سب ممنوع ہیں۔

۱۴۶ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر من راسہ و تشریح بحیثہ شرح استہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل الاغارہ ترعدی بکفہ لا تقفوا شیب فانه نور العلم ۱۲ ابوراد و ۱۳۵ عن عبد اللہ ابن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبل آل جعفر فاشام اہم فقال لا تلبوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا بی فی فحی ناکاتا افرخ فقال ادعوا الی الحلاق فامرہ فخلق رؤسنا ۱۲ ابوراد و دناسی ۱۳۵ لو کنت امرۃ لفریت انما کرانیت بالخیال ۱۲ ابوراد و ۱۳۵ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان منہ مکملۃ یحلی بہ اہل یمۃ ثلاثۃ فی ہرہ ۱۲ ابوراد و ۱۳۵ ان اللہ طیب یحب الطیب طیف یحب النظا فہ کریم یحب الکریم ہوا یحب الجواد فینظفوا اقیتم ولا تہوا بالہود و ۱۳ ترندی ۱۳۵ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصا دیر ۱۲ متفق علیہ ۱۳۵ من لب بالزود فقد عیش اللہ و رسولہ ۱۲ احمد و ابوداؤد و ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یمنی حمانۃ فقال شیطان یمنی شیطانہ ۱۲ ابوراد و دامرنی ربی یحی المعارف و المعارف ۱۲ احمد + + + + +

ط

اوپ :- دوا دارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے **اوپ** مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ **اوپ** حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو۔ **اوپ** :- خلاف شرع تعویذ گنڈا ٹوٹکے ہرگز استعمال مت کرو **اوپ** نظر بگاڑ لگجاوے جس کی نظر لگنے کا احتمال ہو اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہینوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موضع دھوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کی نظر لگی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جاوے گی **اوپ** :- حتی الامکان معدے کی اصلاح و حفاظت کا اہتمام کرو۔ تمام بدن درست رہتا ہے۔ اور اگر معدے میں بگاڑ ہو تو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے **اوپ** جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں مبتلا ہو اس کیلئے بہتر ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ ان تکلیف دینا نہ پہنچے۔ **اوپ** :- بیدگونی وغیرہ کا نانا ایک قسم کا شرک ہے **اوپ** :- بنجوم

۵۵۹ یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع دارا لادفع لہ شفاء ۱۲ احمد و ترمذی ۵۶ لا تکرہوا مضامکم علی الطعام فان اللہ یطعمکم و یسقیکم ۱۲ ترمذی ۵۷ لا تداووا بحرام ۱۲ ابو داؤد ۵۸ الزنی دانہ نام و التوتہ شرک ۱۱ ابو داؤد ۵۹ رانی عامر بن ربیعہ سہل بن خنیف الی قولہ علیہ السلام البرکت علیا عقیل غفل لہ عامر و جہد دیدید مرقیہ دکنقیہ و اطراف رجبیہ دنا غلہ ازارہ فی قدح ثم صیب علیہ فرج مع اناس یس بالیاس ۱۲ شرح السنۃ ۱۳ العتہ حوض البدن و العروق البہا و الاداء فاذا صحت المدة هورت العروق بالصحۃ و افاقہدت المدة صدرت العروق بالاسقم ۱۴ یقنی ۱۵ کان فی ذہب بنی ثقیف رجل جردوم فارسل الیہ النبی علیہ السلام و سلمنا قبا لینیانک فاربع ۱۶ سلم ۱۷ الطیرۃ شرک ۱۲ ابو داؤد ۵۹ فلانا تو الکلبان و قال کان نسی من الانبیاء یخط من و اخط خط فذک ۱۸ سلم من اقبس علماء من البنجوم ۱۹ تس شعبۃ من اسحر نادا زلوا ۱۲ ابو داؤد و ابن ماجہ ۶۰

درمل اور سہزاد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

نواب

ادب :- اگر دشت ناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار تمسکار و زدار تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اسکو بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہو گا۔ ادب :- اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو عاقل ہو یا درست ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے کیونکہ اکثر تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔ ادب :- جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بڑا سخت گناہ ہے۔

سلام

ادب :- باہم سلام کیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ادب :- سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو جو مسلمان مل جاوے اسکو سلام کر دو۔ ادب :- سوار کو پیا ہے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر زیادہ عمر والے کو ادب :- جو

۱۶۱ اذا راى احدكم الرويا بغيرها فليصق عن يارہ ثلثا ويستغفر الله من الشيطان ويستجول عن غلبه الذي كان عليه ۱۶۲ سلم ولا يحدث بها احدا فانه لا تقوى ۱۶۳ تنفق عليه ۱۶۴ الرويا على ربل طائر ما لم تبرز فاذا عبرت وقتت واجبة قال ولا تقصها الا على وادى ودى لای ۱۶۵ ابو ۱۶۶ ان من افرى الفرى ان ير الربل عينيه ما لم تريا ۱۶۷ بخارى ۱۶۸ الا اولكم على شئ اذا فنتوه ستم اتم افشا ۱۶۹ لام حکیم ۱۷۰ سلم ۱۷۱ و تقرب السلام على من عزت و على من لم تصرف ۱۷۲ تنفق عليه ۱۷۳ سلم لراكب على الماشى والاشا على القاعد والليل على الكثير ۱۷۴ تنفق عليه ۱۷۵ سلم الصغير على الكبير ۱۷۶ بخارى ۱۷۷ ان اولى الناس بالله من بد بالسلام ۱۷۸ ترصدی ۱۷۹

شخص ابتدا اسلام کرتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے اور اگر کسی شخص میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دیدے بس ہے۔

استیذان

اور اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدون اطلاع و اجازت کے اس مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور میں بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے ملنے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے اس کے پاس جانے کیلئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ اور اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتلاؤ کہ زید ہے مثلاً

مُصَافَحہ و مُعَالَفَہ و قِیَام

اور اگر مصافحہ کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور محبت سے معافہ کرنے میں کچھ مصافحہ نہیں۔ البتہ بشوہ حرام ہے۔

۱۔ بحری عن الجماعۃ اذا مروا ان سلیم اعدہم و بحری عن الجولس ان یرد اعدہم ۲۔ یعنی مرفوعاً ۳۔ لا تدعوا بیوتاً غیرہم توکم حتی تستانسوا و تسلموا علی اہلبہا الایۃ اذا استاذن احدکم لم یؤذن له فیخرج ۴۔ متفق علیہ ان جلالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی اخی فقال نعم ۵۔ مالک ۶۔ عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فرقت الباب فقال من ذاعتلت انا ذال انا انا کانہا ۷۔ متفق علیہ ۸۔ فصاحت فنادیہا یس ۹۔ مالک ۱۰۔ واما ان اذا الصائم من بینہما ذاب لا یسقط ۱۱۔ یعنی شکہ عن ابی ذرری الحدیث الطویل خاترہ ۱۲۔ ابو داؤد

ادب: کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں مگر اس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہئے یہ کفار کی مشابہت ہے کہ سردار بیٹھا رہے اور سب حشم و خدام دست بستہ کھڑے رہیں۔ یہ بکتر کا شعبہ ہے البتہ جہاں زیادہ بے تکلفی ہو کہ بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہو تو نہ اُٹھے

بیٹھنا، لیٹنا، چلنا

ادب: ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے البتہ اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں۔ ادب: بن ٹھن کر اترتے ہوئے مت چلو ادب: چار زانو بیٹھا اگر براہِ تکبر نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ ادب: اُلٹے مت لیٹو ادب: ایسی چھت پر مت سو جس میں آڑ نہیں شاید لرھسک کر گر پڑو۔ ادب: کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔ ادب: عورت اگر بضرورت باہر نکلے تو شرک کے کنارہ کنارہ چلے۔ بیچ میں نہ چلے۔

۱۷۷۷ قوماً الی سیدکم متفق علیہ من مرفوعان تمیل لہ الریال قیاماً فلیتوہ قدوہ من النار ۱۲ ترمذی عن ابن قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا لامدہ لم یقولوا لایعلمون من کراہتہ ذلک ۱۷ ترمذی ۱۷۷۷ لا یتسلقن ۱۸ مکرثم یضع احدی ریحہ علی الاخری ۱۲ مسلم رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجبہ متقیاً واهما احدی قدوہ علی الاخری ۱۷ متفق علیہ ۱۷۷۷ لا تمشی فی الارض مرحاً الا یتبعہا رجل متبحر فی یدین وقد اعقبہ نفسہ تخف بہ الارض ۱۷ متفق علیہ ۱۷۷۷ کان ابنی صلی اللہ علیہ وسلم ذابضاً بالقرین فی مجلس حتی تطلع الشمس ابوداؤد ۱۲ ۱۷۷۷ کان ابنی صلی اللہ علیہ وسلم جالساً علی بطنہ فقال ان ہذہ صحتہ لایحی اللہ ۱۲ ترمذی ۱۷۷۷ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یام الرجل علی سطح لیس یحجور علیہ ۱۲ ترمذی ۱۷۷۷ اذا کان احدکم فی النقی فقلص عنہ الفکل فصار یقفہ فی الشمس ویقفہ فی الظل فلیقم ۱۷ ابوداؤد ۱۷۷۷ استأخرن فانیس لکن ان تحقیق الطريق ۱۲ ابوداؤد۔

آداب مجلس

ادب ۱۔ بے ضرورت لبِ شرک مت بیٹھو۔ اور اگر بضرورت سہراہ بیٹھنا ہو تو ان امور کا لحاظ رکھو۔ نامحرم کو مت دیکھو کسی راہ چلنے والے کو تکلیف مت دو نہ اس کا راستہ تنگ کرو جو شخص سلام کرے اس کا جواب دو۔ نیک بات بتلاتے رہو بری بات سے منع کرتے رہو۔ اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو اٹھ کر مدد کرو کوئی راہ بھول گیا ہو اس کو راہ بتلا دو۔ اگر کسی کو سوار ہونے میں یا اسبابِ لادنے میں معین کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو۔ **ادب ۲۔** کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ مت بیٹھو **ادب ۳۔** جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جاوے اور پھر جلدی واپس آکر بیٹھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ جگہ اسی کا حق ہے دوسرے شخص کو وہاں نہ بیٹھنا چاہیے۔

ادب ۴۔ صدر مجلس کو مناسب ہے کہ اگر کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھنا ہو اور پھر آکر بیٹھنا منظور ہو تو اٹھتے وقت کوئی چیز رومال عمامہ وغیرہ وہاں چھوڑے تاکہ حاضرین کو معلوم ہو جاوے **ادب ۵۔** جو دو شخص قصدِ مجلس میں ایک جگہ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں بلا ان کی اجازت کے مت بیٹھو۔

۱۴۴۱ھ یا کم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ ماذا من جمالتا یحدث فیہا قال فاذا لا یتیم الا لایمس علیہا الطریق حقہ قالوا ہا حق الطریق یا رسول اللہ قال غص البصر وکف الادی ودر السلام والام بالمعروف والنہی عن المنکر متفق علیہ وتفسیر المعروف وتمدد النعال ۱۲ ابوداؤد وداغان علی الخ ۱۲ شرح السنۃ ۴۴۱ لا یتیم الرجل الرجل من مجلس ثم یبکی فیہ ۱۲ متفق علیہ ۴۴۲ من قائم من مجلس ثم رجع الیہ فہو احق بہ ۱۲ مسلم ۴۴۳ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسا حوله فقام فاراد الرجوع نزع ثوبہ او بعض ما یكون علیہ فیرف ذلک اصحابہ فیتقیون ۱۲ ابوداؤد ۴۴۴ لا یکل الرجل ان یفرق بین اثین الا باذنہما ۱۲ ترمذی ۴۴۵

ادب^{۸۹}۔ جو شخص تم سے ملنے آوے تم کو چاہئے کہ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ، گو مجلس میں گنجائش ہو اس میں اس کا کرام ہے۔ ادب^{۹۰}۔ نہ کسی کی پشت کی طرف بیٹھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو ادب^{۹۱}۔ جب مجلس میں جاؤ جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ یہ نہیں کہ تمام حلقے کو بچاند کر ممتاز جگہ پہنچو۔ ادب^{۹۲}۔ چھینکنا راحت بخش چیز ہے۔ بعد چھینکنے کے الحمد للہ کہے سننے والا یرحمک اللہ کہے۔ پھر چھینکنے والا اس کو کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ ادب^{۹۳}۔ جب کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہوں پھر یرحمک اللہ کہنا ضرور نہیں۔ ادب^{۹۴}۔ جب چھینک آوے تو منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لے اور پست آواز سے چھینک لے ادب^{۹۵}۔ جائی کو حتی الامکان روکنا چاہئے۔ اور اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لینا چاہئے۔ ادب^{۹۶}۔ بہت زور سے مت ہنسوا ادب^{۹۷}۔ مجلس میں ناک بھویں چڑھا کر مت بیٹھو۔ حاضرین سے ہنستے بولتے رہو۔ ان میں ملے جلے رہو جس قسم کی باتیں ہوں ان میں شریک رہو بشرطیکہ خلاف شرع کوئی بات نہ ہو۔

۸۹۔ دخل رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد فاعذہ فخرج لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان لیسوق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسلم لوقاذا ذلہ ان تیرجیخ لہ ۱۰ بیہقی ۹۰۔ عن حدیث قال ملعون علی سان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تعد وسط الحلقۃ ۱۲ ترمذی ۹۱۔ عن جابر بن سلمۃ قال کنا اذا آمینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث یشئ ۱۲ ابوداؤد ۹۲۔ اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ویقل لا اواءہ واصحابہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ۱۲ بخاری ۹۳۔ قال لہ فی ان اللہ انہ کریم ۱۲ ترمذی ۹۴۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس عطل وجہہ بیدہ وثنوہ ففی ہما متو ۱۲ ترمذی ۹۵۔ فاذا ثوب احدکم ففیہ وہ ۱۲ استطاع ۱۲ بخاری اذا ثاب احدکم فلیسک بیدہ علی فمہ ۱۲ مسلم ۹۶۔ انما کان فیہم ۱۲ بخاری ۹۷۔ فکانوا یتمدنون فی امر الجالیۃ فیطیعون ویتقیمن صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ مسلم ۱۲۔

ادب متفوق

ادبِ مسلمان کے مسلمان پر یہ حقوق ہیں۔ جب ملے سلام کرو۔ پکارے تو جواب دو دعوت کرے تو قبول کرو اور چھینکے تو یرحکم اللہ کہو، جب اس نے الحمد للہ کہا ہو، بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔ مرجائے تو اس کے جنازہ کے ہمراہ جاؤ اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کے لئے پسند کرو۔ ادبِ اپنے گھر جا کر گھر والوں کو سلام کرو ادبِ خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو۔ ادبِ لکھتے لکھتے اگر کچھ مضمون سوچنے لگو قلم کان میں رکھ لیا کرو۔ اس سے مضمون خوب یاد آتا ہے ادبِ اپنے چھوٹے بچوں سے پیار محبت کرنے میں بھی ثواب ہے، ادبِ دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ مت پوچھو، البتہ اگر اس کو ناگوار نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مثلاً وہ تمہارا ہی دیا ہوا کپڑا پہن رہا ہے ایسی صورت میں غالباً اس کو ناگوار نہ ہوگا۔ ادبِ مجلس میں کسی کی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔ ادبِ جس سے ملو کشادہ روئی

[illegible]

سے ملو کہ تبسم مناسب ہے تاکہ وہ خوش ہو جاوے اور آپؐ: سب سے اچھا نام
عبداللہ اور عبد الرحمن ہے اور آپؐ: نہ ایسا نام رکھو جس سے فخر و دعویٰ پایا جاوے
نہ ایسا جس کے برے معنی ہوں اور آپؐ: بندہ حسن، بندہ حسین وغیرہ نام مت رکھو
اور آپؐ: زمانے کو برا مت کہو۔ کیونکہ زمانہ تو کچھ نہیں کر سکتا وہ بات نعوذ باللہ اللہ
کی طرف پہنچتی ہے اور آپؐ: افواہی باتوں کی حکایت کرتے وقت اکثر کہا جاتا ہے
کہ لوگ یوں کہتے ہیں اور سننے والا اس کو معتبر خبر جانتا ہے اس لئے اس کہنے سے
محافطت آتی ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں۔ غرض بلا سند بات نہ کہے۔ اور آپؐ: یوں
نہ کہو کہ اگر خدا چاہے اور فلاں شخص چاہے یا یہ کہ اوپر خدا نیچے تم بلکہ یوں کہو کہ اگر
خدا چاہے پھر فلاں چاہے اور آپؐ: ذائق و فجار کے لئے زیادہ تعظیمی الفاظ
مت کہو۔ اور آپؐ: برا شر تو برا ہی ہے مباح اشعار میں بھی اس قدر مشغولی بری
ہے جس سے دین و دنیا کی ضروریات میں ہرج ہونے لگے اور اسی دھن ہو جاوے
اور آپؐ: باتیں بہت تکلف سے چاہا کر مت کرو۔

کتابہ ان احب اسماء الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن ۱۲ مسلم ۱۱۱۱ عن زینب بن سلمۃ قالت سمیت برة فتال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزکوا انفسکم اللہ اعلم بابل البرکم موبار زینب مسلم عن ابن عمر بن قنانت لعمری قال لما
ماضیہ فاما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملہ ۱۲ مسلم ۱۱۱۱ لا یقولون احدکم عبدا وادتی کلکم عبد اللہ دلی نسا کہم اما اللہ
۱۲ مسلم ۱۱۱۱ لا یسب احدکم الدہر فان اللہ موالدہر ۱۲ مسلم ۱۱۱۱ عن ابی معود الانصاری قال الا انی عبد اللہ اذ قال ابو
عبد اللہ لابی معود سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ یقول یس مطیۃ الریح
۱۲ ابو داؤد ۱۱۱۱ لا تقولوا ما شاء اللہ وکن قولوا ما شاء اللہ ثم ما شاء اللہ ان ۱۲ ابو داؤد ۱۱۱۱ لا تقولوا لا یفان
سید فانه ان یک سید فقد اسخطکم ربکم ۱۲ ابو داؤد ۱۱۱۱ لان سلی جوف ریح فی جابر بن خیر من ان تملی شعرا ۱۲
متفق علیہ ۱۱۱۱ بلک الشکون فالہا ثلثا نام مسلم ۱۱۱۱

نہ کلام میں زیادہ مبالغہ کر دے۔ ادب :- اپنے وعظ پر خود عمل نہ کرنے کا بڑا وبال ہے ادب کلام میں توسط کا لحاظ رکھے۔ نہ اس قدر طول کرے کہ لوگ گھبرا جائیں نہ اس قدر اختصار کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے ادب :- جس طرح عورت کو احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب رکھے کیونکہ رقیق اقلب ہوتی ہیں ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ ادب :- گانے بجانا کاشغل قلب کو خراب کر دیتا ہے کیونکہ نفوس میں نجس غالب ہے اور گانے بجانے کی کیفیت موجودہ کو حرکت و قوت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ مقدمہ حرام کا حرام ہے۔

حفظ لسان

ادب :- مزن بے تاہل بگفتار دم نہ نکو گوئی گمردیر گوئی چہ غم بعض اوقات سرسری طور پر ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ جہنم میں لیجاتی ہے جب سوچکر بولو گے اس آفت سے محفوظ رہو گے۔ ادب :- گالیاں دینا فاسقوں کا کام ہے

۱۱ قال ہؤلاء خبائر انک الذین یقولون لا یفعلون ۱۲ ترمذی ۱۳ لقد رأیت ادمرتان ان تجوز فی القول فان رجلاً منہما ۱۴ ابوداؤد ۱۵ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد یقال لہ انجشہ وکان احسن الصوت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشہ لا تحسر القواریر قال قادمہ یعنی منقذہ الناس ۱۶ متفق علیہ ۱۷ الفنا ربیبہ الاتفاق فی القیب کا نیت المال الزرع ۱۸ بیہقی قال ابن عمر کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت برع ففزع ش ما صنعت قال ما فزع دکت فاذا ک منیر ۱۹ احمد و ابوداؤد ۲۰ لک علیک لک ۲۱ ترمذی ۲۲ ان العید تسکیم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالایہود یہاں جہنم ۲۳ بخاری ۲۴ باب المؤمن فسوق ۲۵ متفق علیہ ۲۶

ادب^{۱۲۱}: کسی کو فاسق، کافر، ملعون، خدا کا دشمن، بے ایمان مت کہو اگر وہ شخص ایسا نہ ہوگا تو یہ سب چیزیں لوٹ کر کہنے والے پر پڑیں گی۔ اسی طرح پر یہ کہنا کہ فلا نے پر خدا کی مار، خدا کی ٹھسکار، خدا کا غضب پڑے، یا دوزخ نصیب ہو، خواہ کسی آدمی کو کہا جاوے یا جانور کو یا کسی بے جان چیز کو۔ ادب^{۱۲۲}: اگر کوئی تم کو سخت کلمہ کہے اسی قدر تم بھی کہہ سکتے ہو۔ اور زیادتی کرنے میں پھر تم گنہگار ہو گے۔ ادب^{۱۲۳}: اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے لوگوں میں بڑی غفلت ہے گناہوں پر بڑی جرات ہے۔ و نحو ذلک۔ اگر یہ بات تأتفا و شفقا کہی جاوے مضافہ نہیں ادا اگر براہ خود پسندی و خود بینی کہا جاوے تو یہ اول اسی الزام کا مورد ہے جو اوروں پر عائد کر رہا ہے۔ ادب^{۱۲۴}: دو رویہ پن کبھی مت کرو کہ جیسوں میں گئے دیے ہی باتیں بنانے لگے بقول شخصے جنا پر گئے جنا داس، گنگا پر گئے گنگا داس۔ ادب^{۱۲۵}: چغلی خوری ہرگز مت کرو۔ ادب^{۱۲۶}: سچ بولو۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔ البتہ دو شخصوں میں مصالحت کرانے کے لئے جھوٹ بولنے کا مضافہ نہیں۔ ادب^{۱۲۷}: کسی کے

۱۲۱ لا یرى رجل رجلاً بالنسوق ولا یرى بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحب کذک ۱۲۲ البخاری من ماجلہ کفر
او قال عدو اللہ لیس کذک لا عار علیہ ۱۲۳ متفق علیہ لما عثر علیہ اللہ ولا یغضب اللہ ولا یحییم ۱۲۴ ترمذی عن ابن عباس
ان رجلاً مازعہ الزک زاده فعلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعنوا فانما مامورۃ وانه من شیء لیس لہ
بالم رجیۃ العبد علیہ ۱۲۵ ترمذی ۱۲۶ متنبان ما قال لا فی الباری ما یقید المظلوم ۱۲۷ مسلم ۱۲۸ اذا قال الرجل ملک
اناس فہو ملککم ۱۲۹ مسلم ۱۳۰ سجدون شر اناس یوم الیقین ذوالوجہین الذی یا قیلولہ و یوجد و یولہ و یوجہ ۱۳۱
متفق علیہ ۱۳۲ لا یصل الخیر تمام ۱۳۳ مسلم ۱۳۴ علیکم بالصدق وایاکم الذکذب ۱۳۵ متفق علیہ ۱۳۶ عن ابی جوفہ
قال انی رآی رجلاً علی رجل عبد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویک قطعہ عنی انیک مثلاً من کلان ملک ما حال
ممانہ فلیقل احب فلانہ اللہ حیوان کلان ان یرى انہ کذک ولا یرى علی اللہ احد ۱۳۷ متفق علیہ ۱۳۸ ۳

منہ پر خوشامد سے اس کی تعریف مت کرو۔ اسی طرح اگر غائبانہ بھی تعریف کرنا ہو تو اس میں مبالغہ اور یقینی دعویٰ مت کرو کیونکہ حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے بلکہ یوں کہو کہ میرے علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اس وقت کہو جب اس کو اپنے علم میں دیا سمجھتے بھی ہو اور ^{۱۲۹} **اوپ** :- غیبت کبھی مت کرو اس سے علو گناہ کے ذیوی طرح طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں اور حقیقت غیبت کی یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو اگرچہ وہ بات اس کے اندر موجود ہی ہو۔ اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو وہ غیبت سے بھی بڑھ کر بہتان ہے۔ اور ^{۱۳۰} **اوپ** :- اگر اتفاقاً غلبہ نفس و شیطان سے کوئی معصیت سرزد ہو جاوے تو اس کو گاتے مت پھر دو۔ اور ^{۱۳۱} **اوپ** :- بحث و مباحثہ میں کسی سے مت الجھو جب دیکھو کہ مخاطب حق بات نہیں مانتا تو خاموش ہو جاؤ اور ناحق سخن پروری تو بہت ہی بری ہے۔ اور ^{۱۳۲} **اوپ** :- محض لوگوں کے ہنسنے کیلئے جھوٹی باتیں بنانے کی عادت مت ڈالو۔ اور ^{۱۳۳} **اوپ** :- جس کلام سے نہ کوئی دنیوی فائدہ ہو نہ دینی اس کو زبان سے مت نکالو۔ اور ^{۱۳۴} **اوپ** :- اگر کسی

^{۱۲۹} عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اندرون النیبۃ قالوا اللہ ورسولہ علم قال ذکرک اذاک بما یرکہ قیل فرأیت ان کان فی انحی اما قول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اعتبہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد ہتہ ^{۱۳۰} سلم ^{۱۳۱} من المجادلۃ ان یعل الرجل باللیل علماً ثم یصبح وقد سرہ اللہ فیقول یا فلان علقت البادرۃ کذا وکذا ^{۱۳۲} متفق علیہ ^{۱۳۳} من ترک الکذب دہو باطل نبی لہ فی ریحۃ الجنة ومن ترک ما دہو الحق نبی لہ فی وسط الجنة ^{۱۳۴} ترمذی ^{۱۳۵} من حسن اسلام المرء ترک ما لا یحسنہ ^{۱۳۶} مالک ^{۱۳۷} من غیر فہاء بذنب لم یت حتی یرسلہ ^{۱۳۸} ترمذی ^{۱۳۹} ۱۲

شخص سے کوئی خطا گناہ ہو جاوے اس کو دسوزی سے نصیحت کرنا تو اچھی بات ہے مگر محض اس کی تحقیق کی غرض سے اس کو ملامت کرنا، عار دلانا بری بات ہے ڈرنا چاہیے کہیں ناصح صاحب اسی بلا میں نہ مبتلا ہو جاوے اور پے نہایت جیسے زبان سے ہوتی ہے اسی طرح کسی کی نقل اتارنے سے بھی بلکہ یہ زیادہ قبیح ہے مثلاً آنکھ دبا کر دیکھنا، لنگڑا کر چلنا۔ اور پے: زیادہ مت نہنواس سے دل مڑہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں قنوت و غفلت آجاتی ہے۔ اور چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے اور پے: جس شخص کی غیبت ہو گئی ہو اور اس سے کسی وجہ سے معاف کرنا دشوار ہو تو ہارے دیجے اس کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اور اسکے ساتھ اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ اس طرح اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لَنَا۔

اور پے: جھوٹا وعدہ مت کر دیتے کہ بچے کے بہلانے کو بھی جھوٹ مت کہو کہ تجھ کو مٹھائی دیں گے بکٹ دیں گے۔ اگر کہو تو دینے کی نیت رکھو۔ اور پے کسی کا دل خوش کرنے کیلئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو۔ دوسرے یہ کہ اس شخص کا دل آزر دہ مت کرو یعنی اگر وہ برا مانا ہے تو ہنسی مت کرو۔ اور پے: حسب نسب یا

۱۳۵ ما حسبانی حکیت اعداوان لی کذا کذا ۱۲ ترمذی ۱۳۶۱ ایک دکنہ الضحک فانه میت القلب و
یذمب بنور الوجه ۱۲ بیہقی ۱۳۵۲ ان من کفارة الغیبة ان یتغفر لمن عنتہ یقول اللهم اغفر لنا وله ۱۲ بیہقی ۱۳۵۸
ادفوا اذا عدتم ۱۲ بیہقی اما انکم لولم تعطیہ شیئا کنت علیک کذبة ۱۲ ابوداؤد ۱۳۵۹ قالوا یا رسول اللہ انک
تلعبننا قال انی لا اقول احتما ۱۲ ترمذی لانا را خاک والا تازمہ ۱۲ ترمذی ۱۳۶۰ ان اللہ ارحم
ان تو اضعوا حتی لا یغفر احد علی احد ۱۲ مسلم ۱۳۶۱

اور کسی کمال پر شیخی مت بگھارو۔

حقوق و خدمتِ حلق

ادب^۱۔ ماں باپ کی خدمت کرو۔ گودہ کا فری ہوں اور انکی اطاعت بھی کرو چٹک کنہہ
 و رسول کے خلاف نہ کہیں ادب^۲۔ بحسی کے ماں باپ کو برا کہنا جسکے جواب میں وہ اسکے ماں باپ کو
 برا کہے گویا خود اپنے ماں باپ کو برا کہنا ہے۔ ادب^۳ والدین کی خدمت کا یہ بھی تمہ سمجھنا چاہیے کہ
 بعد ان کے انتقال کے انکے مٹنے والوں سے سلوک و احسان کیا جائے۔ ادب^۴ اعزہ و اقارب سے
 سلوک کرو اگر چہ وہ تم سے بدسلوکی کریں۔ ادب^۵۔ ادا کئے حقوق کیلئے اپنے سلسلہ قرابت
 کی تحقیق کرو۔ ادب^۶۔ خالہ کا حق بھی مثل ماں کے ہے ادب^۷۔ اگر ماں باپ ناخوش
 مر گئے ہوں تو ان کے لئے ہمیشہ دعا و استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان
 کو رضا مند کر دیں گے۔ ادب^۸۔ چچا کا حق بھی مثل باپ کے ہے۔ ادب^۹۔ بڑے
 بھائی کا حق بھی مثل باپ کے ہے۔ ادب^{۱۰}۔ بیویوں تو اولاد کی پرورش کا ثواب ہی

۱۔ و ما جہانی الدنیا معروف و فاد تبع سبل من اناب الی الایۃ و من اسما بنت ابی بکر قالت قدمت علی اری وہی
 مشترکہ فی عہد قریش فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اری قدمت علی وہی راغبۃ افاصلہا قال نعم صلی
 متفق علیہ ۲۔ من الکبار کثرتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ لشیتم الرجل والدیہ قال نعم یسب بالرجل فیسب بآد
 یسب امہ فیسب امہ ۳۔ ان من ایزد المرسلۃ الرجل اہل و وابیہ یعدان یونی ۴۔ سلم ۵۔ یس الواسن بالکافی
 و لکن الوصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا ۱۲ بخاری ۱۳۔ تعلو ان ان یکم و تصلون بہ ارحاکم ۱۲۔ ترمذی
 ۱۴۔ قال وہی لک حالۃ قال نعم قال قبرہ ۱۲۔ ترمذی ۱۵۔ ان العبد الیموت والدہ و اعدا و اسہ ۱۶۔
 عاف فلا یرال یدعو الہا و یستغفر لہا حتی یتبر اللہ باراً ۱۷۔ بیہقی ۱۸۔ عم الرجل منوایہ ۱۹۔ متفق علیہ ۲۰۔ حق
 کبیر الاخوة علی صغیرہم حق الولد علی والدہ ۲۱۔ بیہقی ۲۲۔ من حال جاریتین خفی تبغیا جاریتہم الیقیرہ انا وہو
 کفنا و ضمہ اصابعہ ۲۳۔ سلم

مکرات کیوں کی پرورش کی زیادہ فضیلت ہے ادب جو کما کما کر ہواؤں، اور غریبوں کی خبر گیری کرے اس کو جہاد کے برابر ثواب ملتا ہے ادب ۱۵۱ یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر ہو اس کی کفالت ستم کار نبوی کی معیت بہشت میں نصیب ہوگی۔ ادب ۱۵۲ اولاد کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو علم و لیاقت سکھلا دے! ادب ۱۵۳ پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو بلکہ جس قدر ہو سکے اس کو نفع پہنچاؤ ادب ۱۵۴ ایک دوسرے کی اس طرح ہمدردی کرو

جو عضو سے بدرد آوے در در زگار نہ دگر عضو ہر امنہ قرار

ادب ۱۵۵ حاجت مند کی کار بر آرمی میں حتی الامکان سعی کر دو اگر خود استطاعت نہ ہو کسی سے سفارش ہی کر دو۔ بشرطیکہ جس شخص سے سفارش کرتے ہو اس کو کوئی ضرر یا تکلیف نہ ہو ادب ۱۵۶ ظالم کی تعمیر خواہی اس طرح کرو کہ اس کو ظلم سے باز رکھو اور مظلوم کی نصرت تو بہت ہی ضروری ہے ادب ۱۵۷ کسی کا عیب دیکھو تو اس کو پوشیدہ کرو۔ گاتے مت پھرو۔ ادب ۱۵۸ کسی کو سختی تنگی میں مبتلا دیکھو تو حتی الامکان اس کی مدد کرو۔ ادب ۱۵۹ کسی کو حقیر مت سمجھو۔ کسی کی جان و مال و آبرو کا نقصان

۱۵۱ العی علی الارطہ و المسکین کالاسعی فی سبیل اللہ متفق علیہ ۱۵۲ انا وکانل یتیم لدغیر و فی النجۃ کذا و اشار بالسبابة والوسطی و فرج بینہما شیئاً ۱۵۳ بخاری ۱۵۴ ما نخل والد ولده من نخل افضل من ادب ۱۵۵ ترمذی ۱۵۶ ما زال جبریل یوصی بالجار حتی ظننت انه سیرثہ ۱۵۷ متفق علیہ ۱۵۸ تری المؤمنین فی تراجم و تعادہم و تعافہم کل الجدا اذا شکک عضواً تدعی لہ سائر الجدا بالسہ و الحی ۱۵۹ متفق علیہ ۱۶۰ اشغلوا خلقک و جوا ۱۶۱ متفق علیہ ۱۶۲ انصر خاک ظالمًا مظلومًا فقال رجل یا رسول اللہ انصر مظلومًا کیف انصرہ ظالمًا قال تمنع من الظلم فذلک نصرک یاہ ۱۶۳ متفق علیہ ۱۶۴ من ستم ستم اللہ یوم القیامہ ۱۶۵ متفق علیہ ۱۶۶ من فرج عن مسلم کربة فرج اللہ عنہ ۱۶۷ من کر بات یوم القیامہ متفق علیہ ۱۶۸ یحب امر من اشران بجرافاہ ۱۶۹ مسلم کل المسلم علی المسلم مدام و مالہ و عرضہ

مت گوارا کرو۔ ادب^{۱۶۱} کسی کو دکھ مت دو۔ ادب^{۱۶۲} جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کیلئے پسند کرو۔ ادب^{۱۶۳} جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہونگے اس سے اس کو رنج ہوگا۔ اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک اور شخص کو کہیں سے بلا لیں۔ یہ دونوں علیحدہ ہو جائیں، وہ دونوں علیحدہ۔ ادب^{۱۶۴} سب کی خیر خواہی کرو۔ ادب^{۱۶۵} مخلوق پر رحم و شفقت رکھو۔ ادب^{۱۶۶} جھوٹوں پر مہربانی بڑوں کی تعظیم کرو۔ خصوصاً بوڑھوں کی۔ ادب^{۱۶۷} اگر تمہارے رو برو کسی کی غیبت ہوتی ہو حتی الامکان اس سے روکو۔ اس کی طرف سے جواب دو۔ ادب^{۱۶۸} کسی میں کوئی عیب دیکھو بلطف و نرمی اس کو مطلع کرو ورنہ دوسرا شخص اس کو دیکھ کر رسوا کرے گا۔ ادب^{۱۶۹} اپنے دوستوں اور رفیقوں سے اچھی طرح پیش آؤ۔ ادب^{۱۷۰} ہر شخص کے رتبے کے موافق اس کی قدر و منزلت کرو سب کو ایک لکڑی مت بانکو۔ ادب^{۱۷۱} بڑی سنگدلی کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھ رہو اور تمہارا پردی بھوکا پڑے۔ ادب^{۱۷۲} غرض کی دوستی بالکل بیچ ہے محض اللہ کے واسطے بے غرض دوستی و محبت رکھو

۱۶۱۔ دہل انوار شمع و ذکر منہم جل لا یصح ولا یسی الانجاد لک ۱۲ مسلم ۱۶۳ لا یومن احد حتی یحب الاخیرہ یا یحب لغیرہ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۴ اذ انکم ثلاثۃ فلا یتاجی اثنان دون الاخرتے یخطوباناس من اجل ان یحزرا متفق علیہ ۱۶۵ الدین الخیر متفق علیہ ۱۶۶ ارحمان فی الارض یرحمکم من فی السما ۱۷ ابوداؤد ۱۶۷ من غنا من لم یرحم مغیرا من لم یرحم مغیرا ۱۷ ترمذی ۱۶۸ ما کرمت شایع شیخا من اجل سنۃ الاقبی اللہ عنہ من یرحمہ ۱۷ ترمذی ۱۶۹ من قیب عندہ اخوہ لم یوثر علیہ علی نصوفہ و نصرتہ فی الدنیا و الآخرة ۱۷ شرح السنۃ ۱۷ ان امدکم مرآۃ الخیر فان اری برادی فیلمظ عنہ ۱۷ ترمذی ۱۷ خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ ۱۷ ترمذی ۱۷ انزلوا ناسا نازلہم ۱۷ ابوداؤد ۱۷ یس المؤمن بالذی شیخ و حارہ جامع الی غلبہ ۱۷ بیہقی ۱۷ ان اللہ یقول یوم القیمۃ ان التاجون لجلالی الیوم اعظم

ادب^۱ جس شخص سے تم کو محبت ہو اس کو بھی خیر کرو اس سے اس کو بھی محبت ہو جاتی ہے اور اس کا نام نشان و نسب بھی دریافت کر لو اس سے محبت اور بُرہ جاتی ہے ادب^۲ جس سے دوستی کرنا ہو اس کا دین و دضع و خیالات دل فرست کر لو ورنہ اثر صحبت کہیں تم بھی نہ بگڑ جاؤ۔ ادب^۳ اگر اتفاقاً کسی سے رنجش ہو جائے تو تین دن تک غصہ کر ختم کر دو، پھر اس سے مل جاؤ، اس سے زیادہ بول چال چھوڑ دینا گناہ ہے اور جو پہلے ملاقات کرے گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا۔ ادب^۴ کسی پر بدگمانی مت کرو، حرماتِ حسی مت کرو۔ سب بھائی بن کر رہو۔ ادب^۵ اگر دو شخصوں میں رنجش ہو جائے تو اصلاح کر دیا کر آؤ۔ ادب^۶ اگر تم سے کوئی معذرت کرے اور معافی چاہے اس کا قصور معاف کر دو۔ ادب^۷ جو کام کرو سوچ سمجھ کر انجام دیکر اطمینان سے کرو۔ جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں مگر غرور کا خمیر حاجت بیچ استخارہ نیست

۱۴۲۲ھ انما حب الرجل اخاه فليخبروا به بحبه ۱۱ ابو داؤد الرجل الرجل فيسأل عن اسمه واسم ابه ومن هو فان
اصل المسألة ۱۲ ترمذی ۱۴۲۳ھ المرطی دین حیلہ فلینظر احدکم من يخال ۱۱ احمد و ترمذی ۱۴۲۴ھ
لا یحل للرجل ان یسخر اخاه فرق ثلث یل یثقیان فیعرض لہ و یرض لہ و یرض لہ الذی ید بالسم ۱۲ متفق علیہ ۱۳
۱۴۲۵ھ ایامک والظن فان الظن الکذب الحدیث ولا تحمد ولا تحسب ولا تاجترو ولا تاحسد ولا تباغضوا ولا تباروا
وکونوا عباداً لله اخواناً و فی رواية ولا تافوا ۱۲ متفق علیہ ۱۴۲۶ھ الا خبرکم افضل من درجة الصيام والصدقة
والصلاة قال قتاد بن ربعی قال اصلاح ذات البین ۱۲ ابو داؤد ۱۴۲۷ھ من اعتذر الی اخیه
فلم یعذرہ اولم یقبل غدر کان علیہ خطبة صاحب مکمل ۱۲ مبہوتی ۱۴۲۸ھ الا ناه من الله والجملة
من الشيطان ۱۲ ترمذی خدا لامر باللہ سیر ۱۲ مشرح السنہ فی کل شیء خیر الانی عمل الاخرة ۱۲ ابو داؤد

ادب ہے۔ دانا اس کو سمجھو جو تجربہ کار ہو۔ ادب ہے ہر امر میں توسط ملحوظ رکھو ادب تم سے کوئی مشورہ لے دہی صلاح دو جب کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو ادب کفایت اور انتظام سے خرچ کرنا گویا آدمی معاش ہے۔ لوگوں کی نظروں میں محبوب رہنا گویا نسیف عقل ہے اور اچھی طرح کشتی کا دریافت کرنا گویا نصف علم ہے ادب لوگوں سے نرمی و خوش خلقی سے پیش آؤ ادب ہے لوگوں سے ملنا اور ان کے کام آنا اور ان کی اینداز پر مقلد متقلد کرنا اس سے بہتر ہے کہ گوشہ عافیت میں جان بچا کر بیٹھ رہے اور کسی کے کام نہ آوے البتہ اگر نفس کو بالکل برداشت نہ ہو تو لا چاری ہے۔ ادب غصے کو جہاں تک ہو سکے رکھو ادب بد تو وضع سے رہو بکھر ہرگز مت کرد۔ ادب لوگوں سے اپنا کھانا لایا دیا معاف کرالو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادب دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتے رہو، بری باتوں سے منع کرتے رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ اینداز پہنچائے گا تو سکوت جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتے رہو

۱۱۸۱ لا یم الاذ و تجربۃ ۱۱ ترمذی ۱۱۸۱ الاقصاد حیر من خمس وعشرین جزء من النبوة ۱۱
 ابوداؤد ۱۱۸۲ الاستشار مؤمن ۱۲ ترمذی ۱۱۸۳ الاقصاد فی النفقة نصف المعیشتہ
 والتود والانس نصف العقل و حسن السؤال نصف العلم ۱۱ بیہقی ۱۱۸۴ علیک بارفق
 ۱۱ مسلم البر حسن الخلق ۱۱ مسلم ۱۱۸۵ السلم الذی یخالط الناس ویصیر علی اذہم
 افضل من الذی لا یخالطہم ولا یمیر علیہ ۱۱ ترمذی ۱۱۸۶ من کظم غیظا وہو
 یقدر علی ان ینفخہ دعاء اللہ علیہ رزق الخلاق یوم القیمۃ حتی ینجیہ فی ای الحور شارح ۱۲ ترمذی
 ۱۱۸۷ من تواضع اللہ رفعہ اللہ من تجرد عند اللہ ۱۲ بیہقی ۱۱۸۸ من کانت لہ مظلمۃ لاخیر
 من عرضہ اوشی فلیستحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دنیا ولا دہم ۱۲ بخاری ۱۱۸۹ اتمروا
 بالمعروف وناہوا عن المنکر حتی اذا ریت شتما علی قولہ فلیکب بخاتمہ فکد و دع امر العوام ۱۲ ترمذی

سلوک و مقامات

اس میں چند باب اور ایک فائدہ ہے فائدہ جلیلہ صحت طریقیہ اہل تصوف کے بیان میں ادل تو اوپر کی تقریر سے اس طریق کی صحت معلوم ہو چکی ہے مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریق سے انکار کیا کرتے ہیں اس لئے زیادت تقویت و تائید کے لئے بالاستقلال مختصراً مذکور ہوتا ہے قَالَ اللہ عز وجل نفھنھا سلیمن۔ وَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کان فیما قبلكم من اکامم محدثون فان یک فی امتی أحد فانه عمر متفق علیہ وَقَالَ اللہ تعالیٰ وعلیناھ من لدنا علماء بعض عارفین کا قول ہے کہ جس کو علم باطن سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہوا سکے خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے اور ادنیٰ حصہ یہ ہے کہ اسکی تصدیق اور تسلیم کر لیا ہوا منکر کی یہی کافی نمر ہے کہ وہ اس سے محروم ہے۔

بامدی گوئید اسرار عشق و مستی ۛ بگذا رتا بمیر و درج خود پرستی

یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا وَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ نے پس سمجھا دیا ہم نے وہ واقعہ سلیمان علیہ السلام کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کندے ہیں تم سے بیٹیر متوں میں صاحب لہام پس اگر ہے میری امت میں کوئی وہ عمر ظہن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور سکھایا ہے ہم نے اپنے پاس سے ان کو علم ۛ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کر دے کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے ۛ

الاحسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه
 يراک۔ اس کو بعد ایمان و اسلام کے ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ
 علاوہ عقائد ضروریہ و اعمال ظاہرہ کے کوئی اور چیز بھی ہے اس کا نام اس
 حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ
 وہ یہی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی صفوری ہرگز میسر نہیں ہوتی
 اور لاکھوں مقبر آدمیوں کی شہادت موجود ہے جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال
 نہیں ہو سکتا کہ ہم کو اہل باطن کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی حالت اپنے باطن میں
 عقائد دفعہ کے علاوہ محسوس ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ تھی اور جس حالت کا اثر یہ ہے
 کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت، عقائد کی پختگی روز افزون ہے یہ بھی
 نہایت قوی دلیل ہے کہ طریق باطن بھی کوئی چیز ہے اس کے علاوہ بزرگوں کے کشف
 و کرامات اس درجہ منقول ہیں جن کی انتہا نہیں اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں،
 مگر استقامت شرع کے ساتھ اگر خرق عادات ہوں تو صاحب خوارق کے کامل
 ہونے پر اطمینان بخش ضرور ہوتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے قاضی ثناء اللہ کے ارشاد
 کا۔ بہر حال بہت کا مقتضا تو یہ ہے کہ صاحب ذوق بنو۔ اگر اتنی توفیق نہ
 ہو تو خدا کے لیے انکار تو نہ کر دو۔

پہلا باب بیعت میں

عادة اللہیوں ہی جاری ہے کہ کوئی کمال مقصود بدون استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راہ میں آنے کی توفیق ہوا استاد طریق کو ضرورت تلاش کرنا چاہیے جس کے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے۔

گر ہوائے این سفر داری دلا دامن رہبر بگریہ پس برا
در ارادت باش صادق ایفرید تابیا بی گنج عرفان را کلید
بے رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق عمر گزشت و نشد آگاہ عشق!

چونکہ بدون علامت تلاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کامل کے شرائط و علامات مرقوم ہوتے ہیں۔ اول علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہونا جو تفصیل سے ہو یا صحبت علماء سے مافاد عقائد و اعمال سے محفوظ رہے اور طالبین کو بھی محفوظ رکھ سکے ورنہ مصداق ادخوشین گم است کہ را رہبری کند کا ہو گا۔ دوم متقی ہونی از کتاب کبار و اضر علی الضعاف سے بچنا ہو سو م تارک دنیا راغب آخرت ہو، ظاہری باطنی طاعات پر مداومت رکھنا ہو، ورنہ طالب کے قلب پر برا اثر پڑے گا۔ چہارم۔ مریدوں کا خیال رکھے کہ کوئی امران سے خلاف شریعت و طریقت ہو جاوے تو انکو متنبہ کرے پنجم یہ کہ زرگوں کی صحبت اٹھائی ہو ان سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضرور نہیں کہ اس سے کرات و خوارق بھی ظاہر ہوتے ہوں۔ نہ یہ ضرور ہے کہ تارک کعب ہو دنیا کا حریص و طالع نہ ہو۔ اتنا کافی ہے رازق و انجیل، اور باقی متعلق اس کے

مثلاً آداب طالب و شیخ و حکم تعدد شیوخ وغیرہ مسائل جزئیہ میں بیان کئے جاویں گے۔

فائدہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ بیعت اسلام وغرہ وغیرہ کے مقامات سلوک کی بیعت بھی لی ہے کائناتِ کمالِ مسلم دان لا یخافوا فی اللہ لومة لائم وان لا یسئلوا الناس شیئاً پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعدہ بوجہ اشتباہ بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اکتفا کیا تھا۔ پھر خرقہ کی رسم بچائے بیعت جاری ہوئی۔ جب وہ رسم خلفاء میں نہ رہی صوفیہ نے اس سنت مردہ کو پھر زندہ کیا۔ (تو نجیل) رہی ابتدا اس لقب صوفی کی سو خیر القرون میں تو صحابی، تابعی، تبع تابعی، امتیاز اہل حق کیلئے کافی القاب تھے۔ پھر خواص کو زیادہ عباد کہنے لگے پھر جب فتن و بدعات کا شیوع ہوا اور اہل زیغ بھی اپنے کو عباد و زما کہنے لگے۔ اس وقت اہل حق نے امتیاز کیلئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہو گئی۔ (قشیریہ)

۱۲ جیسے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا، اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی ملامت کا خوف و خیال نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

دوسرا بابِ یاضت و مجاہدہ میں

اس میں دو رکن ہیں۔ اول مجاہدۃ اجمالی میں جاننا چاہئے کہ اصول اس کے چار امور میں قلتِ انام، قلتِ طعام، قلتِ منام، قلتِ اختلاط مع الانام، ان سب امور میں مرتبہ اولاً حسب تعلیم شیخ کامل ملحوظ رکھے۔ نہ اس قدر کثرت کرے جس سے غفلت و قنات پیدا ہو۔ نہ اس قدر قلت کرے جس سے صحت و قوت زائل ہو جاوے خلاصہ یہ کہ نفس کے مطالبات و دُقم ہیں حقوق و خطوط۔ حقوق وہ جس سے قوام بدن و بقائے حیات ہے خطوط جو اس سے زائد ہے۔ حقوق کو باقی اور خطوط کو فانی کرے۔

فائدہ عظیمہ ۱۔ سالکان طریقی نے حزن و غم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی و شکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثارِ عبودیت سے ہے اور یہ امر مشاہد سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ سالک کو جو فیض پیش آجاتا ہے وہ علامت اس کے بعد و طرد کی نہیں کیا عجیب اس کا تصفیہ و مجاہدہ مقصود ہو ہرگز اس کی شکایت نہ کرے۔ ہر تسلیم خم کر کے اپنا کام کرتا رہے۔

باغیاں گرہِ خیز سے صحبت گلِ بایدش ۛ بر خنائے خارِ ہجران مہربل بایدش
ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال ۛ مرغِ زیرک چون بدام اقتد تحمل بایدش
ابوعلی دقاق فرماتے ہیں: صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ تعالیٰ مالا یقطعه من فقد حزنہ سنین البتہ فکر لا یعنی قلب کا ستیا ناس کر دیتی ہے۔

۱۔ جو اسیر غیبی ۱۲؎ حدیث شریف میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرۃ یس داتہ۔ ترمذی ۱۲؎ قشیرہ ۱۲

دوسرا رکن ریاضت تفصیلی میں۔ اس میں دو قسم ہیں۔ قسم اول اخلاق حمیدہ میں، اور وہ چند مقامات ہیں۔ توبہ، صبر، شکر، خوف، رجاء، زہد، توحید، توکل، محبت شوق اخلاص و صدق، مراقبہ، محاسبہ، تفکر، ہر ایک مقام کو ایک فصل میں بیان کیا جاتا ہے مع اس کی دلیل اور ماہیت و طریق تحصیل کے یہ سب احیاء العلوم سے لیا گیا ہے اور جو مضمون دوسری جگہ کا ہے اس پر حاشیہ لکھ دیا ہے۔

فصل ۱ توبہ میں۔ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحۃ۔ آلیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ الحدیث رواہ سلم ماہمیت۔ بظاہر کو یاد کر کے دل دکھ جانا اور اس کیلئے لازم ہے اس گناہ کا ترک کر دینا اور آئندہ کو بخت ارادہ رکھنا کہ اب نہ کریں گے۔ اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا۔ طریق تحصیل۔ قرآن و حدیث میں جو وعیدیں گناہوں پر آتی ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے۔ اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔ یہی توبہ ہے۔

احکام۔ اگر نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کی قضا کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہوں ان سے معاف کرائے یا ادا کرے۔

فصل ۲ صبر میں۔ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اصبروا الی آلیۃ وقال سل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجیب الامر مؤمن ان امرًا کلہ خیر ولیس ذلک لاحد للثمن ان اصابہ سوء شکروا ان اصابہ ضراء صبر فکان خیرا لہ۔ رواہ مسلم۔

سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اے ایمان والو توبہ کرو۔ اللہ کی طرف توبہ خالص۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو! اللہ کی طرف سے توبہ کرو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! صبر کرو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب نہ ہو کہ اسکی ہر بات بہتر ہے اور نہیں میسر ہے کسی کو مگر مؤمن ہی کو اگر پہنچی اس کو خوبی صبر کیا۔ اور اگر پہنچی اس کو سختی صبر کیا پس اس کے لئے بہتر ہے۔ ۱۲

ماہیت :- انسان کے اندر دو قوتیں ہیں، ایک دین پر ابھارتی ہے دوسری ہوائے نفسانی پر، سو محرک دینی کو محرک ہوا پر غالب کر دینا صیر ہے۔
طریق تحصیل :- اس قوت ہوا کو ضعیف اور کمزور کرنا چاہیئے۔

فصل شکر میں :- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاشْكُوا لِي - الْآيَةُ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصَابَةَ سِرَاءِ شُكْرٍ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ مَرَّ أَنْفَا

ماہیت :- نعمت کو منعم حقیقی کی طرف سے سمجھنا اور اس سمجھنے سے دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں ایک منعم نے خوش ہونا، دوسرے اس کی خدمت گزاری و امثال ادا میں سرگرمی کرنا
طریق تحصیل :- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

فصل رجا میں :- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ الْآيَةُ وَقَالَ رَسُولُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطُّ مِنْ جَنَّةٍ أَحَدٌ مُتَّقٍ عَلَيْهِ

ماہیت :- محبوب چیزوں یعنی فضل و مغفرت و نعمت و جنت کے انتظار میں قلب کو راحت پیدا ہونا اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرنا، سو جو شخص رحمت و جنت کا منتظر رہے مگر اس کے حاصل کرنے کے اسباب یعنی عمل صالح و توبہ وغیرہ کو اختیار نہ کرے اس کو مقام رجا حاصل نہیں وہ دھوکہ میں ہے جیسے کوئی شخص تخم پاشی نہ کرے۔ اور غلہ پیدا ہونے کا منتظر رہے صرف ہوس خام ہے
طریق تحصیل :- اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت اور غمازیت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

۱۵ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شکر کر دے میرا ۱۲ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نا امیہ نہ ہو اللہ کی رحمت سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کافر بھی اللہ کی رحمت کا حال جانے تو اس کی جنت سے نا امید نہ ہو۔

✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽ ✽

فصل شہ خوف میں ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اخْشَوْنِی الْاٰیۃ۔ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنْ خَافَ اَوْ لَجَّ بِلُغِ الْمَنْزِلِ الْاٰنَ سَلَفَہُ اللّٰهُ غَالِیۃ الْاٰنَ سَلَعۃُ اللّٰهُ الْجَنَّة۔ رواہ الترمذی۔

ماہیت:۔ قلب کو دردناک ہونا ایسی چیز کے حال میں جو ناگوار طبع ہو اور اس کے آئندہ واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔ طریق تحصیل:۔ اللہ تعالیٰ کے قہر و عقاب کو یاد کیا کرے اور سچا کرے

فصل زہد میں ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَکِیْلًا تَسْوَا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا

اٰتَاکُمْ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَوَّلُ مَصْلَاحٍ هَذِهِ الْاٰمۃُ الْیَقِیْنُ وَ النَّہْدُ و اَوَّلُ فِسَادِہَا الْبُخْلُ و الْاَمَل۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماہیت:۔ کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر اس سے بہتر چیز کی طرف مائل ہونا مثلاً دنیا کی رغبت علیحدہ کر کے آخرت کی طرف رغبت کرنا، طریق تحصیل:۔ دنیا کے محبوب اور مضرتوں اور فقا ہونے کو اور آخرت کے منافع اور بقا کو یاد کرے اور سوچے۔

فصل توحید میں ہے۔ یہاں توحید فعالی مراد ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَللّٰهُ خَلَقَکُمْ

مَا تَعْمَلُوْنَ اٰیۃ۔ وَ مَا تَشَاءُوْنَ الْاٰنَ یَشَاءُ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَاَعْلَمُ اَنْ الْاٰمۃَ لَوْ اَجْمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَفْعُوْا شَیْءً

سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ڈر دھم سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرتا ہے رات ہی سے چلتا ہے اور جو رات ہی چلتا ہے منزل پر پہنچ جاتا ہے من لو اللہ کا سودا اگر اس ہے آگاہ اللہ کا سودا جنت ہے۔ تاکہ نہ انوس کی گرفت ہوئی چیز پر اور خوشی سے نہ اترا جاو اس پر جو تم کو دیا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول بہتری اس امت کی یقین ہے اور زہاد و اول بخاڑ اس امت کا بخل ہے اور طول اہل ہے ۱۲ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور سب مخلوق کو اور فرمایا نہیں چاہتے ہو تم کسی چیز کو مگر یہ کہ اللہ چاہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لو کہ اگر سب سب متفق ہو جاو جی آپ کو نیکو کچھ نفع نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا کہ اللہ نے لکھ دی ہے اور اگر سب سب متفق ہو جائیں کہ تم کو ضرر پہنچائیں گے مگر ضرر نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا کہ اللہ نے لکھ دی ہے۔

لَوْ نَفَعُكَ الْإِشْيَاءُ قَدْ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَفْرُوكَ شَيْءٌ لَمْ
يَفْرُوكَ شَيْءٌ قَدْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ. رواه احمد و الترمذی +
ماہیت :- یہ یقین کر لیا کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔
طریق تحصیل :- مخلوق کی عجز اور خالق کی قدرت کو یاد کرے اور سوچا کرے
فصل ششم میں :- قال اللہ تعالیٰ و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون و قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اذا سألْتَ فاسأل اللہ اذا استعنت
فاستعن اللہ رواه احمد و الترمذی۔

ماہیت صرف وکیل یعنی کار ساز پر قلب کا اعتماد کرنا طریق تحصیل اسکی غائیوں
اور وعدوں اور اپنی گزشتہ کامیابیوں کو یاد کرنا اور سوچنا۔
فصل ششم محبت میں :- قال اللہ تعالیٰ یحبہم و یحبونہ الآیۃ و قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب اللہ لقاءہ و من کرہ
لقاء اللہ کرہ لقاءہ و متفق علیہ۔

ماہیت :- طبیعت کا مائل ہونا ایسی چیز کی طرف جس سے لذت حاصل ہو،
یعنی میلان اگر قوی ہو جاتا ہے اس کو عشق کہتے ہیں طریق تحصیل دنیا کے علائق

سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کریں۔ ایمان والے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور جب مانگو کچھ تو اللہ سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔ سچے از کہا تا انزل
سچے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست رکھتا ہے اللہ ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اللہ کو اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو اور جو
برا سمجھتا ہے اللہ کی ملاقات کو برا سمجھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ۱۲ + + + + +

کو قطع کرے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالے۔ کیونکہ وہ محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالات و اوصاف و انعام کو یاد کرے اور سوچے
فصل شوق میں۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ اللَّهُ لَاتِ الْآيَةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْأَلْكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ وَالْعَشْوَاقَ إِلَى لِقَائِكَ. رواه النسائي.

ماہیت جس محبوب چیز کا من وجہ علم ہو اور من وجہ علم نہ ہو اس کو بحالہ جانتے اور دیکھنے کی خواہش طبعی ہونا طریق تحصیل محبت کا پیدا کر لینا کیونکہ محبت کیلئے شوق لازم ہے۔

فصل انس میں۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْآيَةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحْفَتَهُمُ الْمَلَكُةُ وَخَشَبَتَهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ رواه مسلم۔

ماہیت۔ جو چیز من وجہ ظاہر و معلوم ہو اور من وجہ مخفی و مجہول ہو اگر وجہ مخفیہ اس میں اہل شوق کی تسلی ہے کہنا قال ابو عثمان "قشیرہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ کے ملاقات کا امیدوار ہے تو اللہ کی مدت (یعنی موت) تو آنے ہی والی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگتا ہوں تجھ سے زیارت تیری وجہ مبارک کی اور شوق تیری ملاقات کا" انس میں جملہ احوال ہے مقامات میں اس کا ذکر تبعاً آگیا کیونکہ یہ آثار رحمت سے ہے ۱۲۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ یا ہے کہ اتنا تسکین اور اطمینان کو مومنین کے دلوں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھے ہیں لوگ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں ان کو ملا کر رحمت اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت خداوندی اور اترتی ہے ان پر تسکین اور اطمینان اور یاد کرتا ہے اللہ ان کو ان میں جو ان کے پاس ہیں یعنی ملائکہ کی جماعت میں ۱۱۔

پر نظر واقع ہو کر اس کے ادراک کی خواہش ہو اس کو شوق کہتے ہیں اور اگر وجوہ معلومہ پر نظر واقع ہو کر اس پر فرح و سرور ہو اسکو انس کہتے ہیں یہ فرحت کبھی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات جلال پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال و افعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے اسکو انبساط اور ادلال کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق نہیں ہے۔

فصل رضا میں۔ قال اللہ تعالیٰ رضی اللہ عنہم ورضوا عنه الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاء بما قضی اللہ لہ۔ رواہ احمد و ترمذی۔

ماہیت۔ حکم قضا پر اعتراض نہ کرنا، نہ زبان سے نہ دل سے بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثار محبت سے ہے اس کی تحصیل کا جداگانہ طریق نہیں ہے۔

قد اختلف العراقيون والخراسانيون في الرضا بل هو من الاحوال او من المقامات فابل خراسان قالوا الرضا من جملة المقامات وهو نهاية التوكل ومناه التوكل دل انه لما توكل اليه العبد باكتسابه واما العراقيون فانهم قالوا الرضا من جملة الاحوال وليس ذلك كسب العبد بل هو ما لا يتحل بالقلب كسائر الاحوال ولكن اطعم ابن اللذان فيقال بلية الرضا ريكتة للعبد هي من المقامات ونهاية من جملة الاحوال وليست مكتبة ۱۲ قشيرية ۱۳ راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ اللہ سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی سعادت سے ہے راضی رہنا اور اس پر جو اس کیلئے اللہ نے مقرر کر دیا ۱۲ ۱۳ عن محل الدقاق يقول ليس الرضا ان ترضى بالرضا انما الرضا ان لا تعرض على الحكم والقضا ۱۲ قشيرية ۱۳

فصل ثانیٹ اوارادہ میں۔ ۱۔ قَالَ اللہ تعالیٰ وَلَا تَطْرَحُ الذَّانِینَ یَدَ عَوْنِ رَبِّہُم بِالْعُدَاوَةِ وَالْعِشْیِ یَرِیدَا وَنَ وَجْہہ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْدَا الْاَعْمَالِ بِالْاِنِّیَاتِ۔ متفق علیہ۔

ماہیت :- دل کا ابھڑنا ایسی چیز کی طرف جس کو اپنی غرض اور نفع کے موافق سمجھتا ہے۔ طریق تحصیل اس چیز کی مثلاً عملِ صالح و سلوکِ طریقی آخرت کے منافع و مصالح کی معرفت حاصل کر کے ان میں غور کرے دل کو حرکت پیدا ہوگی

فصل ثالث میں۔ ۱۔ قَالَ اللہ تعالیٰ وَمَا أَمْرُوْا إِلَّا لَیْعَبُدُوا اللہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ ۖ اَلْآیَۃُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْ اَلْعَبْدُ اِذَا صَلَّی فِی الْعِلَیْنِیۃِ وَصَلَّی فِی السَّرْفَا حَسَنَ قَالَ اللہُ تَعَالٰی ہَذَا عَبْدُکَ حَقًّا۔ رواہ ابن ماجہ۔

ماہیت :- اپنی طاعت میں صرف اللہ کے تقرب و رضا کا قصد رکھنا اور مخلوق کی خوشنودی و رضا مندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کے قصد کو نہ ملنے دنیا۔

طریق تحصیل :- معالجہِ ریا میں معلوم ہوگا کیونکہ ریا کو دفع کرنا عینِ اخلاص کا حاصل کرنا ہے۔

۱۔ ادرست ذکر اور اے محمدؐ ان کو جو پکارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام (یعنی ہر وقت) چاہتے ہیں خاص ذاتِ باری تعالیٰ کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا اعتبار تو نیت سے ہے، ۲۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں حکم ہوا ان کو مگر اس کا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی حاصل کرنے والے ہوں اس کے واسطے دین کو اور طرف سے پھرے ہوئے ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سب کے سامنے بھی نماز اچھی طرح پڑھتا ہے اور تنہائی میں بھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے ٹھیک ٹھیک ۱۲

فصل ۱۵ صدق میں بر مراد اس سے خالص صدق ہے یعنی مقامات میں صادق ہونا۔ قال اللہ تعالیٰ انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاهدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ اولئک ہم الصّٰدقون وعن عائشہ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر و هو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعالین وصدیقین الی قول ابی بکر لا اعود۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماہیت :- جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچا دے اس میں کسر نہ رہے۔ طریق تحصیل :- ہمیشہ نگران رہے اگر کچھ کمی ہو جاوے تو اس کا تدارک کرے۔ اسی طرح چند روز میں کمال حاصل ہو جاوے گا۔

فصل ۱۶ مراقبہ میں :- قال اللہ تعالیٰ ان اللہ کان علی کل شیء رقیباً و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم۔ وقال علیہ السلام احفظ اللہ جدہ تجاہک رواہ احمد والترمذی۔

۱۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن تو وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر کچھ تو وہ نہیں کیا اور جہاد کیا اپنی جان مال سے اللہ کی راہ میں ہی لوگ ہیں پورے سچے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا گزر حضرت ابو بکر پر ہوا۔ اور وہ اپنے ایک غلام لعنت کر رہے تھے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لعنت کرنے والے اور پھر صدیق پھر ابو بکر سے کہا اب ایسا نہ کروں گا ۱۲۔ از کتاب الخوف ۱۳۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ ہے ہر چیز کا نگہبان اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کر دو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ کا دھیان رکھو پاؤں گے اپنے مقابل ۱۲

ماہیت اردل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اس کا دیکھ بھال کر رہا ہے۔ طریق تحصیل یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن پر مطلع ہے اور کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و قدرت و جلال اور اس کے غدا و عقوبت کو بھی یاد کرے اور اس کی مواظبت سے وہ دھیان بندھنے لگے گا کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے نہ ہوگا۔

فصل کا فکر میں :- قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ

لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَاشْرَوْا مَا بَیْنَ اَعْلٰی مَا یَفْنُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَد۔ ماہیت :- دو معلوم چیزوں کا ذہن میں حاضر کرنا جس سے تیسری بات ذہن میں آجائے۔ مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ آخرت باقی ہے۔ دوسری یہ بات جانتا ہے کہ باقی قابل ترجیح کے ہے ان دونوں سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابل ترجیح کہے۔ ان دونوں چیزوں کا حاضر فی الذہن کرنا یہی تحصیل کا طریق ہے۔ ان مقامات مذکورہ کی تصحیح سے اور مقامات بھی درست ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ، ورع، قناعت، یقین، عبودیت، استقامت، حیا، حریت، قوت، خلق، ادب، معرفت جن کا ذکر ان نصوص میں ہے۔ اتقوا اللہ من حسن اسلام الہم ترکہ مالاً یحیئہ القناعت کذلک یفنی وبالاخوة ہم یوقنون ۝ وَاَعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاتِیَکَ الْیَقِیْنُ

سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کیلئے مثالیں شاید کچھ سوچیں فکر کریں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بس اختیار کرو باقی چیز کو فانی پر۔ ۱۲

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا الْآيَةُ - اسْتَمِعُوا مِنْ اللَّهِ حَقَّ
 الْحَيَاءِ يُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ - قَوْلُوا عَلَيْهِ السَّلَام
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمِّتِي أُمِّتِي وَإِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ - مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
 طَغَى وَمَا قَدَّرُوا لِلَّهِ حَقَّ قَدْرِهِ - قشیرہ، چونکہ یہ ترتیب بہت ظاہر ہے
 اس لئے ہم نے تفصیل کو موجب تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاق و مہمہ میں

اور وہ چند چیزیں ہیں۔ شہوت، آفاتِ سان، غضب، ہمد، حسد، حبِ دنیا، بخل،
 حرص، حبِ جاہ، ریا، عجب، غرور، ان چیزوں کا زائل کرنا سالک کو ضرور ہے ان
 کو بھی چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ مثلِ قسم اول کے یہ بھی احیاء سے منقول ہے۔
 فصلِ شہوت میں ہے:- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ يُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ
 أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا - ماہیت :- ظاہر ہے معالجہ مجاہدہ کرنا چاہیے
 مجاہدہ کا طریق باب دوم میں معلوم ہو چکا ہے۔ فصلِ آفاتِ سان میں قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 مَا يَلْفُظُونَ مِنْ كَلِمٍ إِلَّا رَقِيبٌ عَقِيبٌ - الْآيَةُ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ صَمِتَ بَخًا - رواہ احمد والترمذی یہ بہت سی آفتیں ہیں۔ فضول باتیں
 کرنا، خلافِ شرع باتیں کرنا، بحث و مباحثہ ناحق کا تکرار لڑائی کرنا، کلام میں
 بناوٹ و تکلف کرنا، گالی گلوچ کرنا، کسی پر لعنت کرنا، گانا بجانا، دل لگی

سہ اور چاہتے ہیں وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں خواہشوں کی حق سے پھر جاؤ تم بہت پھرنا
 ۱۱ ۱۱ نہیں بولتے کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہے تیار ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

عَنِ الْجَاهِلِينَ الْآيَةُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاغُضُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ماہیت: جب غصے میں بدلہ لینے کی قدرت نہیں ہوتی تو اس کے ضبط کرنے سے اس شخص کی طرف سے دل پر ایک قسم کی گرانی ہو جاتی ہے اس کو حقد یعنی کینہ کہتے ہیں۔ معالجہ: اس شخص کا قصور معاف کر کے اس سے میل جول شروع کرے گو تکلف سہی۔ چند روز میں کینہ دل سے نکل جاویگا فصل حدیث: قال اللہ تعالیٰ ومن شر حاسد اذا حسد۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا۔ رواہ البخاری۔

ماہیت: کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اسکی نازل ہو جاوے۔ معالجہ: گو تکلف ہی سہی اس شخص کی خوب تعریف کیا کرو۔ اور اس کے ساتھ خوب احسان سلوک تواضع سے پیش آؤ۔ ان معاملات سے اس شخص کے قلب میں تمھاری محبت پیدا ہوگی اور حسد جاتا رہے گا۔

فصل حب دنیا میں: قال اللہ تعالیٰ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغٰیْرِ الْآيَةُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ رواہ مسلم۔ ماہیت دنیا جس چیز میں فی الحال حفظ نفس ہو اور آخرت میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو وہ دنیا ہے۔ معالجہ: موت کو کثرت سے یاد کرے اور مدتوں کیلئے منصوبے اور سامان نہ کرے۔

۱۱۔ از کاتب الحروف ۱۲۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں حاسد کے شر سے جب حسد کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں حسد نہ کرو۔ ۱۳۔ اور نہیں ہے زندگانی مگر دھوکے کی ٹٹی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ اور کافر کی جنت۔ ۱۴۔

فصل نخل میں :- قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَنْخُلْ فَإِنَّمَا يَخْجَلُ عَنْ نَفْسِهِ وَ
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام والبخيل بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيدٌ مِنَ
 الجنة بعيد من الناس قریب من النار۔ رواہ الترمذی ماہیت جس
 چیز کا خرچ کرنا شرابیاً مروثاً ضروری ہو اس میں تنگدلی کرنا۔ معالجہ مال کی محبت
 کو دل سے نکالے اور حبال کے نکلنے کا وہی طریق ہے جو معالجہ حب دنیا میں مذکور ہوا
فصل حرص میں :- قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَمْدَدْ عَيْنُكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعَا بِهِ
 آزَدَاجًا مِّنْهُمْ زُحْرَةً الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا الْاٰیة۔ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یٰھم ابن ادم ویشعب منه اثنان الحرص علی المال
 والحرص علی العبر۔ متفق علیہ۔

ماہیت :- قلب کا مشغول ہونا مال وغیرہ کے ساتھ۔ معالجہ خرچ گھاڑتے تاکہ بہت
 زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو۔ اور آئندہ کی فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا۔ اور یہ سوچے کہ حرص دطالع
 ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے۔ **فصل حبلہ میں :-** قال اللہ تعالیٰ تِلْكَ الدَّارُ
 الْاٰخِرَةُ یَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیدُونَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا اَوْ عَاقِبَتُ
 لِلْمُتَّقِیْنَ الْاٰیة وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا ذِیْبَانِ جَاثِعَانِ اِرْسِلَا فِی

حصہ جو نخل کرتا ہے وہ نہیں بخل کرتا مگر اپنے آپ سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیوں
 دور ہے اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے دوزخ سے ۱۲ حصہ ہرگز نہ بڑھا پائے
 آئیں اس چیز کی طرف جس سے ہم نفع دیا ان کا فروں کے مختلف گروہوں کو آرائش زندگانی دنیا کی اور
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بوڑھا ہوتا رہتا ہے اور اسکی دو چیزیں بڑھتی رہتی ہیں حرص کرنا
 مال پر اور حرص کرنا عمر پر اسے اور وہ جو دار آخرت ہے کرے ہم اس کو ان ہی لوگوں کیلئے نہیں چاہتے
 ہیں زمین میں اپنی بڑائی اور نہ اودھم مچانا اور انجام کار ہے فقیوں ہی کیلئے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

غنم بافسد لها من حرص المرء على المال والشرف لدينه رواه الترمذی
 ماہیت :- لوگوں کے دلوں کا مسخر ہو جانا جس سے وہ لوگ اس کی تعظیم و اطاعت
 کریں۔ معالجہ یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم و اطاعت کر رہے ہیں نہ یہ رہیں گے
 نہ میں رہوں گا پھر ایسی موبہم دفاعی چیز پر خوش ہونا ناڈانی ہے۔ اور دوسرا علاج
 یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شرع کے خلاف تو نہ ہو مگر عرفاً اس شخص کی شان کے
 خلاف ہو، اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جاوے گا۔ مگر مقصد کو ایسا کام کرنا زیبا
 نہیں دین میں فتور پڑے گا۔

فصل ریاء میں :- قال الله تعالى يَرَاؤُنَ النَّاسَ الآية وقال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ان یسیر السیاء شریک رواه ابن ماجه۔

ماہیت :- اللہ تعالیٰ کی طاعت میں یہ قصد کرنا کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر
 ہو جائے۔ معالجہ :- حب جاہ کو دل سے نکلے کیونکہ ریاء اسی کا شعبہ ہے اور عبادت
 پوشیدہ کیا کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت سے نہیں ہے اور جس عبادت کا اظہار ضرور
 ہے اسکے لئے از اللہ حب جاہ کافی ہے۔ ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرشدی
 مولائی الحاج حافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کا ارشاد فرمودہ ہے وہ یہ کہ جس عبادت
 میں ریاء ہو اس کو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی التفات کر لگا نہ اس کو یہ خیال رہے گا
 وہ چند روز میں ریاء سے عادت پھر عادت سے عبادت اور انہماک میں جاوے گی۔

بقیہ حاشیہ ۱۲) دو بھوکے بھیڑیے کہ بکریوں کے گلے میں جھوڑ دیئے جائیں اسی گلے کو اتنا باہ نہیں
 کرتے جتنا آدمی کی حرص مال پر اور جاہ پر اس کے دین کو تباہ کرتی ہے ۱۳ حاشیہ صفحہ نمبر ۱۲۵ دیکھئے
 میں وہ لوگوں کو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے تحقیق تھوڑی ریاء بھی شرک ہے ۱۴

فصل تجبر میں :- قال الله تعالى ان الله لا يحب المستكبرين وقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة احد في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر ورواه مسلم۔ ماہیت ۱۔ اپنے کو صفات کمال میں دوسرے سے بڑھ کر سمجھنا، معالجہ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی غفلت کو یاد کرے اس کے مقابلہ میں اپنے کمالات کو ہیچ پائیگا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آوے یہاں تک کہ اس کا خوگر ہو جاوے۔

فصل عجب میں :- قال الله تعالى اذآعَجَبْتُمْكُمْ كَثُرْتُكُمْ الْاِيَةِ۔ وقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم واما المهلكات فهوئى متبع وشح مطاع و اعجاب المرء بنفسه وهى اشتد هن۔ رواه البيهقى فى شعب الايمان ماہیت ۱۔ اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ شاید سلب ہو جاوے۔ معالجہ ۱۔ اس کمال کو عطا ئے خداوندی سمجھے اور اس کی استغنائے قدرت کو یاد کر کے ڈرے کہ شاید سلب ہو جائے۔

فصل غرور میں :- قال الله تعالى ولا يغرنكم بالله الغرور وقال رسول

الله صلى الله عليه وسلم التجانى ودار الغرور رواه البيهقى فى شعب الايمان۔

ماہیت ۱۔ جو اعتقاد خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اسکی طرف طبیعت مائل ہو کسی شبہ اور شیطان کے دھوکے کے سبب

اسے کاتب الحروف ۱۱ اسے جبکہ بولا معلوم ہوا تم کو تمہارا زیادہ ہونا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رہے جہلات سودہ خواہش ہے جسکی پیروی کی جائے اور کجی ہے جس کے موافق عمل درآمد ہو اور اچھا سمجھنا آدمی کا اپنے آپ اور یہ ان سے بڑھ کر ہے ۱۲ اسے اور نہ دھوکا دے کہو اللہ کی باتوں میں شیطان اور فرمایا رسول علیہ السلام نے انگ رہو دھوکے کا ٹٹو لینے دنیا سے ۱۲

اس پر نفس کو اطمینان حاصل ہونا۔ معالجہ ہمیشہ اپنے اعمال و احوال کو قرآن و حدیث و بزرگان دین کے اقوال و افعال سے ملتا رہے ان رسائل کے ازالہ سے باقی رسائل سب دفع ہو جائیں گے۔ چنانچہ ظاہر ہے ان اوصاف حمیدہ و ذمیہ کو کسی بزرگ نے دو بار بولنا میں اختصار و اجمال کے ساتھ جمع فرمایا ہے وہ رباعیاں قابل یاد رکھنے کے بلکہ وظیفہ بنانے کے ہیں۔

رباعی

خواہی کہ شوی بمنزل قرب عظیم نہ چیز نفس خویش فرما تسلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و معیت تفویض و توکل و رضا و تسلیم

رباعی

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ وہ چیز بردان کن از درون سینہ
حرف دائل و غضب و دروغ و غیبت بخل و حسد و ریا و کبر و کمیشت
فصل: جاننا چاہیے کہ مقام مراقبہ کے متعلق دو چیزیں ادرہیں۔ ایک مشارطہ کہ مراقبے سے پہلے ہے۔ دوسرے محاسبہ جو مراقبے کے بعد ہے۔ مشارطت یہ کہ روانہ صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر تہائی میں بیٹھ کر اپنے نفس کو خوب فہمائش کرے کہ دیکھ فلاں فلاں کام کیجیو، فلاں فلاں مت کیجیو، اس کے بعد مراقبہ یعنی نگہداشت اس معاہدہ کی رکھنا چاہیے جب دن ختم ہو پھر روتے وقت محاسبہ کرے یعنی صبح سے شام تک جو اعمال کئے ہیں ان کو تفصیلاً یاد کرے جو نیک کام کئے ہوں ان پر شکر الہی بجالائے۔ جو برے کام کئے ہوں یا نیک کاموں میں کوئی آمیزش ہو گئی ہو اس پر نفس کو ملامت و زجر و توبیخ کرے اور اگر خالی زجر و توبیخ کافی نہ ہو تو کچھ مناسب سزا بھی تجویز کرے عذر اذکرے قال اللہ تعالیٰ وَلَنَنْظُرَنَّ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَيْرِهَا (از احیاء العلوم)

ملہ چاہئے کہ دیکھ جال لے ہر شخص کی چیز آگے بھیجے کل (قیامت) کے لئے ۱۲

تیسرا باب مسائل فرعیہ میں

اس باب میں بعض بعض ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ چند فصول میں فصل بعد وصول کے مردود نہیں ہوتا جو مردود ہوا وصول سے پہلے ہوا۔ فصل۔ ادیناً کو عبادت میں دوسروں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ عبودیت داخلہ زیادہ ہوتا ہے۔ فصل۔ خرق عادت کئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے دوسری طرح ہے۔ کشف کوئی کشف الہی۔ کشف کوئی یہ کہ بعد مکانی یا زمانی اس کیلئے حجاب نہ رہے کسی چیز کا حال معلوم ہو جائے۔ کشف الہی یہ کہ علوم داسرہ و معارف متعلق سلوک کے یا متعلق ذات صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں۔ یا عالم مثال میں یہ چیزیں متمثل ہو کر مکشوف ہوں۔ دوسری قسم الہام ہے کہ صوفی کے قلب پر اطمینان کے ساتھ کوئی علم القا ہو۔ کبھی کثرت غیبی کی آواز سن لیتا ہے، تیسری قسم تصرف تاثیر ہے یہ دو طرح ہے تاثیر کرنا باطن مرید میں جس سے اس کو حق تعالیٰ کی طرف کشش پیدا ہو اور تاثیر کرنا دوسری اشیائے عالم میں خواہ ہمت سے یا دعائے، بے شمار حکایتیں اس باب میں ادباً باللہ سے منقول ہیں۔

فصل۔ کشف الہام سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے اگر موافق قواعد شرعیہ کے ہے۔ قابل قبول ہوگا، ورنہ واجب التزک ہے اور اگر قواعد شرعیہ کی خلاف نہ ہو

لہ اتقوا فرستہ المؤمن فانہ یظہر نور اللہ تبارک و تعالیٰ ۱۱ بعض صحابہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور کے قبول فرمائیے اسپر عمل ہوا ۱۱ ترمذی اور صحابہ کو غسل نبوی میں تردد ہوا کہ کپڑے اتاریں یا نہیں بکواؤ گئے آئی اور آواز ہاتھ کی سی کہ مع پاؤں غسل دیں اسپر عمل ہوا ۱۱ کیونکہ شریعت دائمی ہے شریعت نہیں ہو سکتی

لیکن خود کشف کشف میں باہم اختلاف ہوا تو اگر وہ دونوں کشف ایک شخص کے ہیں تب تو اخیر کشف پر اعتماد ہوگا اور اگر وہ دونوں کشف دو شخصوں کے ہیں تو صاحب صحو کا کشف بہ نسبت صاحب سکر کے قابل عمل ہے اور اگر دونوں صاحب صحو ہیں تو جس کا کشف اکثر شرع کے موافق ہوتا ہو وہ قابل اعتبار ہے اور اگر اس میں بھی دونوں برابر ہیں تو جس شخص میں آثار قرب الہی و قبولیت کے زیادہ پائے جاویں اسکے کشف کو ترجیح ہوگی اور اگر اس میں بھی برابر ہیں تو جس کو اپنا دل قبول کرے اس پر عمل جائز ہے۔ اور اگر ایک کشف ایک شخص کا، دوسرا کشف کسی شخصوں کا ہو تو جماعت کے کشف کو قوت ہوگی۔ البتہ اگر وہ تنہا سب کے اکمل ہے تو اس کے کشف کو ترجیح ہوگی۔ فصل: بخوارق کا ہونا ولایت کیلئے ضروری نہیں۔ بعض صحابہ سے عمر بھر میں ایک خرق عادت بھی واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ سب اولیاء سے افضل ہیں فضیلت کا مدار قرب الہی و اخلاص عبادت پر ہے بخوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ ریاضت کا ہے۔ خرق عادت کا رتبہ ذکر قلبی سے بھی کم ہے صاحب عوارف نے غیر اہل خرق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے۔ عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استعداد معلوم کر کے اس کے موافق ان کی تربیت کریں۔

شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعض اہل کرامت نے مرنے کے وقت تمنا کی ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں۔ رہا یہ شبہ کہ پھر اولیاء کا اولیاء ہونا کس طرح معلوم ہو

۱۔ صرف یہ قضیہ شرطیہ کا تیب الحروف کا قول ہے ۲۔ الا ان ادبیا، اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یقون۔ الایۃ ۱۱

سواڈل تو دلالت ایک امر خفی ہے اس کے معلوم ہونے کی ضرورت ہی کیلئے ہے۔ اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت و تعلیم سے شرف حاصل کرو۔ جب اپنی حالت روز بروز متغیر پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ یہ شخص متاثر ہے فضل طریق تلاش پیر۔ کمال باطنی کا حاصل کرنا جب ضرور ٹھیرا اور عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بے توسیل پیچھے یہ راہ قطع نہیں ہوتی اس لئے پیر کا تلاش کرنا ضرور ٹھیرا۔ طریق اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو متا رہے اور کسی کی عیب جوئی اور انکار میں مبادرت نہ کرے مگر جلدی سے بیعت بھی نہ کرے۔ اول یہ دیکھے کہ شریعت پر مستقیم ہے یا نہیں، اگر مستقیم نہیں اس سے علیحدہ ہو گو خوارق وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وَلَا تُطِيعُ مِنْهُمْ اٰیٰمًا اَوْ كُفُوًا الْاٰیۃ وَقَالَ لَا تُطِيعُ مَنْ اَغْلَفْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعْ هُوَاہ وَ كَانَ اَمْرًا فُرْطًا۔ اور اگر شرع پر مستقیم ہے تو خود اس کا نیک اور ولی ہونا تو ثابت ہو گیا۔ مگر اس شخص کو تو ضرورت تربیت و تکمیل کی ہے۔ اس لئے ابھی بیعت نہ کرے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اس کی صحبت سے قلب میں کچھ اثر، (یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت، دنیا و معاصی سے نفرت) پیدا ہوتا ہے یا خیر؟ اِذَا عَدُوٌّ ذَكَرَ اللّٰهَ لٰكِنْ اَكْثَرُ عَوْمٍ كُوْهُرُیْ صحبت میں اس کا محسوس کرنا دشوار ہے۔ اس وقت یوں چاہئے کہ اس کے مریدوں میں سے جسکو عاقل راست گو دیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کا حال دریافت کرے۔

صلو اور مت کہاؤ گے محمد ان میں سے کسی گناہ گار کا اور نہ کسی کافر کا، اور فرمایا اللہ نے اور نہ کہا ناؤ اس کا جسکے دل کو ہم نے غافل کر دیا۔ اپنی یاد سے اور وہ اپنی خواہش کا پیر ہے اور ہے اس کا کام حد سے بڑھا ہوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْتَسْلُوا أَهْلَ الدِّينِ كَيْفَ إِنَّ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝
اور حدیث میں ہے۔ استسأ شفاء العی السوال۔ اگر کوئی مقبر آدمی شہادت
دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی دیسی شہادتیں دیں تو زیادہ اطمینان
کا باعث ہے مگر وہ گواہی دینے والے قرائن سے سچے معلوم ہوتے ہوں۔ مریدان
می پرانند کے مصداق نہ ہوں اس اطمینان کے بعد اس سے بیعت ہو جاوے اور
اس کے ارشاد کے موافق عمل درآمد کرے۔

فصل تعدد پیر میں اگر ایک شیخ کی خدمت میں خوش اعتقاد کی کے ساتھ
ایک مقدمہ بدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ اپنا
مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود خدا نے تعالیٰ ہے نہ شیخ۔

رباعی

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ! ذر تو نہ رمید صحبت آپ گلت
ز نہار ز صحبتش گریزاں میباش در نہ کند روح عزیزاں بجلت
لیکن شیخ اول سے بد اعتقاد نہ ہو ممکن ہے کہ وہ کامل مکمل ہو مگر اس کا حصہ
دہاں نہ تھا۔ اسی طرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جاوے یا ملاقات
کی امید نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض
لینا کافی ہے۔ دوسرے شیخ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں
ہو سکتا۔ البتہ صاحب نسبت کو احوال کی ترقی ہوتی ہے۔ سو یہ شخص

حصہ پس پوچھ لو اہل علم سے۔ اگر ہو تم نہیں جانتے۔ ۱۲۔
حصہ بیماری جن کی شفا اور دوا سوال کرنا اور دریافت کر لینا ہے اور وہ ۱۳ سے

تو ابھی تعلیم کا محتاج ہے، ورنہ کسی کو بھی بیعت کی ضرورت نہ ہوتی، لاکھوں قیسریں کا ملین بلکہ انبیاء کی موجود ہیں۔

فصل۔ اور بلا ضرورت محض براہ ہوسنا کی کئی کئی جگہ بیعت کرنا بہت بُرا ہے، اس سے بیعت کی برکت جاتی رہتی ہے اور شیخ کا قلب مکدر ہو جاتا ہے اور نسبت قطع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہر حال میں مشہور ہو جاتا ہے۔

فصل۔ اور اگر شیخ کی محبت سے قلب میں کچھ تاثر معلوم ہوتی ہو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے اور اس کے عشق و محبت کو دل میں محکم کرے اور اس کی پوری پوری اطاعت کرے اور اس کو خوش رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اس کے تذکرہ کا باعث ہو کہ اس سے فیوض بند ہو جاتے ہیں۔ سورہ ہجرات کی اول کی آیتوں میں آداب نبویہ بتلائے گئے ہیں شیخ چونکہ خلیفہ کامل نبی کا ہے اس کی محبت و ادب کا بھی وہی حکم ہے۔

فصل۔ مشہور ہے کہ اپنے سر کو سب افضل سمجھے۔ ظاہر اس میں اشکال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عِلْمٌ** پس سمجھنا چاہئے کہ اگر اسکو محبت میں ایسا سمجھا تو معذور ہے اور غلبہ سکر نہیں ہے۔ تو اتنا سمجھے کہ میری تلاش سے زندہ لوگوں میں اس سے زیادہ نفع پہنچانے والا شخص مجھ کو نہیں مل سکتا۔ ہکذا اقال سیدنا سرمدی مرشد شیخ الحاج المحافظ محمد مدد اللہ دامت برکاتہم۔

فصل۔ شیخ سے اگر جانا کوئی فعل قابل اعتراض سرزد ہو جائے تو اعتراض نہ کرے حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام کا واقعہ یاد کرے۔

آن پسر پاکش خضر برید حلق
متر آنرا دنیایا بد عام خلق
گر خضر در بحر کشتی را شکست
صد درستی در کشت خضر بست

۵۰۱۔ فرقہ فیصل تو انسانی سے عقل کی ہے، جس کا علم ہے، وہ فکر کوئی دینی علم ہے۔

یا تو تاویل کر لے یا یوں سمجھ لے کہ ادیار معصوم نہیں ہوتے ہیں اور توبہ سے سب معاف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ اس شیخ کیلئے ہے جو شرع کا پابند صاحب استقامت ہو۔ اور اتفاقاً اس سے کوئی فعل ہو جاوے اور اگر اس نے فوق و فجور کو عادت بنا رکھا ہے۔ وہ ملی نہیں اس کے قول و فعل کی تاویل کچھ ضرور نہیں اس سے علیحدگی اختیار کرے۔

فصل۔ جس طرح ادیار کے آداب میں تقصیر ممنوع ہے۔ اسی طرح افراط و غلو اور بھی بدتر ہے کہ اس میں اللہ و رسول کی شان میں تفریط ہوتی ہے مثلاً ان کو عالم الغیب سمجھا اس سے کفر لازم آتا ہے قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ وَقُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا يَحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ يَا ان کو کسی چیز کے موجود یا معدوم کر دینے پر یا ادلاؤ و رزق وغیرہ دینے پر یا خدا سے زبردستی دلانے پر قادر سمجھا یہ بھی کفر ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ يَا ان کے ساتھ عبادت کے طریقوں میں کوئی طریق برتنا مثلاً ان کی منت ماننا یا ان کا یا ان کی قبر کا طواف کرنا یا ان سے دعا مانگنا، یا ان کے نام کو عباداً ماننا یا یہ سب بعض معصیت و بدعت اور بعض کفر و شرک کے طریقے ہیں قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ فَرَمَا اللہ تعالیٰ نے نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کی باتیں مگر اللہ اور فرمایا کہ ہر دے محمد کریں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لوگ اللہ کے ذرا سے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنے لاکھ خود اللہ چاہے ۱۲ علیہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ہر دے محمد کریں نہیں بلکہ ہوں اپنے لئے نفع کا اور نہ ضرر کا۔ مگر جتنا اللہ چاہے ۱۳ سے تجھ کو ہم پوچھتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کرنا نماز کی مثل عبادت اور فرمایا مانگنا بھی عبادت ہے ۱۴

علیہ وسلم طواف البیت صلوٰۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء هو العبادۃ ثم تلا قوله تعالیٰ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَذُوْنُ جَهَنَّمَ وَاٰخِرَیْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَلُكُمْ

فصل :- دلی کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، نہ عبادت کبھی معاف ہو سکتی ہے بلکہ خواص کو زیادہ عبادت کا حکم ہے۔ البتہ مجذوب کہ مسلوب الحواس ہوتا ہے، مغذو رہے نہ دلی معصوم ہوتا ہے نہ صحابہ کے مرتبے کو کوئی دلی پہنچ سکتا ہے لقول تعالیٰ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْقَرَوْنِ قَرْنِي وَلَا جَاعِلُهُمْ عَلٰۤى اَنْ الصَّابِئَةَ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ وَلِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مِنَ التَّابِعِيْنَ الصَّارِدُ الَّذِیْ دَخَلَ الْفَرَسَ مَعَاوِيَةُ خَيْرٌ مِنْ اَوَّلِیْنَ الْقُرْنِیِّ وَعُمَرُ الْمُرَوَّانِیُّ

فصل :- قبریں اونچی اونچی اور ان پر گنبد بنانا، عرس میں دھوم دھام کرنا، بہت سی روشنی کرنا، جیسا آج کل رائج ہے زندے یا مردے کو سجدہ کرنا سب ممنوع ہے۔ البتہ زیارت کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا اور اگر صاحب نسبت ہو ان سے فیوض لینا یہ سب اچھی باتیں ہیں۔

مسلمہ اور فرمایا تمھارے رب کے مجھ سے ملگو میں قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے بیکر کرتے ہیں مغرب داخل ہوئے جہنم میں ذلیل ہو کر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ادرجن کو تم پکار گئے ہو اللہ کے سوا نہ رہے ہیں۔ تمھاری مثل ۱۲ مسلمہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ بہترین امت ہو اور رسول علیہ السلام نے فرمایا سب زمانوں میں بہترین زمانہ ہے اور اس لئے کہ سب اجماع ہے کہ صحابہ سب سب عادل ہیں اور بسبب قول عبد اللہ بن مبارک کے جو تابعین میں سے ہیں کہ جو غبار حضرت معاذیہ کے گھوڑے کی ناک میں گیا وہ بہتر ہے حضرت اولس قرنی اور حضرت عمر بن عبد العزیز مروانی سے - ۱۲

فصل :- پیر بھی فارغ نہ بیٹھ رہے۔ کمالات میں ترقی کرتا رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ
 قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ دعویٰ کمال کا نہ کرے ہاں اظہار نعمت میں مضائقہ نہیں۔
 قَالَ اللہ تعالیٰ لَا تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ وَقَالَ تَعَالَى وَآمَنَّا بِعَمَةِ رَبِّكَ لَقَدْ نَفَخْنَا
 اور افشائے طریقہ پر حریص رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ حَرِّصْ عَلَیْكَ مَرِيدُونَ کے
 ساتھ شفقت محبت سے رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ بِالْمُؤْمِنِينَ رَوْفٌ سَرَّحِيمٌ
 ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے۔ قَالَ تَعَالَى وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ
 لَا نَفَضْنَا مِنْ حَوْلِكَ فَأَعْفَ عَنْهُمْ الْآیۃ دنیا داروں کی خاطر سے انکو علیحدہ
 نہ کرے قَالَ تَعَالَى لَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ إِلَىٰ قَوْلِهِ فَيَكُونُ
 مِنَ الظَّالِمِينَ اور مریدوں سے متوقع دنیا طالب نفع دنیوی کا نہ ہو قَالَ تَعَالَى
 تَرْبِيًا وَنَزِيلًا أَلْحِقُوا الشُّرَكَاءَ بِالنَّاسِ لَا اسْعَلْكُمْ عَلَيْهِمْ أَجْرًا وَاذْكُرُوا
 خلق پر صبر کرے۔ لقولہ علیہ السلام رحمہ اللہ اخی مؤمنی لقد ادرت
 اکثر من ہذا فصد۔ اپنے کو مسات دو قارے رکھے ورنہ مریدوں کی
 نظر میں بے وقعتی ہونے سے ان کو فیض نہ ہوگا۔

۱۱؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے محمد اسے رب بڑھا دے میرا علم ۱۲؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ پاکی بیان کر دے
 اپنے نفسوں کی اور فرمایا اور جو نعمت تمہارے رب کی ہے اسکو بیان کر دے ۱۳؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ رسول نبی
 ہیں تمہاری بھلائی پر ۱۴؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غمناکوں پر شفیق اور مہربان ہیں ۱۵؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر
 ہوتے تم تند و سخت دل بلیک جا رہے وہ لوگ تمہارے پاس سے پس صاف کر دے ان کے قصور کو ۱۶؎ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے نہ ہٹا دے اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام چاہتے ہیں اس کی ذات
 کو نہیں ہے تم پر ان کا کچھ حساب اور نہ ان پر ہے تمہارا حساب کچھ جو ہٹا دو تم انکو اور ہوجاؤ نا انصافوں سے،
 کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہر زب و زینت دنیا کی اور فرمایا نہیں مانگتا ہوں اس پر کسی قسم کا بدلہ ۱۷؎

لما ورد فی حقہ علیہ السلام من یزاة من یعید ہابہ ومن یزاة من
 قریب احبہ ونحوہ۔ اور ایک مرید کو دوسرے پر ترجیح دے۔ لقولہ تعالیٰ عَبَسَ
 وَتَوَلَّىٰ اَلْبَتَّہ اگر ایک کو خدا کی طلب زیادہ ہے اسکو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور
 اس کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں۔ اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے خلقت کو بدعتقاد ہی
 ہو کہ اس میں طریق ارشاد مسدود ہوتا ہے قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰی ذَا عِیَّآ اِلٰی اللّٰہِ اَوَّلُ بَاب
 سے یہاں تک یہ مضامین ارشاد الطالبین کے ہیں جو قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی
 کی عمدہ تصانیف سے ہے۔

فصل تصویر شیخ میں :- اس کو برزخ اور رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں اس
 کے یہ معنی تو آج تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھے
 یہ تو محض باطل ہے اور اگر اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہ سے دھوکہ ہو تو سمجھے
 لینا چاہئے کہ صورت ناک منہ ہی کو نہیں کہتے۔ مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلے کی یہ
 صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک منہ نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے
 بھی آتے ہیں تو انسان کو آخر سمع، بصر وغیرہ عنایت ہوا ہے اس لئے اسکو صورت حتی
 کہا گیا۔ غرض یہ معنی تصویر شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتب فن میں اسقدر مذکور ہے
 کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت
 پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے
 برکات ہوتے ہیں۔

۱؎ کیونکہ رسول علیہ السلام کے حق میں حدیث میں آیا ہے کہ جو دیکھتا تھا آپ کو دوسرے خوف کھاتا تھا اور
 جو دیکھتا تھا نزدیک سے محبت کرتا تھا یا ایسا ہی کچھ مضمون ہے ۲؎ یورپ چڑھائے اور منہ موڑا ۱۱؎ ۱۲؎ لانے
 والے اللہ کی طرف ۱۲؎ ۱۳؎ تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم اپنی صورت پر ۱۳؎

اور بعض محققین نے تصور شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دو کے خیال کا واقع ہوتا ہے اس سے بھونٹی میسر ہو جاتی ہے۔ اور خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب قدس سرہ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں دہر خید بر رخ لطیف تر بود از معانی معقولہ بود کار نیس کو بود دہر حید کیشف بود از صور مرتبہ بود کار زبون تر بود دہر حال اس میں جو کچھ حکمت و فائدہ ہو، راقم کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آ جاتی ہے اسی واسطے امام غزالی وغیرہ محققین نے عوام اور اقبیاء کیلئے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہے اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچانا چاہئے اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں، اس کو حاضر زمانہ اور ہر وقت اپنا معین دستگیر نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ کثرت تصور سے کبھی صورت ثمالیہ رو برو حاضر ہو جاتی ہے کبھی تو وہ محض خیال ہوتا ہے اور کبھی کوئی لطیفہ غیبی اس شکل میں متمثل ہو جاتا ہے۔ اور شیخ کو اکثر اوقات خبر تک بھی نہیں ہوتی اس مقام پر اکثر ناواقف لوگوں کو لغزش ہو جاتی ہے۔

فصل ۲۰ عورتوں کو دست بردست بیعت نہ کرنا چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سہ جواہر فیہی ۱۰۰۰ سب علیہ شیخ ان تفرس فی المرید فان لم یکن ذکیا فظن تمکنا من اعتقاد الظاہر لم یثقل بالذکر والفکر بل یرد الالعمال الظاہرۃ والادوار والموثرۃ اذ یثقل بحدۃ المجدین ۱۱۲۰ احیا ۱۰۰۰ میں حضرت یوسف علیہ السلام نے وقت اصرار زلیخا کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دیکھی۔ اور شرما گئے۔ یقیناً وہ حضرت یعقوب علیہ السلام نہ تھے۔ اگر حضرت یعقوب علیہ السلام ہوتے تو ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا مصر میں معلوم ہونا چاہئے۔ پھر پریشان ہونا اور بیٹوں سے جستجو کرنے کے لئے ارشاد فرمانا کیا معنی خوب سمجھ لو۔ ۱۰۰

کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا۔ جنبی عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے صاحب محبوب السالکین می نوید۔ "بیعت کنائیدن نسوان این ست اگر غائب است بوکالت محارم نسبی یا رضاعی بیعت کند و آنچه شرائط است بموکلہ بفرماید و حرہ دامنہ دہد و اگر نسوان حاضرند و پردہ مرید کند بیعت دست نہ کند چنانچہ عہد بارجال کند با عورت نہ کند و ہم در کتاب مذکور است کہ این در حق مردانست کہ مارا قبول کردی بعورت امر و نہی بسند است۔

فصل سماع میں :- ہر چند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مانعین کے دلائل سے بالکل قطع نظر کر کے اس کو جائز سمجھا جاوے تب بھی تو جواز کے بہت سے شرائط ہیں۔ انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں کون مجلس ان آداب و شرائط کے ساتھ ہوتی ہے نہ انخوان ہیں نہ زمان نہ مکان۔ صرف ایک رسم رہ گئی ہے ہر قسم کے لوگ مختلف نفسانی اغراض سے جمع ہوتے ہیں۔ اور بزرگوں کے طریقہ کی سخت بدنامی ہوتی ہے۔ اس مقام پر صرف حضرت سلطان الشائع قدس اللہ سرہ کا ارشاد فوائد الفواد سے نقل کئے دیتے ہیں۔

چند چیز موجود شود سماع انگاہ شنود آن چیست مسموع است و مسموع و مستمع و آلہ سماع ست فرمودند مسموع گویندہ است می باید کہ مرد تمام باشد و کودک و عورت نباشد اما مسموع آنچه میگوید باید کہ نہرل و غش نباشد و اما مستمع آنکہ می شنود باید حق شنود مطلوب شد از یاد حق و آلہ سماع و آن مرامیست چون چنگ در باب دشل آن باید کہ در میان نہ باشد این چنین سماع حلال است۔

اب آگے انصاف در کار ہے اور اگر ان شرائط سے بھی قطع نظر کی جائے تب بھی

سمجھنا چاہئے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے کہ کیفیت غالبہ کو قوت دیتا ہے۔ اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں خبث و حُب غیر اللہ غالب ہے، اسی کو غلبہ ہوگا پھر جب حب غیر اللہ حرام ہے تو اس کے سبب کو کیا فرمائیے گا؟

فصل :- خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ترقی دوام عمل سے ہے۔ اور اس میں عمل کا انقطاع ہو جاتا ہے۔
فصل :- شارح گلشن راز فرماتے ہیں کہ محض اہل کمال کی تقلید سے بدن غلبہ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکال کر کافر مت بنو صاحب گلشن راز کا شعر ہے
ترا اگر نیت احوال مواجید مشو کافر بنا دانی تقلید۔

فصل :- مرج البحرین میں ہے کہ اگر سکرو غلبہ میں صوفی کے منہ سے کچھ نکل جائے تو اس پر نہ اعتراض کرو، نہ تقلید، طریق اسلم سکوت ہے۔ راقم کہتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابل اعتراض ہے خصوصاً جبکہ عوام کو مضرب ہو، اس وقت اس کی غلطی ظاہر کر دینا واجب ہے۔

فصل :- قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کرنا کفر ہے البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا اور اس کے باطن کی طرف عبور کرنا متحققین کا مسلک ہے۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے۔ اہل ظاہر نے تو کتا پالنے کو برا سمجھا مگر دل میں صفات قلبیہ کو ہمیشہ جمع رکھا۔ ان میں تو یہ کسر رہی مگر ایمان موجود ہے جس سے مراد پٹ کر جنت تو مل جائیگی۔ منکرین ظاہر نے کتا پالنے کی اجادت دی اور کہا کہ مولوی لوگ حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے مراد قلب ہے اور ملائکہ سے مراد انوار غیبیہ اور قلب سے مراد صفات سبعیہ وغیرہ، یہ لوگ شرع کا انکار کر کے کافر ادستحق جہنم ہوئے۔

محققین نے کہا کہ مطلب تو حدیث کا درسی ہے جو اہل ظاہر سمجھے مگر اس میں غور کرنا چاہئے کہ ملائکہ کو کتے سے کیوں نفرت ہے۔ صرف اس کے صفات ذمیرہ سبعیہ و نجاست و حرص و غضب غیرہ کی وجہ سے تو معلوم ہوا کہ یہ صفات مذموم ہیں۔ پھر جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی گھر میں ان صفات کا رکھنا کیسے جائز ہوگا، اس محقق نے ظاہر اکتا پالنے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول مطابق ہے اور باطناً ان صفات مذمومہ کے ساتھ متصف ہونے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول التزمی ہے۔

فصل :- اہل کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس دس ہزار حجابات ظلماتی و نورانی ہیں اور لطیفہ قابلیہ کو ملا کر سات لطیفے ہیں تو ستر ہزار حجابات ہوئے ذکر سے ظلمت دفع ہوتی ہے۔ اور نور لطیفے کا سالک کو نظر آتا ہے یہ علامت ان حجابات کے اٹھ جانے کی ہے مثلاً حجاب نفس کا شہوت و لذت ہے اور حجاب دل کا نظر کرنا غیر حق پرہ اور حجاب عقل کی معانی فلسفہ میں حوص کرنا اور حجاب روح کا مکاشفہ عالم مثال کے۔ و علیٰ ہذا۔ ان میں کسی کی طرف ملتفت نہ ہو مقصود حقیقی کی طرف متوجہ رہے اور غیر مقصود کی نفی کرتا رہے۔

عشق آن شعلہ است کو چون برفروخت	ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت !
تیغ لا در قتل غیر حق براند	وز نگر آخر کہ بعد لاجہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت !!	مر جاے عشق شرکت سوز رفت

فصل اقسام حجاب و قوف سالک میں

فوائد انفراد میں ہے کہ سالک وہ ہے کہ راہ چلے، اور واقف وہ ہے جو بیچ میں
 ایک نئے پس جب سالک عبادت میں کوتاہی کرتا ہے اگر جلدی سے توبہ و استغفار
 کر کے بدستور پھر سرگرم ہو گیا تو پھر سالک بن جاوے گا اور خدا نخواستہ اگر وہی غفلت
 رہی تو اندیشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہو جاوے اس راہ کی لغزش کے
 سات درجے ہیں، اعراض، حجاب، تفصیل، سلب مزید، سلب قدیم، تسلی، عداوت
 اول اعراض ہوتا ہے، اگر مغذرت و توبہ نہ کی حجاب ہو گیا اگر پھر بھی اصرار رہا تفصیل
 ہو گیا۔ اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت جو ایک زائد کیفیت ذوق کی زائد کیفیت
 ذوق و شوق کی تھی وہ سلب ہو گئی۔ یہ سلب مزید ہے اگر اب بھی اپنی بیہودگی نہ چھوڑی
 تو جو راحت و عداوت کہ زیادتی کے قیل اصل عبادت میں تھی وہ بھی سلب ہو گئی
 اس کو سلب قدیم کہتے ہیں اگر اس پر بھی توبہ میں تقصیر کی تو جدائی کو دل گوارا کرنے
 لگا یہ تسلی ہے اگر اب بھی وہی غفلت رہی تو محبت مبدل بے عداوت ہو گئی۔ نعوذ باللہ
 منها۔

پہنچتا باب اصلاح اغلاط میں

غلطیاں تو بیشمار ہیں مگر جن میں آج کل لوگ زیادہ مبتلا ہیں ان کی اصلاح چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباع شریعت کی ضرورت نہیں۔ فتوحات میں ہے کل حقیقۃ علی خلاف الشریعۃ زنداقہ باطلۃ اور اسی میں ہے ما لنا طریق الی اللہ الا علی السجۃ المشروع لا طریق لنا الی اللہ الا ما شرعہ اسی میں ہے فمن قال ان ثم طریقا الی اللہ خلاف ما شرع فقوله زور فلا یقتدی بشیخ لا ادب حضرت بایزید فرماتے ہیں۔۔۔ لو فطرتم الی رجل اعلیٰ من الکرامات حتی یرتقے فی الهواء فلا تغتروا بہ حتیٰ تنظرو نہ کیف تجردتہ عند الامر والتہی وحفظ الحدود واداء الشیئ حضرت جنید فرماتے ہیں الطرق کلھا مسدودۃ علی الخلق الا علی من اقیقۃ اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فتوحات میں ہے فما عند اللہ من لم یحکمہ بکما کان فان اللہ ما اتخذ ولیا جاہلا و فیہ ان البطالۃ مع

۱۱ عن الاتماس ۱۲ ۱۳ قشیرہ ۱۴ ۱۵ جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو بددینی اور مردود ہے ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

العلم خیر من العمل مع الجهل (التماس) اور اس باب میں ہزاروں ارشادات بزرگوں کے مذکور ہیں کہاں تک لکھا جاوے تفسیر میں حضرت ذوالنون مصری و سری سقطی و ابوسلیمان و احمد بن ابی الحواری و ابوخص جداد و ابو عثمان ذہوری و ابوسعید حرازے اور دوسری کتابوں میں مثل دلیل العارفین، ملفوظات حضرت خواجہ مبین الدین چشتی و مکتوبات قدوسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی ؒ اور قوت القلوب ابوطالب مکی وغیرہ میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ مذکور و منقول ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر میں اول علم شریعت پھر عمل شریعت کی سخت ضرورت ہے اور بدون اس کے آگے راہ نہیں نکلتی۔ اور کبھی کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور طریق بدعت کو اختیار کر کے دلی نہیں ہو سکتا۔ جب بدعت قاطع طریق ہے تو کفر و شرک کا تو کیا پوچھنا ہے آج کل لوگوں نے علم و عمل کے اڑانے کو دو لفظ یاد کئے ہیں علم کی نسبت حجاب اکبر اور عمل کی نسبت دعویٰ آزادی۔

صاحبو! حجاب اکبر کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ جھوٹے بلکہ محبوب ٹھہرتے ہیں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے حقائق کے قاعدے سے اس کے

مسلک نہیں ہے اللہ کے نزدیک جو شخص زچا نہا ہوا کے حکم کو کسی مرتبہ میں کیونکہ اللہ نے نہیں بنایا کسی جاہل کو دلی۔ اولیٰ اسی فتوحات میں ہے کہ باوجود علم کے یہودگی کرنا بہتر ہے اس عمل سے جو جس سے بد۔ فقط اور یہ اس لئے کہ عالم اگر کوئی یہودہ بات بھی کر لے تو وہ ایسی اور بری نہیں ہوتی کہ کفر و شرک کا مذہب پہنچ جائے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف ہے۔ تو بہر کی امید ہے بخلاف جاہل کے کہ باادقات ضروری افعال نماز روزہ بھی درست نہیں ہوتا۔ اولیٰ سے کفر و شرک لازم آجاتا ہے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف نہیں۔ اس لئے تو بہر بھی نصیب نہیں ہوتی۔

بہت باریک معنی میں مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب اکبر اس پٹے کو کہتے ہیں۔ جو بادشاہ کے قریب پڑا رہتا ہے کہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کا بہت ہی قرب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے یعنی جب علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اٹھ گئے یہاں تک کہ حجاب اکبر تک پہنچ گیا، اب ایک تجلی سے حیرت کا غلبہ ہو یہ حجاب بھی اٹھ چکا واصل ہو جائے اور جس نے سرے ہی سے علم حاصل نہیں کیا خواہ تحصیل سے یا صحبت علماء سے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور رہا دعویٰ آزادی تو آزادی کے معنی باب اہ اطلاعات میں گذر چکے ہیں کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ احکام محبوب حقیقی سے ۷

گر تو خواہی حسری ددل زندگی	بندگی کن بندگی کن بندگی
زندگی مقصود بہر بندگی ست	زندگی بے بندگی شرمندگی است
جز خضوع و بندگی واضطرار	اندرین حضرت ندارد اعتبار
ہر کہ اندر عشق یابد زندگی	کفر باشد پیش او جسر بندگی
زوق یابد تا دھ د طاعات بر	مغز یابد تا دھ د دانہ شجر

اور اگر یہ شبہ ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خلاف نہیں ہے تو بزرگوں نے اسرار کو کیوں پوشیدہ کیا ہے۔ شریعت تو اظہار کے قابل ہے تو اس کا حل اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ علم حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ شریعت ایک چیز کو حرام یا کفر کہتا ہے حقیقت میں وہ حلال اور ایمان ہو جاوے۔ مثلاً دیوانی کا قانون اور ہے فوجداری کا اور مگر یہ نہیں کہ جو چیزت قانون اول میں جائز ہو وہ قانون دوم میں

تاجائز ہو یا بالعکس۔ ہاں البتہ ہر ایک کے مضامین جداگانہ ضرور ہوں سو یوں تو شریعت کے مضامین کی نفی نہیں کرتے، پوشیدہ کرنے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا وہ تو رفع ہو گیا۔ اب یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ پوشیدہ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ قابل اختفاء کے تین امر ہوتے ہیں۔ ایک اسرار۔ سوامام غزالی نے اسکی کئی وجوہات فرمائی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مضامین خلاف شرع تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں جو عام کے فہم میں نہیں آسکتے اور ان کو مفسر ہوتے ہیں دوسرے تعلیم سلوک کے طریقے۔ اس میں اخفا کی وجہ یہ ہے کہ اعلان میں اسکی بے قدری اور دوسرے طالب کی ہوسنا کی کا احتمال ہے تیسرے ثمرات مجاہدہ و مکاشفات وغیرہ اس کا اختصار بوجہ احتمال زیادہ دعوے کے ہے غرض کسی امر کا اختفا اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مخالف شرع ہے اور اگر فرضاً ایسا ہو تو وہ قابل رد و انکار کے ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ جس کو دولت وصول میسر ہوئی ہے علم شریعت و اتباع سنت کی ہوئی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول و فعل خلاف سنت منقول ہے یا تو سکر اور غلبہ حال میں وہ ام صادر ہو یا وہ حکایات غلط منقول ہیں یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی و خفی و دقیق تھی خطائے اجتہادی ہوگی جس میں وہ شرعاً معذور ہے اور خدائے تعالیٰ سے ان کو بعید نہیں ہوا۔ یہاں تو کھلم کھلا مخالفت بلکہ اسکی نفی اور اس کے ساتھ استہزاء و تمسخر کیا جاتا ہے۔ جس سے کفر ہونے میں شک و شبہ نہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ خلاف

سلہ در ارشاد الطالین فرمودہ علاوہ اسلحہ انجودعت در بعضی اعمال آنرا راہ یافتہ یناہ خطائے اجتہادی است و مجتہد محض معذور است و یک در جز ثواب دار و مجتہد مصیبت در درجہ ثواب دارد و اگر چنین باشد رعایت بر فقہاء مگر بر تمام عالم ننگ می شود۔

شرع کوئی کام کرنا درست نہیں۔ مثل طواف قبر و سجدہ مشائخ و غیرہ ان کا ذکر باب
مسائل میں آج بھی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ کی اطاعت بھی جیسی تک
ہے کہ وہ اللہ و رسول کے خلاف نہ کہے، ورنہ اس شیخ ہی کو سلام و رحمت کرنا چاہیے
حضرت نوری فرماتے ہیں: من سارایتما یدعی مع اللہ تعالیٰ حالقا تغرجه
عن حد العلم الشرعی فلا تقرین منہ شیخ سعد الدین شرح رسالہ
مکیہ میں فرماتے ہیں اگر بنادانی خود بجاہل یا اہل بدعت را ارادت آورد
یا از دست او خرقہ باطل پوشید باز بخدمت شیخ حق رود تجدید ارادت کند
تا گمراہ نہ شود۔

فصل عورتوں اور مردوں کی مخالفت کا مضر ہونا

جواہر غیبی میں حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا
تھا اللہم فی اعوذ بک منک کسی نے اس کا حال دریافت کیا کہنے لگا کہ
ایک بار کسی امرو حین کو نظر ثبوت سے دیکھا تھا، اسی وقت غیب سے ایک
طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی۔ یوسف بن حسین فرماتے ہیں۔ رأیت
آفات الصوفیۃ فی ہجرت الاحداث و معاشیہ (الاصناد و رفو)
النسوان شیخ را ظفر فرماتے ہیں اذا اراد اللہ ہوان عید القاء الی

سہ قیر ۱۲ سہ جواہر غیبی ۱۲ سہ جکو دیکھو کہ اللہ کی معیت اور قرب میں ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ
حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قریب مت پہنچو کہ ۱۲ سہ قیر ۱۲ سہ دیکھا ہے نے آفات صوفیہ کو
مردوں کو بیل بول کرتے اور نا جنوں سے ملنے میں اور عورتوں سے نرمی برتنے میں ۱۲ سہ جب اللہ کی

۱۲ سہ جواہر غیبی ۱۲ سہ جکو دیکھو کہ اللہ کی معیت اور قرب میں ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ
حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قریب مت پہنچو کہ ۱۲ سہ قیر ۱۲ سہ دیکھا ہے نے آفات صوفیہ کو
مردوں کو بیل بول کرتے اور نا جنوں سے ملنے میں اور عورتوں سے نرمی برتنے میں ۱۲ سہ جب اللہ کی

ہر لاء الالبان والجیف یرید بہ صبحۃ الاحداث منظر قریبی فرماتے ہیں اخس الارفاق ارفاق النسوان علی اوی وجہ کان کسی نے حضرت شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے میں ہماری نیت پاک ہے انہوں نے فرمایا مادامت الاشباح باذیۃ فان الامد والنہی باق والتحلل والتحریم مخاطب بہ اور غضب یہ ہے کہ بعض اس کو ذریعہ قرب الہی سمجھتے ہیں خدا کی پناہ اگر معصیت ذریعہ قرب الہی کا ہو تو سارے زندگی بھڑوے کا دل ہو کر میں اور یہ جو مشہور ہے کہ بد دن عشق مجازی کے عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر بھی ہو سکتا ہے۔ صرف نکتہ اس قاعدہ میں یہ ہے کہ عشق مجازی سے قلب کے تعلقات متفرقہ قطع ہو جاتے ہیں اور نفس ذلیل ہو جاتا ہے اب صرف ایک بلا کو دفع کرنا رہ جاتا ہے اس کے دفع کرتے ہی کام بن گیا۔ سو یہ غرض تو اولاد بی بی گائے بھینس ہر چیز کے ساتھ زیادہ محبت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ غیر عورت اور امر و کی کیا تخصیص ہے اور اگر اتفاقاً بلا اختیار کہیں دل چنیں ہی گیا تو اس وقت مجازی سے حقیقی حاصل ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ وصل و قرب میں تمام عمر اسی میں مبتلا رہے۔ اسی لئے مولانا جامی فرماتے ہیں ۔

دلی باید کہ در صورت نمانی وزین پل زد و خود را بگذرانی

یہاں تو سرور دنیا معشوق تجویز ہوتا ہے۔ بقول شاعر

مے نرمی اور ہرمانی کرنے میں سب سے بُرا عورتوں سے نرمی اور ہرمانی کرنا ہے جس طرح ہر علم جبہ احسن زمانہ
باتی ہمارا مرو نہی باقی ہے اور خلیل و تحریم کے ساتھ مخاطب ہے۔ ۱۲۰

زن نوکن لے یار در ہر بہار کہ تقویم پار سینہ نباید بکار
 خطوط نفسانیہ ولذات شہوانیہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں کے اقوال کو آڑ
 بنارکھا ہے اور دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور خود ان سے بھی پوشیدہ نہیں،
 انصاف اور حق پرستی ہو تو سب کچھ امید ہے

خلق را گیرم کہ بغریبی تمام در غلط اندازی تاہر خاص و عام
 کار با خلق آری جملہ راست با خدا نزدیک و حیلہ کے رواست
 کار با اور راست باید داشتن رایت اخلاص و صدق افزاشتن
 فصل بد بوزخ مرشد کو خدا جاننا اس غلطی کی اصلاح باب مسائل میں ہو چکی ہے
 فصل بد بخت و روزخ کو موجود نہ سمجھنا یہ اعتقاد صریح قرآن مجید کے خلاف ہے
 اور اگر اس کی تفصیل بدلی جاوے تو اس کی تحقیق اور باب مسائل میں ہو چکی ہے
 اس سے اطمینان کر لیجئے۔

فصل بد قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا موٹی بات ہے اس
 صورت میں ایسی آیتوں کا کیا مطلب ہوگا مثلاً کِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ جس کو
 ہم نے آپ کی طرف نازل کیا۔ یہ کون کہہ رہا ہے اور کس سے کہہ رہا ہے، اللہ تو بہ
 ایمان تو گیا ہی تھا عقل بھی گئی، گزری۔ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ذَٰلِكَ وَهُوَ
 الْحُسْنَىٰ الْمُبِينُ۔ ابراہیمؑ نواس رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو شیطان
 نے گمراہ کیا تھا۔ میں اس کے کان میں دھیمہ کیلئے اذان کہنے لگا، اندر سے شیطان
 نے پکارا کہ مجھے چھوڑ دو اس کو قتل کر ڈالو۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ نقطہ

اللہ اکبر قرآن کو حادث اور کلام مخلوق کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور انھوں
کہ آدمی کا ایسا اعتقاد ہو، پھر ولی ہونے کا دعویٰ ہے۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ کہ زبان اور پیٹ کی احتیاط نہیں کرتے یعنی زبان سے جو
کلمہ جاتے ہیں، بیباک نکال دیتے ہیں خواہ اس سے کفر ہو جاوے یعنی حق تعالیٰ کی
بنجاب میں بے ادبی اور گستاخی ہو جاوے، یہ نہیں سمجھتے کہ

بے ادب را اندرین رہ بازیت	جائے او بردار شد در دانیت
از خدا جو نیم توفیق ادب	بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہر کہ گستاخی کند اندر طریقی	باشد او در لہجہ حسرت غرق
ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست	رہن مردان شد و نامر و دست
بد گستاخی کو ف آفتاب	شد عزازیلے ز جرات تو باب

خصوصاً وحدۃ الوجود کے دعوے میں تو زبان کو لگام ہی نہیں کبھی خدا کو
بندہ بنا دیا۔ کہیں بندے کو خدا ٹھیر دیا۔ سرباعی

اے بردہ گمان کہ صاحب تحقیقی	و اندر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد	کہ حفظ مراتب نہ کنی زندیقے

اس مسئلہ کی جو خاص غرض تھی کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا جائے اس کی تو
ہوا بھی نہیں لگتی زبانی جمع خراج سے کیا ہوتا ہے

از صاحب دل غبار کثرت رفت	خوشتہر کہ ہرزہ در وحدت سقتن
مغرور سخن مشوکہ توحید خدا	واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

اور شکم کی بے احتیاطی یہ کہ حلال و حرام کی کچھ پروا نہیں کرتے سود خوار زین بازاری جو کوئی ہو سب کی دعوت نذرانہ قبول کر لیتے ہیں۔ بزرگوں نے صاف فرما دیا ہے کہ بدون اکل حلال انوار الہی نصیب نہیں ہوتے۔ شاہ کرمانی فرماتے ہیں :-
 مَنْ غَضَّ نَصْرَهُ عَنِ الْمَحَارِمِ وَأَمْسَكَ نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَعَمَّ بِبَاطِنِهِ
 بِدَوَامِ الْمَرَاقِبَةِ وَظَاهَرَهُ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ وَعَوَدَ نَفْسَهُ أَكْلَ الْحَلَالِ لَمْ
 يَخْطِئْ فِرَاسْتَهُ۔

فصل :- ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا درجہ ہے کہ وہاں پہنچ کر احکام شرعی ساقط اور معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ جب تک کہ ہوش و حواس قائم رہیں ہرگز احکام شرع معاف نہیں ہو سکتے البتہ بے ہوشی کی حالت میں معذور ہے۔ حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں
 عَلَّمَ الْفَنَاءَ وَالْبَقَاءَ يَدُورُ عَلَى اخْلَاصِ الْوَحْدَانِيَّةِ وَصَحَّةِ الْعِبَادَةِ
 وَمَا كَانَ غَيْرَ هَذَا فَهُوَ الْمَغَالِيطُ وَالزُّنْدَقَةُ كَمَا نَعَى حَضْرَتُ جَنِيدٍ رَحْمَةً
 ذَكَرَ كَيْفَ كَافَتْ لُؤْلُؤُا كَيْفَ كَانَتْ لُؤْلُؤُا ابْنُ هَمَّ كَوَانِ ظَاهِرِي
 احکام کی کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا بیشک واصل تو ہو گئے مگر جہنم واصل
 ہوئے، خدا رسید نہیں ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا اور چوری کرنے

سلہ جس نے جھگالی اپنی آنکھ نادیدنی چیزوں سے اور روکا اپنے نفس کو شہوات و لذات سے اور آباد کیا اپنے باطن کو دوام مراقبے سے اور ظاہر اپنے کو اتباع سنت سے اور جو کر گیا اپنے نفس کو اکل حلال کا اسکی فراست کبھی خطا نہ کریگی ۱۲؎ تیسرے ۱۲؎ علم فناء بقا یعنی علم تصوف کا مدار وحدانیت کے اخلاص و عبادت کے ٹھیک کرنے پر ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ سب دھوکہ بازی اور بد دینی ہے ۱۲؎ تیسرے ۱۲؎ بروایت ۱۲۶

والا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہو اور فرمایا کہ اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بلا غدر شرعی و وظیفہ بھی ناغہ نہ کروں۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ ہے کہ اپنے کلمات کا صراحتہ یا اشارتاً دعویٰ افتخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی تحقیر و توہین قَالَ اللہ تَعَالٰی فَلَا تَزُكُّواْ اَنْفُسَكُمْۙ اِنَّہٗ اِذَا اُظْہِرَ نِعْمَتُہٗ فِیْ غُرُضٍ مِّنْکُمْ لَیْکُمْ مِّنْہٗ مَّوَدِعٌ لِّمَن یَّحِبُّ اَنْ یَّذٰلَکَ اللہُ تَعَالٰی وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ بعض جہلا ایک عجیب دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہماری نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کرنے سے بھی ہمیں فتور نہیں آتا، اور بعض جتنے ہیں کہ ہم کو نوڈوں زبڈیوں کے گھور نیسے ترقی ہوتی ہے یا درکنا چاہیے کہ یہ نسبت جس کو معصیت بقایا ترقی ہو شیطان کی نسبت ہے اور ایسی ترقی کو مکروا استدراج کہتے ہیں۔ خدا کی پناہ! ایسے شخص کے راہ پرانے کی کوئی امید ہی نہیں، عمر بھر اسی دھوکے میں چنار رہتا ہے۔ رشحات میں ہے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار فرمودند کہ مکر الہی دوہست یکے بہ نسبت عوام دیگرے بہ نسبت خواص مکرے کہ بہ نسبت عوام است ارداف نعمت است۔ باوجود تقصیر و زحمت و مکرے کہ بہ نسبت خواص است ابقائے حال است۔ باوجود ترک ادب حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہیں۔ درکار مستقیم باش و در شرع متدیم ہر چند استقامت شرع است و در کار است انوار انوار است و اسرار اسرار و می آرند مریدے نوے میدید پیش پیر عرض داشت کہ من چنین نور می بینم پیر فرمائیے روزگار فرمود برویخت کاہ از حق غیر می بے اذن بگیر مریدم چنان کہ در نمود در پردہ شد مرید پیش ازین حال عرض داشت

پیر بچی رسیدہ فرمود خدا طر جمع دار کہ آن نور حق ست کہ اگر باز کتاب خلاف
شرع آن نور مکشوف ہوئے نور نبوئے بلکہ طلعت ہوئے حق نبوئے باطل ہوئے
سے ہر چہ درو داعیہ شرع نیست و سوسہ دیو بودیے نزاع۔

فصل ہائیک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں نہایت بے احتیاطی ہوتی
ہے۔ حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہئے یہ کسی طرح درست نہیں کہ کسی
اردو فارسی کی کتاب یا کسی عربی کی غیر معتبر کتاب میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور
اس سے استدلال شروع کر دیا۔ بہت سی عجیب و غریب حدیثیں جن کا کہیں تہ نہیں
مشہور ہیں۔ جیسے انا عرب بلا عین۔ اور مثل اس کے چمکے نہ انفاط کا پتہ نہ معانی کا
نشان۔ حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید آئی ہے۔ من کذب علی
متعمداً فلیتوبوا مقعداً من النار اسی قبیل سے یہ دعویٰ کرنا کہ حضور مقرر
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کسی نہر رکھات تصوف کے جو شب
معراج میں آپؐ لائے تھے سب علیحدہ تلقین فرمائے اور کوئی اس کے قابل نہ تھا
اس دعوے میں کتنے جھوٹ جمع ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کو کسی نہر رکھات تصوف
کے معراج میں عطا ہوئے۔ مدعی کو اس کی اطلاع کس طرح ہوئی؟ دہاں تو اس
قدر ابہام ہے کہ فرشتہ تک کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یہ کہاں کھڑے سنتے تھے؟ بھلا
ایسے مقام کا لاز کس کو معلوم ہو سکتا ہے۔

انہوں کو ادماغ کہ پر سد ز باغبان ببل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد و شب ۱۲
دوسرے جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپؐ نے تلقین نغصہ فرمایا، خود حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے کسی وجہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

کچھ خاص باتیں بتلائی ہیں آپ نے نہایت اہتمام سے اس کا انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کیا ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے غایت ہوتا ہے۔ سو یہی فہم ثمرہ تھا اس نور نسبت کا جو بدولت صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں پہنچی تھی اور وہی اب تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی آئی ہے۔ یہی معنی ہیں اس قول کے کہ تصوف سینہ بسینہ آتا ہے اور یہ نہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ باتیں کا ناپوسی کے ذریعے سے اب تک آرہی ہیں۔ اگر ایسے بے اصل دعوے کا انتظار کیا جاوے تو کام کا رخا نہ ہی درہم برہم ہو جاتا ہے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میاں کتابوں میں کو لکھا ہے کہ حاتم بڑا سخی تھا مگر یہ علم سفید ہے اور مجھ کو اپنے بزرگوں سے یہ راز سفید بہ سینہ پہنچا ہے کہ بڑا کنجوس تھا مگر یہ بات کسی سے کہنا نہیں ورنہ خشک ملانے تم کو جھٹلا دیں گے اس طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسینہ لے آؤ پھر جس چیز کا اعتبار رہے گا۔

تیسرا جھوٹ یہ کہ سب صحابہ کو نعوذ باللہ ناقابل ٹھہرایا اور قرآن وحدیث سے صحابہؓ کے خصوصاً خلیفہ اول کے فضائل دیکھو تو سب شتباہ جاتا رہے، میرالادباً میں ہے کہ فاضل ترین ہمہ امت حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اندوید اہل تجرید و بادشاہ اہل تفرید مشارع ایشان را مقدم ارباب مشاہد میدارند۔ (جواہر غریب) فصل ۱۔ ایک غلطی یہ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار ہوگا اسی طرح دنیا میں دیدار کے قائل ہیں۔ جانا چاہیے کہ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تمنا کی اور لہن ترانی جواب سنا، حدیث شریف میں موجود ہے۔

اَنْتُمْ لَنْ تَرَوُا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا۔ یعنی موت سے پہلے کبھی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ تَحَابُّهُ النُّورُ لَوْ كُشِفَ الْاِحْتِرَاقُ سُبْحَاتٍ وَجْهَهُ مَا انْتَهَى إِلَيْكُمْ بِصَوِّهِ مِنْ خَلْفِهِ رِجَالُ مُسْلِمٍ اب قرآن وحدیث کے بعد اور کون چیز ہے جس پر یقین آوے۔ قال اللہ تعالیٰ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ اب عارفین کا کلام سنئے کیا فرماتے ہیں۔ مَقْبَاحُ الْهَدَايَةِ میں ہے رویت جہان در جہان متعذرست چہ باقی در فانی نہ گنجہا ما در آخرت مومنان را موعود است و کافران را ممنوع۔

کشف الآثار میں ہے۔ روزے در مجلس جناب ارشاد آداب قبلہ کو من غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضاء مذکور شد کہ فلاں مرید آنجناب میگوید کہ من جناب حق سبحانہ و تعالیٰ بچشم سرمدی بینم۔ آنحضرت اور بحضور خود خواند و پرسیدند۔ اعتراف نمود پس آنجناب ادرا ازین قول منع فرمودند و عہد گرفتند کہ بار دیگر این چنین نگوید۔ حاضران سوال کردند کہ این مرد محق است یا باطل، فرمودند محق است لیکن امر برے طبیب گشتہ و دہش آنست کہ دے بچشم سر نور جمال را دید در همان وقت از بصیرت کہ رویت قلبی است سوراخی بطرف بصر او پیدا گشت و شعاع بصرش منور شد، حق تعالیٰ مقصود شد پس آنچه بصیرتش مشاہدہ کرد و مکنون او شد کہ بصر من دیدہ است و فرق نکرد کہ این

علیہ بہ تحقیق تم ہرگز نہ دیکھو گے اپنے رب کو جب تک نہ مر جاؤ ۱۱ علیہ اس کا جناب نور ہے اگر اسے اٹھادے تو اس کے انوار و اتیر البصر تک خلقت کو جلادیں یعنی کل خلقت کو ۱۲ علیہ اب اس کے بعد کس بات پر ایمان لادیں گے ۱۳ علیہ جو اہر غیبی ۱۴ علیہ جو اہر غیبی ۱۵ علیہ جو اہر غیبی ۱۶

جا دور دایت است حضرت شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے مکاشفہ نہ آنست کہ ہویت حق سبحانہ و تعالیٰ ادراک کنند دور یا بند ہر حہ پر خواہی نہ رویت قلبی را خواہ رویت بھیرت خواہ مکاشفہ، خواہ مشاہدہ، باصطلاح صوفیہ رویت قلبی است نہ رویت عیانی کہ بحاسہ بصرت حق دارد۔ بحر العلوم شرح ثنوی میں فرماتے ہیں درین تجلی حضرت موسیٰ علیہ السلام مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ نمودند وہ سبب مشاہدہ فانی شدند و رویت حاصل نہ شد۔ مکتوبات قدوسی میں ہے آنچه اینجا بود یقین گویند کہ حجاب در میان است و آنچه آنجا بود عیان نامند کہ ارتفاع حجاب از میان ست (انوار العادنین)

احیاء العلوم میں ہے: مَن رَئَىٰ بِالْعَيْنِ وَلَا بِصَادِرِ الدَّارِ الْأُخْرَىٰ وَدَارِ الْقَرَارِ وَلَا يَرَىٰ فِي الدُّنْيَا مَخْصُلاً۔ در کتب سلوک میں تمام قایم جو مشاہدہ ہونا لکھا ہے وہ رویت قلبی ہے۔ جیسا اور پر گزر چکا اور نیز مقام مشاہدہ خواب کے ہوتا ہے سو خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے۔

تذکیر:۔ بعض اوقات سالک روحانی تجلی کو تجلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے اس مقام پر شیخ کامل محقق کی ضرورت ہے۔ در مکتوبات چہار دہم حضرت کچلی منیری ست بدان کہ تجلی عبارت از ظہور ذات و صفات الوہیہ است جل جلالہ و روح را نیز تجلی باشد و بسیار روزندگان درین مقام مغرور شدہ اند و پنداشتند کہ تجلی حق یا قند اگر شیخ صاحب تصرف نہا شد ازین درطہ خلاصی دشوار بود۔ اکنون بدان کہ فرق است میان تجلی ربانی و تجلی روحانی چون آئینہ دل از کدورت وجود ماسوی اللہ صفات پذیرد و مشرق آفتاب جمال حضرت گردد وہاں جہان نمائے ذات و صفات او شود و لیکن نہ ہر کس را این سعادت مشاہدہ نماید از میان روزندگان صاحب دولتے باشد کہ چون آئینہ دل از صفات بشریت صاف کند

بعضہ صفات روحانی بر دل دے تجلی کند پس گاہ بود کہ ذات روح کہ خلیفہ حق است
در تجلی آید تجلافت خود دعویٰ انا الحق کردن گیرد گاہ بود کہ جملہ موجودات را پیش تخت
خلافت روح در سجود بنید و رغلط افتد و داند کہ مگر حضرت حق است قیاس برین حدیث
اذا تجلی اللہ شیء خضع لہ کل شیء۔ و ازین جنس غلط بسیار افتد کہ تجلی روحانی
و سمت حدث دارد و آن را قوت افاضت باشد۔ و از تجلی روحانی غرور پیدا و پدید آید و در
طلب نقصان پیدا آید۔ و در تجلی حق سبحانہ و تعالیٰ این جملہ بر خیرست و دوستی بہیستی مبدل شود۔
در طلب بغیر آمد و تشنگی زیادہ گردد۔ اور بعض بزرگوں کے جو اس قسم کے اقوال ہیں
دیگران را وعدہ فرما بود لیک ما نقد ہم انجبا بود

اس کے معنی شیخ عبد القدوس فرماتے ہیں۔ معنی ادا انت آنچہ آنجا وعدہ بردیت بود
این یا چشم یقین مشاہدہ این مفود را متحققان مشاہدہ خوانند محض رویت دانند۔

رفع اشتباہ

بعض بزرگوں کے کلام میں جو تجلی ذاتی کا لفظ پایا جاتا ہے اس سے دھوکہ نہ کھائیں
کیونکہ یہ اصطلاحی لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سالک کی توجہ الی الذات میں استقر
استفراق ہو جاوے کہ غیر ذات کی طرف اصلا التفات باقی نہ رہے حتی کہ صفات بھی اس
وقت ذہن میں مستحضر نہ رہیں۔ اور ایک معلوم کے حضور سے دوسرے معلومات کی
غیبت محل استبعاد نہیں بلکہ بکثرت واقع ہے سو اس کو رویت سے کوئی علاقہ نہیں۔
علم الکتاب میں اس کی تفسیر کی تصریح کی ہے علاوہ اس کے خود لغوی معنی کے اعتبار
سے بھی تجلی و رویت میں فرق ہے۔ کیونکہ تجلی کے معنی ہیں بطور کے سویہ صفت حق

تعالے کی ہے اور رویت کے معنی ہیں دیکھنا۔ سو رویت ذات میں یہ صفت عید کی ہے تجلی کے اثبات سے رویت کا اثبات لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا حاصل یہ ہوا کہ ذات کی طرف سے ظہور ہو سکتا ہے مگر عید کی طرف سے دید و بینش نہیں ہوتی سو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تجلی کا اثبات فرمایا ہے بقولہ تعالیٰ فَلَمَّا بَلَغَ رَبُّهُ اُورُوِیْتَ کِی نَفِی فَرَمَاتِیْ ہ۔ بقولہ تعالیٰ لَنْ تَرَانِیْ۔

غرض قرآن وحدیث دکلام اہل حق سے واضح ہے کہ رویت ذات حق تعالیٰ کے آخرت میں واقع ہوگی، اور دنیا میں ممکن ہے اور بعض اکابر کے کلام میں جو امکان کا کلمہ کہا ہے اور مستناع کو مقررہ کا مذہب قرار دیا ہے اس سے مراد امکان و امتناع عقلی ہے نہ شرعی۔ اور ہمارا امتناع شرعی ہے، بوجہ ورود و نصوص عدم الوقوع کے دنیا میں اور امتناع عقلی مدعا نہیں۔ ورنہ آخرت میں کیسے وقوع ہوتا، اس لئے کہ متخیل عقلی ممکن نہیں ہو سکتا۔ چر جائے وقوع۔ نقطہ

فصل۔ ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جسد عنصری حد سمجھنا یہ اعتقاد صریح کفر ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا تغیر تبدیل، حدوث، احتیاج، تقلید، حلول و اتحاد ہزاروں خرابیاں لازم آتی ہیں۔ ظاہری جسد ظاہری حواس سے محسوس ہے وہاں تو اس قدر نمرہ ہے کہ حواس باطنی اور عقل کی بھی رسائی نہیں۔ خیال و فکر میں جو چیز آوے اللہ تعالیٰ اس سے بھی نمرہ ہے۔ عمرو بن عثمان مکی فرماتے ہیں۔ کل ما توہم قلبک او سمع فی بحاری حکمک او خطر فی معارضات قلبک من حسن او بھاء او اداس او جمال او ضیاء او شیم او نور او شخص او خیال فانلہ تعالیٰ یعید من ذلک لا تسمع الی قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیء و هو السميع السميع

پانچواں باب مولغ طریق میں

یوں تو جتنے معامی اور تعلقات ماسوی اللہ ہیں سب اس راہ کے رہن ہیں مگر چند فطری چیزوں کو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل۔ ایک نافع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کا بیان اور پرکند چکا ہے۔ افسوس اس زمانے میں رسوم و بدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف اسی رسوم کا نام رکھا گیا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ رواہ بیہقی فی شعب الایمان۔ جو حقیقت تصوف کی تھی کہ خدا و بقا کی نسبت حاصل کریں اس کے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم کے مفید ہو گئے۔ ابو العباس دینوری نے اپنے زمانے کا حال فرمایا ہے، تو ہمارے زمانے کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔ نقصوا ارکان التصوف وهو مواہبہا وغیرہا معانیہا یا سامی احدثوها سمو الطمع زیادة وسوء الادب ، اخلاصا والحق وجع عن الحق شطحا والتلذذ بالذموم طیئہ واتباع الھو ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصلاد سوء الخلق مولد والنجل جلا دة والسوال عملا ونبلاء اللہ ملامتہ وما کان هذا الطریق القوم۔

لے قریب ۱۲ صغیر آئے گا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ کرنا باقی ہے کہ اسلام سے مگر نام ہی نام اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر خطوط و نقوش ۱۲ صغیر توڑ دیا لوگوں نے ارکان تصوف کو اور تباہ کر دیا اس کے طریقوں کو اور بدل دیا اسکے معنوں کو ایسے ناموں سے جو خود گڑھے طمع کا بہتایت نام رکھا اور بے ادبی کا اخلاص اور دین حق سے نکل جانے کا شیعہ اور بری چیزوں سے لذت لینے کا، خوش طبعی اور خواہش کی پیروی کا امتحان اور دنیا کی طرف لوٹ آئے کا وصل اور نیک خلقی کا رعب اور بخل کا قوت اور سوال کا عمل اور نذر زبانی اور پھکوا گوئی کا ملامت اور نہیں سے قوم کا یہ طریقہ ۱۱

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ان رسوم کی نسبت فرماتے ہیں نسبت صوفیہ غیبت سے کبریٰ و رسوم ایشان بیسج نمی ارزود۔

فصل۔ ایک مانع یہ ہے کہ غلطی سے کسی بے شرع پیر سے بیعت کر لی۔ اباسی کو نباہتا رہا جب وہ خود واصل نہیں تو اس کو کیسے واصل کرے گا۔ حضرت بغداد کا قول ہے:-
 صلیحۃ اهل البدعة تورث الاعراض عن الحق۔ شیخ قوام الدین فرماتے ہیں۔
 اے درویش محکم معیار این کار کتاب سنت است و سیر سلف کہ اہل اقتدا بودند نہ اجازت
 مجرود مقام متبرک کہ فلاں فرزند درویش است در جائے آبا و اجداد خود نشسته و چیزے کہ
 از شان شیخی مخالف معیار است آن فاسد و باطل یعنی اگر قول و فعل شیخ مخالف کتاب
 و سنت و اجماع بود، بیسج باشد آن شیخ لائق شیخی و مقتدائی نبود ہر کہ بد اقتدا کند بمقصود
 نہ رسد۔ بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کامل سے بیعت کرے شیخ سعد الدین فرماتے ہیں
 اگر از نادانی خود بجای اہل یا اہل بدعت ارادت آورد تجدید ارادت کند و از دست و خرقہ
 پوشد تا گمراہ نشود۔ اور یہ مشہور ہے شیخ من جنس است اعتقاد من بس است سوا اول تو
 ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد باقی رہنا مشکل ہے دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں شاذ
 و نادر ایسا بھی ہو گیا ہے جو اس فن سے ذرا بھی واقف ہے جانتا ہے کہ حصول مطلب کا طریقہ
 شیخ کامل کی صحبت و تعلیم ہے۔ و بس۔ اور شیخ کامل وہی ہے جو جامع ہونا ہر باطن
 کا، تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پیر مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیر بہت بڑے
 درجہ کا کامل نہ ہو مگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھ کہ اگرچہ ان سے بڑھ کر
 اور کامل ہوں۔ مگر میرے لئے یہی کافی ہیں اور میرا اعتقاد مجھے مقصود تک پہنچا دینا
 اے فیروز ۱۲۔ اے بدعتیوں کی محبت اللہ سے نہ ہو لینے کی آفت ہے۔

فصل :- ایک خراب مانع عورتوں لوگوں کو دیکھنا یا ان کے پاس بیٹھنا اٹھنا ہے اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے پیر کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک حسین لڑکے کو دیکھ کر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ تعالیٰ اس صوت کو عذاب دیں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ جلدی اس کا نتیجہ جھکتو گے، وہ کہتے ہیں کہ بیس برس بعد میں قرآن بھول گیا۔ اسی طرح عورتوں سے ملنا جانا خدا تعالیٰ سے کوسوں دور پھینکتا ہے۔ باب الافلاط میں تفصیل مرقوم ہو چکا ہے۔

فصل :- ایک مانع زبان درازی اور دعویٰ کمالات دعویٰ توحید اور گستاخی دینے والی شریعت کے ساتھ، یا حق تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔

فصل :- ایک مانع شیخ کی تعلیم سے زائد ٹوٹ کر مجاہدہ کرنا کہ چند روز میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹ جاوے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا و من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تسلموا رواه الشيخان۔

فصل :- ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا و عجلت کرنا کہ اتنے دن مجاہد کرتے ہو گئے اب تک کچھ نتیجہ نہیں ہوا۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بد اعتقاد ہو جاتا ہے یا مجاہدہ ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو سمجھنا چاہیے کہ کوئی چیز بھی ایسی دفعۃً حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو یہی شخص کسی وقت بچہ تھا کتنے دن میں جوان ہوا، پہلے جاہل تھا کتنے دنوں میں عالم ہوا۔ غرض عجلت و تقاضا گویا اپنے ہادی پر فرماش ہے۔

لغزیرہ ۱۲ ص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں سے اتنا اختیار کرو کہ اکتاؤ نہیں۔ کیونکہ اللہ نہیں اکتا، حاجت تک تم نہ اکتا جاؤ۔ ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يستجاب لاحدكم ما
 لم يعجل - ترمذی - اگر کسی وقت دل گھبرا کرے ان اشعار سے
 تسلی کر لیا کرے۔

اشعار

قرنہا باید کہ تا یک کود کے از لطف طبع	عاقلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن
سالہا باید کہ تا یک نگ اصلی ز آفتاب	لعل گردد در یخشاں یا عقیق اندر یمن
ماہہا باید کہ تا یک مشت پنجم از پشت پیش	صوفیے را خرقة گردد یا حمارے را رسن
ہفتہا باید کہ تا یک نمبر از آب دگل	شادے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن
رد زہا باید کشیدن انتظار بے شمار	تا کہ در جوف صدف باران شود دگر عدن

فصل ۱۔ ایک نافع یہ کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ڈالنا، یا
 اس سے بڑھ کر یہ کہ شیخ کا آزر وہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔ من عادی لی
 ولیا فقد اذنتہ بالمحرب۔

مہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک
 بعدی نہ کرے۔ مہ جویرے دلی سے مدد کرتے ہیں اسکو لڑائی کی اطلاع دیتا ہوں ۱۲

چھاباب صایا جامعہ میں

اس میں چند تفصیلات ہیں۔ فصل۔ امام قشیری کے وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ اول عقائد موافق اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر ضرورت کے موافق علم حاصل کرے۔ خواہ درس سے یا صحبت علماء سے اور اختلافی مسئلہ میں احتیاط پر عمل کرے اور سب معاصی سے توبہ نہ خالص کرے۔ اہل حقوق کو راضی کرے مال و جاہ کے تعلقات کو قطع کرے۔ اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے نہ اس پر کوئی اعتراض کرے اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے اور کسی سے ظاہر نہ کرے اگر کچھ قصور شیخ کا ہو جادے فوراً مغفرت کرے اور اقرار خطا کا کرے تاویل نہ کرے۔ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرے۔ بہت ہنسے نہیں۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ اپنے پیرو بھائیوں پر حسد نہ کرے، لڑکوں، عورتوں کی صحبت سے بچے بلکہ ان سے زیادہ گھل مل کر باتیں بھی نہ کرے جب تک صاحب نسبت نہ ہو جائے کسی کو مرید نہ کرے۔ آداب شرع کا بہت پاس رکھے، مجاہدہ و عبادت میں سستی نہ کرے۔ تنہائی میں رہے۔ اور اگر مجمع میں رہے کا اتفاق ہو تو ان کی خدمت کرے اپنے کو ان سے کم سمجھ کر برتاؤ کرے۔ دنیا داروں کی صحبت سے پرہیز کرے۔

فصل ۱۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت و مصلحت دینی اغنیاء سے صحبت نہ رکھے۔ صوفیان جاہل اور جاہلان عابد اور علماء مراد بان خنک اور جو محدثین اہل فقہ سے عداوت رکھیں اور جو لوگ کلام و عقول میں انہماک رکھتے ہیں ان سب کی صحبت سے بچے۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو عالم و صوفی ہوں،

دنیا کا تارک، ذاکر اللہ و اتباع سنت کا عاشق، اور مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے کہ حنفیوں کا مذہب سب اچھا ہے یا شافعیہ کا سب بڑھکے اپنے مذہب پر عمل کرتا رہے۔ نہ صوفیوں کے طریق میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کہ چشتیہ کی نسبت بڑے زور کی ہے۔ دوسرا کہ کہ نقشبندیوں میں اتباع سنت زیادہ ہے۔ اور اسی قسم کے خرافات سے بچے۔ وہ لوگ مغلوب الحال ہیں یا کسی تاویل سے کوئی امر کرتے ہیں جو اس شخص کے نزدیک خلاف سنت ہے۔ ان کو برا بھلا نہ کہے۔ اور خود وہی کرے جو قواعد شرعیہ کے موافق ہے فصل۔ اس میں حضرت سیدنا محمد رشیدنا شیخ الحافظ الحاج محمد امدا اللہ صاحب کی وصایا کا خلاصہ لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتا ہوں۔ اس کو آخر میں اسی واسطے لکھا کہ خانہ میں برکت ہو ورنہ میرا حق یہ تھا کہ اس کو سب سے مقدم کرتا۔

دلناس فیما یعشقون مذاہب

طالب حق پر لازم ہے کہ اول مسائل ضروری و عقائد اہل سنت و جماعت کے حاصل کرے پھر ان مسائل سے تزکیہ کرے۔ حرص، اہل، غضب، جھوٹ، غیبت، بغل، حسد، ریا، تکبر، کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر، شکر، قناعت، علم، یقین، تفویض، توکل، رضا، تسلیم اور شرع کا پابند ہے۔ اور اگر گناہ ہو جاوے جلدی کر کے نیک

میں خواہ صحبت علماء سے، خواہ کتابوں سے اور اگر زیادہ استعداد نہ ہو تو کتب ذیل کو اکثر اوقات مطالعہ میں رکھے، موضح القرآن ترجمہ قرآن مجید از شاہ عبدالقادر صاحب تحفۃ الانوار ترجمہ شلوک الانوار و شرح دتایہ اردو، مالاہندہ پند نامہ شیخ فرید الدین عطار، اکیس روایت ترجمہ اردو، کیمیائے سعادت، گلزارِ ابراہیم، جہاد کبیر، تحفۃ العشاق، نغائے روح، ارشاد مرشد، اور ان کتابوں کو سفر میں بہار رکھے۔ ۱۲۔

عمل سے تدارک کرے۔ نماز باجماعت وقت پر پڑھے کسی وقت یاد الہی سے غافل نہ ہو۔ لذت و ذکر پر شکر بجالا دے کشف و کرامات کا طالب نہ ہوا پناہ حال یا سخن تصوف غیر محرم سے نہ کہے۔ دنیا و مافیہا کو دل سے ترک کر دے خلاف شرع فقرار کی صحبت نہ چکے۔ لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کے ساتھ ملے اپنے کو سب سے کمتر جانے کسی پر اعتراض نہ کرے، بات نرمی سے کرے سکوت و خلوت کو محبوب رکھے اوقات مضبوط رکھے۔ تشویش کو دل میں نہ آنے دے جو کچھ پیش آوے حق کی طرف سے سمجھے۔ غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے۔ دینی کاموں میں نفع پہنچاتا ہے، نیت خالص رکھے، خورد و نوش میں اعتدال رہے۔ نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کس ہوا ورنہ اس قدر کم کہ عبادت سے ضعف ہو جائے۔ کسب حلال افضل ہے۔ اگر توکل کرے تو بھی مضائقہ نہیں بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے۔ نہ کسی سے امید و خوف کرے حق تعالیٰ کی طلب میں بے چین رہے۔ نعمت پر شکر بجالا دے فقر و فاقہ سے تنگدل نہ رہے، متعلقین سے نرمی برتے ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے۔ ان کا غدر قبول کرے کسی کی غیبت و عیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے۔ اپنے عیوب کو پیشتر، نظر رکھے۔ کسی سے تکرار نہ کرے مہمان نواز و مسافر پر در ہے۔ غریب و مساکین، انا و صلیا کی صحبت اختیار کرے قناعت و ایثار کی عادت رکھے۔ بھوک پیاس کو محبوب سمجھے، کم ہنسے، زیادہ روئے، غدا، الہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے نیکی پر شکر بدی پر توبہ کرے۔ صدق، مقال، اکل حلال اپنا شعار بنائے غیر مشروع مجلس میں نہ جاوے۔ رسوم جہل سے بچے، شرمگین، کم گو، کم رنج، اصلاح جو،

نیکو کار، نیکو رفتار، باوقار، بردبار رہے۔ ان صفات پر مفرد نہ ہو، ادیاد کے
مراعات سے مستفید ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جا کر ایصالِ ثواب کرے
مرشد کا ادب اور فرمانبرداری کا مل طور پر بجالادے اور ہمیشہ استقامت کی
دعا کرے۔

الحمد للہ کہ ۲۷ مئی روز پنجشنبہ ۱۳۱۵ھ وقت چاشت مقام کانپور مدرسہ
جامع العلوم میں رسالہ ”تعلیم الدین“ اختتام کو پہنچا۔ یا اہلی اس کو قبول فرما کر
اپنے بندوں کو نفع بخشے

تم بآفتابِ شمس شو شمس نہ بجزِ ساختہ رخ شمس نہ نفسے یاد تو میکشم چہ عبارت و چہ معانیم
اللہم! شمس لکنا یا خیر الساعات

اس رسالہ میں جن امور کی تعلیم ہے ہر خید انکی تحصیل میں سعی کرنا ضرور ہے مگر
بدون امداد اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہے کہ سب ہیج ہے بقول مولانا

این ہمہ گفتم و لیک اندر پیچ بے غایات خدا، ایچم دی پیچ
بے غایات حق و خاصان حق مگر ملک بشد یہ ہنسش ورق

اس لئے مناسب، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ دیکھ کی ارشاد فرمودہ ایک شجاعت
جن میں بزرگوں کے توسل سے تمام خیر و سعادت طلب کی ہے آخر میں لگا دی جائے تاکہ اسکو
ثوق سے جنا ب الہی میں عرض کیا کریں۔ اور اس میں یہ بھی خاندہ ہے کہ بزرگوں کے
توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے، دوسرا خاندہ خاص حضرت صاحب کے توسل
کے لئے یہ بھی ہے کہ ان کو اپنے سلسلے کا اتصال ہو جائے گا۔ وہ ہوندا۔

شجرہ پیرانِ حقیقت اہل بہشت

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے اور درود و نعت ختم الانبیاء کیواسطے
اور سب اصحاب و آلِ مصطفیٰ کیواسطے

در بد پھرتی ہے خلقت اتجا کیواسطے آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسطے
رسم کر مجھ پر الہی ادلیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الہی دل مرا مگر منور نور عرفان سے الہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الہی دل مرا مگر منور نور عرفان سے الہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبد الرحیم اہل غزا کیواسطے

کر وہ پیدا درد و غم میرے دل افکار میں بار پاؤں جس سے اے باری تری دربار میں
شیخ عبد الباری شہر بے ریا کیواسطے

شرک و عصیان و ضلالت بچا کر اے کریم کربہایت مجھ کو توراہ صراط مستقیم
شاہ عبد الہادی پیر ہدا کیواسطے

دین دنیا کی طلب عزت نہ سزا رہی مجھے اپنے کوچے کی عطف کر ذلت خواری مجھے
شاہ عزیز الدین عزیز دو سر کیواسطے

دے مجھے عشق محمد اور محمدیوں میں گن ہو محمد ہی محمد ورد میرا رات دن

شہ محمد اور محمدی اتقیہ کیواسطے

حب حق حب الہی حب مولا حبیب الغرض کرے مجھے محو محبت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ باسنا کیواسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت کے بعد پر توقع ہے کرے مجھے شفی کو تو سعید

بو سعید اسعد اہل درہ کیواسطے

قال اتر حال اتر سب مرے اتر میں کام لطف کے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام

شہ نظام الدین بلخی مقتدا کیواسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک مال یعنی اپنے عشق میں کر محب کو با جاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے

حب دنیا دی سے کر کے پاک مجھ کو حبیب اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میری نصیب

عبد قدوس شہ قدس و صفایا کیواسطے

کو معطر روح کو بولے محمد سے مرے اور منور چشم کر روئے محمد سے مرے

اے خدا شیخ محمد رہنما کیواسطے

کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے اور دکھا نور حقیقت خوئے احمد سے مجھے

شیخ عارف صاحب لطف عطا کیواسطے

کھول دے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبدالحق شہ ملک بقا کیواسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دلیں تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر لاڈلیا کیواسطے،

ہے مکدر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمس دین کو منور نور سے عرفان کے میرا شمس دین
شیخ شمس الدین ترک شمس اضحیٰ کیواسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر سبیلِ ذہار عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیابان قرار
شیخ علاؤ الدین صابر بارضا کیواسطے

دے ملاحمت مجھ کو رب نیکینئی ایمان سے اور علالت بخش گنج شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے

عشق کی رہ میں پڑے جوں اولیا اکثر شہید خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقتول دلا کیواسطے

بے ترے ہو نفس و شیطان در پے ایمان دین جلد ہوا کر مرا یارب مدگار و معین
شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے

یا الہی بخش ایسا بے خودی کا مجھ کو جام جس سے جاگڑ رہا شرم و حیا و تنگ نام
خواجہ عثمان باشرم و حیا کیواسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات متعار زندہ کر ذکر شریعت حق سے آپرور و گار
شہ شریف ندنی با اقیاب کیواسطے

آتش شوق اس قدر دلیں کھر بھراے درود ہر بن موسیٰ مرے نکلے تری الفت کا درود
خواجہ مودودِ حشتی پارسا کیواسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہ ضلالت نکال بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یارب ملک ال
شاہ یوسف شہ شاہ و گدا کیواسطے

مست اور پیخو د بنا بولے محمد سے مجھے محترم کر خواری کوئے محمد سے مجھے

بو محمد محترم شاہ دلاکیواسطے

صدقہ احمد کے یہی امید سیری ذات سے کہ بدل کر دے عصیان کو حسنات سے

احمد بادل چشتی با صفا کیواسطے

حد سے گزار نہج و فرقت اتہوے پروردگار کرمی شام خزان کو وصل سے روز و بہار

شیخ ابوالسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر اپنے درد و غم سے یارب دلو میرے شاد کر

نواجہ مشاد علوی بوالعلا کیواسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم ایک میں اندھا نواں بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آئے نظر

بوہبیرہ شاہ بھسری پیشوا کیواسطے

عیش و عشرت کی دو عالم سے نہیں طلب مجھے جہنم گریبان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے

شیخ خذیفہ مرعشی شاہ صفا کیواسطے

نے طلب شامی کی نے خواہش گدائی کی مجھے بخش اپنے در تک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کیواسطے

راہن میرے ہیں دو قزاق باگز زگراں تو پہنچ فریاد کو میری کہیں امتحان

شہ فیض ابن عیاض اہل دعا کیواسطے

کرم سے دل سے تو اے واحد وئی کا خوف دلیں اور آنکھوں نہیں بھڑے سرسبز وحد کا نور

نواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کیواسطے

کو غایت مجھ کو توفیق حسن کا ذوالمنن تاکہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت حسن

شیخ حسن بھری امام ادلیا کیواسطے

دور کر دے حجاب جہل و غفلت میرے رب
 ہادی عالم علی مشکل کشا کیواسطے
 کچھ نہیں مطلب عالم کے گل و گلاب سے
 سرور عالم محمد مصطفیٰ کیواسطے !
 آٹھاد پر ترے میں ہر طرف ہو کر ملوں
 یا الہی اپنی ذات کبریا کیواسطے !
 ان بزرگوں کے تئیں یارب عرض کھریں
 مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کیواسطے
 اس دوائی نے کر دیا ہے دور و حد تک مجھے
 تاہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے
 کو دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے
 یارب اپنے عاشقان بادف کیواسطے
 کشمکش سے ناامیدی کی ہواہوں میں تباہ
 یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے
 چرخ عصیان سر پہ زیر قدم بحسب الم !
 کچھ رہائی کا سبب اس بتلا کیواسطے
 گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں
 کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے
 ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے
 اوتار کیہ زہد کا ہے زاہدوں کیواسطے،

ہے عصائے آہ مجھ بیدست و پاکِ واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہشِ علم و ادب

دردِ دل پر چاہیئے مجھ کو خدا کی واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعلائے دنیا بے شمار کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اسے پروردگار

بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کی واسطے

گرچہ عالم میں الہی سعی میں بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی

جان و دل لایا و لے تجھ پر خدا کی واسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میراثِ بل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دے ہے

کشتگانِ تیغ تسلیم و رضا کی واسطے

حد سے اتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا کرمی امداد اللہ وقت ہے امداد کا،

اپنے لطف و رحمت بے انتہا کی واسطے

جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لکھا یا جس نے یہ شجرہ بڑھا

بخش دیجے سب کو ان اہلِ وفا کی واسطے

مختصر حالات مشایخ شجره نذکور از اوزار العارفین و عیسیه

شماره	نام	نسب	دین	وفات	فرار	مختصر حالات
۱	حضرت علی	بنی هاشم	کوردینیه	۱۳ رمضان ۴۰۵	در نجف شهادت یافت	از صبیان اهل اسلام آوردند و فضائل بسیار دارند بعد وفات چهار ماه بعد از وفاتشان در مدینه قائم ماند و ای عراق شدند و یکی از آن عبا هستند و هواصل لباسی الخرقه و مدت خلافتش چهار سال و نه ماه بود.
۲	امام حسن بصری	مولی زید بن ثابت	در مدینه ولادت	۱۳ محرم ۹۵	در نجف	قدم ال البصره بعد ما بلغ اربع عشر سنه بعد قتل عثمان رضی و محمداً بود و در مدینه ام سلمه قال ابو ذر عقیب بود حسن بصری رضی که بیعت نمود از علی رضی به عمر چارده سالگی و در مدینه بود بعد از آن رفت - حسن بصری رضی بجانب کوفه و بصره و ملاقات آنه کرد - حسن بصری از حضرت علی بعد از آن قال ایشیخ العلامة السیوطی فی رساله اتحاق الحق گفت ابن جریر واقع شد در سند ابی یحیی مل بریره رضی که خیر داد و مرا عقیبت بن ابی اصبه ابی اهل قال سمعت الحسن رضی يقول سمعت علیاً يقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل امتی مثل المطر الخ قال محمد بن الحسن رضی شیخ شیخ خاندان فی صریح فی سماع الحسن رضی من علی رضی در حالیه ثقافت.

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	ناب	وطن	وفات	مزار
۱	خواجه ابو الفتح بن محمد بن زید	.	.	۸۴۵ هـ	باجه
۲	فیصل بن عیاض	.	.	۸۴۵ هـ در مکه	کهنه
۳	ابو الفتح بن ابراهیم بن محمد	.	.	۸۴۵ هـ	در مکه
۴	ابو الفتح بن ابراهیم بن محمد	.	.	۸۴۵ هـ	در مکه
۵	ابو الفتح بن ابراهیم بن محمد	.	.	۸۴۵ هـ	در مکه

شاگرد امام حسین تا چهل سال نماز فجر و وضوئے عشا بجا آورد و وقتی با استدعائے یاران دعا کرد و دینار بمبارین گرفت حلوه خرید و خوردند و خود هیچ نه خورد۔ و کرامات فی بسیار است و فاشش در بصره واقع شد

کنیت او علی و ابو الفیض است باصل از کوفه یا خراسان یا بخارا است و در اول سردار قزاقان بود لیکن نماز جماعت و تطوع هم و صلوٰۃ را از دست نه داد و مروت و پستی در طبع او بود۔ روزی دیکار دانی این آیت شنیده ام یان للذین آمنوا الخ گفت آن دجان نقاب و تاب و چندے در کوفه با ابو حنیفه صحبت داشت۔ مفری سورة القادره شنیده بغیر جان داد۔

کنیت ابو اسحاق است اول امیر مریخ بود و در شمار گاه آواز از غیب از آیه بود از غاشبان شنیده یقین حاصل نشد و جمله ملکوت بظاره او آمدند علم از امام اعظم ابو حنیفه آموخت سالها در بیابان ماند روزی از غیب می رسید و در سال و در غار نیشاپور مجاهده می کرد از نیزم بسر کرد و در چهارده سال راه مکه قطع کرد و همه راه در تضرع نماز مشغول بود از امام باقر نیز خلافت یافته صاحب خوارق بسیار است و فاشش در خلافت ابو عبد الله و افقی تملیقه اسم از منی عباس۔

مختصر حالات

پیشہ	نام	نوب	دول	وفات	نزار
------	-----	-----	-----	------	------

صاحب خوارق و تصانیف است در علوم ملک بعد سر پانچ و شش روز بر سر مقدم آکفانورے عالم البکا اور ایام بہشت ساگی خاقان
ہفتہ قرأت شد و دین شانزہ ساگی عالم علم لدنی گشت و شریعت و تحقیق و طریقت و معرفت مرتب ساخت و ذکر حبی گفتم
از آواز ہفت بشارت دینی و برگزیدگی فارودنہ منورہ فرودہ ہمراہی در بہشت در یافت و ہمیشہ پلاس پوشید و عقب بیدالدین است

بہروز بنی

۱۳ یا ۱۴ شوال ۱۰۱۵ھ

صغیر مرعشی

بہروز البوری

۱۵ شوال ۱۰۱۹ھ

و یار یافت رکامات بسیار بوده و عقب باین الدین گشتہ بعد مجاہدہ سی سال از نام راوی نماید و یکا از عالم بالا بحدیفہ
مرعشی رسید و ہر ہفتہ ب مقام قرب رسید و بعد یک سال خرقہ پوشید و ہر کس کہ منظور نظر آنحضرت شد از عرش تا تحت الشرا و
ساعت بد و مشکف گردید و بسیار گریستی کہ گمان ہلک شک و فتوح اہل دول قبول نہ کرے۔

۱۶ شوال ۱۰۱۹ھ

مردود غیری

۱۷ محرم ۱۰۱۹ھ

نقبش کریم ازین منعم بود و مال متاع بقدر اداہ فقر اختیار کرد و کعبہ توجہ شد و اہل و عیال را بحد پسر زائیم پس ہر دولتی
طعام میرسد و حسب کثرت کتب این ہمہ مشاود نیوری است صاحب مراتب لاسر ہر دراجہ نمودہ بعد ہفت روز افطار کرد و عت
ماہ زاد صائم اللہ ہر از فضل بود و روز شیر ماہ در بخورے ہاشارہ حضرت علیہ السلام بہ ہیرہ رسید و بطن لالہ اللہ و در خلوت
فی الحال رفیع حجاب شد و فاش در عہد مقتدر باللہ بودہ و از طبقہ ثانیہ است۔

در کما از بادشاہ

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نوب	وطن	وفات	زار
۹	ابو الحسن شامی چشتی در	.	.	۴ ربیع الثانی ۷۲۵ھ	در کلازادہ شام
از شام بہ بغداد رسیدہ مرید شد و پیش اورا چشتی نامید کہ غلامی چشت از تو ہدایت یابند و سلسلہ زانا قیامت چشتی خوانند و بعد از تو ہیبت بچشت فرستاد لقب دے شریف الدین است و ہفت سال موافق تعلیم شیخ بخلوت بزرگ لالا اللہ شمول بود۔ بعد ہفت روزا فطار کر کے پیرا دبا و از ہاتف خرقہ پوشانید چون ارادہ سفر کر دے با یک عدد و دو صد مردم چشم بستہ دران منسزل بطرف تہ العین رسیدے از حلقہ ثالثہ بود۔					
۱۰	ابو احمد چشتی در	سیدی	چشتی	۶۵۵ھ	چشتی
قلب بقدرۃ الدارین پسر سلطان فرستاد است از شرفائے چشت امیر آن قلب ابدال بود کہ بر تمام ربیع مکون تصرف داشت شیخ ابو الحسنی بولاوش بشارت داد و برائے حفظ او وصیت کردہ بود در سن بت سالگی برائے شکار ہمراہ بدر رفت در کوہے شیخ اداستی را و بد شمعین پوشیدہ و پدرش بردست و توبہ کرد و در غلبہ حال بر سر کہ نظر کر دے صاحب کرامت شدے و ہر کافر مسلمان گشتی و ہر مریض صحت یافتے و دران حال نورے از جبین و سے تا آسمان رفتی و مردم شہر رساندہ نمودندی در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم کر دے بعد چہل روز احتیاج بول و غائط شدے تا تاریخ وصالش قلب العالمین بود۔					
۱۱	ابو محمد چشتی یا محمد	سنی	.	۴ ربیع الاول ۷۳۸ھ	.
پسر ابو احمد لقب سنے نامح الدین است اکثر و ترجیہ بودے۔ از غایت مجاہدہ نماز مکوس گذاردی و در چاہ خانہ خود آنچہ شدے در سن ہفتاد سالگی حب اشارہ غیبی ہمراہ خود بغزوہ سومات رفتہ چاہ و نمودار دے از محل چارہاہ صوت کہ شنیدے و ناش بیک نموی م نہادہ شد در ہفت تولد ہفت بار کہ گفت و در ایام رضا چہا سنے آسمان کردہ بے عدد کلمہ خواندی و از آذائش ہر کہ در خجست آمدے مسلمان شدی۔ تاریخ وصال ایام برحق۔					

مختصر حالات

شماره	نام	نسب	دین	دخات	زار
۳۱	ناصرالدین ابویوسف چشتی بن محمدان	.	.	نوحه جادی الدار ۱۳۵۸	چشتی
	خواهرزاده و مردی خواهر محمد چشتی است خواهر محمد تاشفت و پنج سال متاهل نمود و خواهری داشت که بچل سال رسیده بود و بت خدمت برادر میل نکاح داشت حسب بشارت پدر خود خواهر را با مرئی محمد سمان نام که عالم و صاحب بود عقد کرده از ابو یوسف متولد شده و خواهر محمد خود هم متاهل شد اما او و پسر بزرگ رسیده بود و خواهرزاده بنزله فرزند میداشت بعد پنجاه سالی میل انقطاع شد بشارت آتف غیبی چارخانه در زمین کنده و از ده سال بسیر و سکر و حیرت چندان غلب بود که در حله نائب شدی شی در عبادت کاهلی شد تا بت سال آب نخورد و صاحب خوارق است تا رنج و فاقش عارف کامل بوده				
۳۲	خواهر قطب الدین ابودعبله چشتی	حنفی	.	۱۳۵۸ در زمان عمرالدین مجیر	چشتی
	خود از دست پدر خود ابو یوسف پوشیده بس هفت سالگی فرکان برد و در آن حفظ کرده در سن بت دشن سالگی پدرش ادرایکانه خود نده دخات یافت دولت حریت شیخ الاسلام احمد انانق البامی رح نیز یافته بود تا وقتیکه از اجماع بهرت و انانقا بپشت آمده بودند بعد از آنکه با با دای در میان رفت و با مرئی علم ظاهری تحصیل نمود با فقراد ماکین صحبت داشت و جامد نو پوشیده از بیت المقدس تا نولس چشت و بلخ و نهرا خلیفه داشت و مدتیانش را حدیث نیست و از غایت تواضع همه را سلام تحفه و قیام نموده و خود را کتبه از همه شمرده و دقت و فاقش مرئی پاره حریر بر برد و داد و او را بر چشم نهاده جان داد و مردان غیب نماز جنازه گزاردند و جنازه خود بر هوا رفعت نهرا را کافر مسلمان شدند				
۳۳					چل سال از مخلوق تنهایی گرفت و حراب اشاره کرده برگ در خان و میوه بختی نمود که دهر کس که پس نموده از حورنی

مختصر حالات

تقدیر الدین

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	خوار
۱	خواجہ شریف الدین سنبل الدین	.	.	ربیع الثانی ۵۵۸ھ	نندانا در خیابان شاد ناسام پادشاهی
۵	خواجہ عثمان اردوبی	.	قطیف درون از دکانی شاپور از کاشه در اردن	۱۲۳۱ھ بمطابق ۱۸۱۵م	کمره منظر
۳					علم بجال داشت تصانیف که در شهر خراسان بسیار است مدت هفتصد سال در شب خواب کرده و انیس الاواح از دست پدرش در پانزده سالگی ادا گذاشته وفات یافت روزی ابراهیم قنذری مجذوب در باغ خواب گزید و خواب پیش او خواب که بود ابراهیم پاره هنری کھل و کنجا بدندان خود خوابیده خواب را داذبح و خود دن نویسه دریا مال غشت.

در علم صوری و منوی از قرآن خود و فائق بود ابو النصر کینیت داشت صحبت قطب الدین مودود هم یافته اکثر در سافرت بود خواجہ معین الدین را در یک شب در در بخمار سائیده باز بچ رفتند. وزیر مینزب آواز آمد که معین لا قبول کردیم ده سال نفس را طعام داد بعد هفت پری دین آب نوشیده بارے در مقام معادن رسید فخر الدین خادم پاره آتش خودست نمذاشتند خواب را غیرت گرفت معان را نماز کرد. و خواجہ پسر سردار را در کنار گرفت در آتش شد چهار ساعت آنجا بود و این ولایت حضرت ابراهیم علیه السلام است سردار ایمان آورد و عید الله نام نهاد در ویش شد پسر را ابراهیم نام نهاد و بعد از آن ولایت هند خواجہ سپرده خود یکجہ رفت و معاصر غوث الاعظم است.

۹۴

مختصر حالات

تاریخ شمار	نام	نب	دین	دغات	مزار
۱۱	خواجہ حسین الدین سجوی	کسینی	بنجر	در حبیب ۱۱۱۱ هـ و شنبه در زمان شمس الدین	همه فروخته بود بدربستان داد و خود ما فرگشت مدتی در سمرقند بخارا ماند و قرآن و علوم ظاهری تحصیل کرده بلاق رفت تقصیه مارون خواجہ عثمان را یافت و خرد و خلافت یافته متوجه بر بند شد و در قصیه سمنان شیخ نجم الدین کبری را یافت و و قصیه جیل آمده شیخ عبدالقادر را یافت در پنجاه سالگی از پیر خود مرخص گشته بخوین رفت و حسب امر نبوی صلی الله علیه و سلم ببند درآمد چھو را و اطلاع سمنان بر آن گشتن او نوشته بود کارے بر نیامد و را حیرت زده گشت که محل نشستن شتران را چھو را بوفروکش شد بفرامتش شتران در مانده شدند بار کا نا را چھو را تالاب کا دوزخ کرد کا قران زک خوردند و پیش دیو خود فریاد بردند با شاره اش سحر کردن سوئے شد آن دیو مسلمان شده شادی نام نهاده شد و حیرت خود جوگی نیسپا فرستاد سحر نمود و ما جسر شده مسلمان شد.
۱۲	قطب الدین بن بابا لکاک دانشی ملاز فرزار	سید حسینی	ادش	در حبیب ۱۱۱۱ هـ و شنبه در زمان شمس الدین	نهایت استغراق داشت و در لقب لکاک اقوال بسیار است لمخص آنکه از برکت ادکاک از عالم غیب پیدا شد و وقت ولادت در اتما - خاندان نور گرفته با و از آنف قاضی حمید الدین ناگوری چشم پوشیده و در ادش رسیده تخته گرفته پرسید لے قطب الدین چو نویسم فرمود نویس سبحان الذی اسری بعبده الخ قاضی متعجب شده دریافت گفت که مادام پانزده پاره میخواند و یاد گرفته پس در چار روز قرآن ختم کنانید و حواله خواجہ بزرگ گرد و بحضور شهاب الدین سهروردی در بشارت ملازمت خواجہ مشرف شد دلیل العارفین از دست خواجہ را رونے این بیت احمد جام سے گشتگان خنجر تسلیم ما هر زمان از عیب جان دیگر است. در گرفت شبانه روز و خمیر بود شبت خنجر رحلت کرد.

قطب الدین

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۱۸	شیخ فرید الدین محمود شکر گنج	فاروقی ابواسلمہ فروخ عادل شاہ و ہمدانی		۵ محرم ۷۲۸ یا ۷۲۹ھ	پاکستان
۱۹	مخدوم علامہ والدین علی احمد صابر	سیدی حسینی		۳۰ ربیع الاول ۷۳۱ یا ۷۳۲ھ درازون جلال الدین	کلیہ شریعت ماہانپور
	<p>از خواجہ بزرگ نیز نعمت پادشہ نور الدین پو شید از شہرے بہرے میگشت عاقبت در اجودھن کہ مردم دے شکر درویشان بودہ سکوت کرد ز برادر خجی ابوہ گنجان و بیشتر در مسجد جمع مشغول بخی ہوسے در ابتدائے مجاہدہ بعدے سہ روزہ سنگ نیزہ چند در دہان انداخت شکر شد گنج شکر نقب او شد بقول بعضے از سوداگرے شکر طبعید او گفت نمک است فرمود نمک باشد بیل نمک شد سوداگر غدر کرد باز شکر شد باز در مسجد جامع اچ چلہ معکوس کشید فوائداں لیکن از دست شب وفات سہ کرات نماز عشاء میگرداورد بیوشے شد مرزا از ان فرسودہ یکا حئی یا قتیوم جان بخی تسلیم کرد و در زمان تحصیل علم بعد از بیودہ سال در ملتان پیشش مولانا شہناج الدین بزبارت خواجہ قطب مشرف شدہ بودند و بامرتے تکمیل کردہ بدہلی رفت۔</p>				
	<p>محبوب ترین خلفائے ذواہر زادہ شیخ گنج شکر بود تا دوازدہ سال نگر فقرا حسب امر شیخ تقسیم نمود خود مائت بود چوں دریائے شکر گفت مرا اجازت بود صدا بر لقب یافت در قصہ اجازت نامہ با جمال ہانسوی بے مرگی واقع شدہ از بین جات کہ در مخلوقات گنج شکر کہ بالاتفاق شیخ جمال جمع گشتہ ذکر مخدوم مبارک واقع شدہ در نہج کمال و ولایت سے وجود مراد و خلفائے سلسلہ اش کافی است و با اجازت پر خود در کلیہ رسید و بہت گستاخی مکرمان بدو عاکرہ بسیار در زیر مسجد ہلاک شدند باقی بویائے علم بدتہا بر و داش کسے را رسیدن محال نبود چون عبدالقدوس ج در رسید برق جلال بخواست ایشان نا پدید گشت۔</p>				

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۲۰	شمس الدین ترکم	ملوی	.	۱۹ شعبان یا ۱۰ جمادی الآخر ۸۱۲ھ	پانی پت
	بقول خصایص لا قطاب از حضرت گنج شکر نیز خلافت داشت مدتی در دیار ترکمان کسب علم نمود باز تبتلاش سپر کا دروازه انہم آمد اما بہ کسے دل بستگی نہ شد بہندوستان آمد و بعد مدت بسیار در کلیر رسید و بشرف بیعت مشرف شد و بعد مکمل اجازت نامہ و اسم عظم حضرت فرمودہ وصیت نمود کہ بعد وفات سن زیادہ از سر رفتہ درین جانیانی ولایت پانی پت تراست و شرف الدین بوعلی قلندر بعد رسیدت ازین عالم نقل خواہد نمود روئے قلندر صاحب شکل شیر آمد زبانی خادم فسرود کہ شیر را بہ شیرے باید پرہیز باگھول رفت و از اینجا بوٹہ کرٹہ من مصافحات کز آل رفت۔				
۲۱	جلال الدین	مغانی	پانی پت	۱۳ قعدہ یا ۱۳ ربیع الاول ۸۱۵ھ	پانی پت
	از غایت جوع نفس امارہ بصورت موم میخیم شدہ از دافادہ در کشف و کرامات در بیت نمودن دست قوی داشت نام او خواجہ محمود بود ولی مادر زاد بود اکثر و طفلی سر بھو انہارے آخر چندان استغراق در ذات مطلق بود کہ از غیر نیز داشت در اوقات صلوٰۃ میرای خبر دار ساختندے کتاب زاد الابراہ از دست شرف الدین قلندر را در بسیار دست میداشت و ہر اے نماز جمعہ بمکہ میرفتند و را بتدائے حال روزے لباس فاخرہ از پیش شمس الدین ترکم سولہ گذشت از نقطہ از اسب فرو آید مشرف بہ بیعت شد باے از دعلے شے کوندہ پیر زنی تمام عمر کرب داد و بارے از تف کردن دے تمام دیوار حجرہ طلا گشت۔				

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۲۱	شیخ احمد عبدالحی ابدال	فاروقی	ردروی	۵ جمادی الثانی ۱۰۸۵ھ	ردولی
از طفلی پابند تہجد بود چون مادر براه شفقت منع کرد و وطن را گذاشت بخدمت برادر خود نفی الدین در مدتی آمد و بپای او موافقت نشد در بہار آمد باز در او دھد رسید و بکے اطمینان نشد مدتے در مقام رہید و قبرے ہم کا دیده بود آنخورد پانی پت رسید بدولت و نعمت مشرف شد جدی نے شیخ داؤد کہ نسبت ارادت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی چہ دارد عہد ہلاکو خان از ولایت بلخ در زمانہ علاؤ الدین غمی بہندوستان رسید کمالات شیخ از کتاب انوار الایعون تصنیف شیخ عبد القدوس گنگوہی ہے باید حجت روزے بر شیخ خود اعتراف کردہ طاقہ باز دادہ بود باز بشارت غیبی رجوع نمود۔					
۲۲	مقدم شیخ عارف رح	فاروقی	.	تقدیس شدہ از سر منظر دولت ۱۰۸۵ھ	.
شیخ عبدالحق راہر سپہ بیک می شد گویان جان میداد ملکو مژگن کایت کرد بعد از چندے شیخ عارف متولد شد باہر کس آشتی داشتے کہ ہر کس ویرا بر مشرب پنداشتے و پدرے دہرا گھوڑے میگفتند داود را بدختر شیخ نور الدین حنیفہ بیہ موسی دہم خلص آنحضرت نکاح کردہ بواجفی پیوست۔ زن و دو دختر و یک پسر محمد نام بوجود آمدند۔ شیخ عارف بعد از پدر خود تا پنجاہ سال حق سجادہ ادا کردہ در پردہ شد۔					
۲۳	شیخ محمد	فاروقی	.	تقدیس شدہ ۱۰۸۵ھ	.
بشاہدہ مطلق استغراق داشت شیخ عبد القدوس باشا رہ شیخ عبدالحق مریدے شدے ہمیشہ خود شیخ عبد القدوس بکاح داد در مرض وفات تبصرہ روحانی شیخ عبد القدوس چہ رابع پسر خود شیخ الادب یار عرف بدہ از شاہ آباد کہ در اینجا کتب فضائل میکرد و طلبیدہ دانات پیران چشت مع اسم اعظم از پدر خود یافتہ بود شیخ عبد القدوس سپرد و برائے تربیت پسر خود وصیت کردہ خوش و خرم بعام شتافت شیخ عبد القدوس پسرے را تربیت فرمودہ بچائے دے نشاند۔					

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
	شیخ عبدالقدوس رح	نغان	گنگوه	۹۳۲ھ ۹۳۳ھ	گنگوه
	شیخ جمال الدین شاکری	ناردنی	قانیسیر	۴۲۱ھ	قانیسیر
	شیخ نظام الدین رح	ناردنی	قانیسیر	۱۰۲۶ھ ۱۰۲۷ھ	بنج
	شیخ محمد علی	ناردنی	قانیسیر	۱۰۲۶ھ ۱۰۲۷ھ	بنج

فیوض از روح شیخ احمد عبدالحق رح یافت مکتوباتش مشهور است سکر دوش قوی داشت انوار الیقین هم از دست در ۸۹۹ھ استبداد عرفان لاشی یک از امرائے سلطان سکندر لودھی مع فرزندان از رودی بقیضه شاه آباد از نواح دہلی سکونت نمود در ۹۳۲ھ در زمان ظہیر الدین بابر در گنگوه متوطن گشت روز دوشنبه پدراشید، روز جمعه فرصت حاصل شد بعد نماز بار شروع شد چار روز دیگر قپ آمد روز چهارشنبه جان بشا ہدہ دوست سپرد در عین نماز بعد غسل شیخ رکن الدین دست بر سینه نهاد حرکت دل و جریان ذکر یافت.

۸۸۱

عالم ظاہر بود ہم استغراق و استہلاکی تمام داشت ارشاد الطالبین از دست در ہفت ساگی قرآن ذکر کرده و در ہفدہ ساگی فتویٰ میداد. شیخ عبدالقدوس را اول رفاص نفقہ آخر توجہ او نقش غیر از باطل ادب و نعت.

علم رسمی نخواندہ بود با وجود این اسر صاحب تصانیف است و در شرح لمعات مکی مدنی در ریاض قدسی تفسیر و جز قرآن بغایت صاحب ذوق بود بر سر کہ نظر کرے و را دل و ہر بہ شہود فائز گشتے لہذا بلقب ولی تراش اشتهار یافته در اول بنی و اثبات و در آخر بہ شغل سر پایہ اشتغال داشت تا آنکہ صاحب درات شد جہا نگیرا بوسے اعتقادے پیداشدہ بود لیکن حاسدان رنجبازا گلندند. آخر از ہندوستان عذر خواستہ جانب بلخ شتافت.

تعلیم الدین

مختصر حالات

تعلیم الدین

نمبر	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۲۸	شیخ ابو عبید محمد غفرلہ	فغانی	گنہ	ربیع الاول ۱۰۳۸ھ	گنہ
<p>ابن نور الحق نیرۃ شیخ عبدالقدوس ست چند مدت خود را در سپہ گری داشت بعد از ان عشق غلبہ کرد بخود مت شیخ جلال الدین تھانیسری پیوست دیکہ حضرت بوجہ ضعف و ترک خانہ شیخت دیرا انتظام الدین سپرد و حسب تعلیم ایشان بذکر جہر مشغول شد و انوار ورود نمود و لیکن او طالب نور ذات بود بعد بچ رفتن شغل پایہ تعلیم نموده شد کار او نکشود و آخر در خدمت سلطان بگذاشت ، بسیار از عجب و غرور برخاست و در مین لای و گل رخ مقصود رونمود شیخ فرمود این ابتدائے لاہوت و انتہائے لاہوت براصل در دست باز بشل سہ پایہ امر فرمود باز تبرک بہہ منسوخ نموده رفتے از اثر آواز خوش بخوری رونمود چیزے از شاہدہ رونمودہ مستور گشت آخر آمادہ مرگ شد دم را بذکر کرد و چون یک پاس گذشت نور اطلاق ظهور نمود ، دران ہنگام بسبب بے اختیار دمی بقوت رہا شد و پہلویش ببلکت و شکم از خون پر شد و بیکم غیب و داد خدا خورد و شیخ فرمود ای سیر عروجی بود و سیر نزولی باقی است مراقبہ ہوا فرمود پس امانت پیران و خرقہ خلافت و اسم اعظم حوالہ نموده رخصت فرمود۔</p>					
۲۹	شیخ عبد اللہ	خاردق	صدر پور	۱۰۵۰ھ	الکرامہ
<p>چون از علوم نقلیہ و عقیدہ فارغ شد در دہلی بر آستانہ قطب الدین بتمیاز کاکی استخارہ نمود اشارت با پوسیدہ شد شیخ خادم خود مجاہد را بیک استعدادش فرمود مناسبت و لایق بر کسی عرض داشت شغل نفی داشتات و اکم ذات با نگہداشت صورت خود تلقین فرمود از بسین نشاند۔ چون خرقہ خلافت پوشیدہ قبل ذات لایف را در دل داشت شیخ توجہ فرمود بجلی مشکف شد محب اللہ بفریاد کہ بس کن پس در وطن آمد نا نا بجا چندے در دلی ماند آخر در الہ آباد قریب بہت سال بر وسادہ ارشاد ماند۔</p>					

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۲۱					
۲۲	شیخ عبدالعزیز	سید	ارزمیر	کربیب ۱۱۱۵ هـ	ارزمیر
۲۳	شیخ عبدالهادی	صدیقی	ارزمیر	۱۱۲۵ هـ	ارزمیر
۲۴	شیخ عبدالباری	صدیقی	ارزمیر	۱۱۳۵ هـ	ارزمیر
۲۵	خان عبدالرحیم	سید	افغانستان	۱۱۴۵ هـ	چنابا کلیه

جلالی شاگرد حکیم ملوی خان دهلوی که در توحید و وحدی یطوئی میداشت پس از دست و اذ دست روشن محمدی فی مولوی نظام الدین درویش دانشمند و مولوی حسام الدین عالم و صالح مانند دور دیشن خلفه از جنس ذکر نمازده فقط.

پسر حامد برادر شیخ محمدی است به علوم شریعت و فقه و در معارف و در موصوف بود با وجود اصرار حکام و لطیفه قبول نکرد صاحب کشف و کرامات بود روزی که فتن از بندشون زوج خود مفسدانه نمود از ایشان از بسته تهاش کشتند مقاصد العارفین از دست و در تعبیر رویا کامل بود.

پدر ایشان در شیخ عبدالعزیز بن محمد که در معارف و در موصوف بود با وجود اصرار حکام و لطیفه قبول نکرد صاحب کشف و کرامات بود روزی که فتن از بندشون زوج خود مفسدانه نمود از ایشان از بسته تهاش کشتند مقاصد العارفین از دست و در تعبیر رویا کامل بود.

این شیخ ظهور الله و نبیره شیخ عبدالهادی اند و جدی بود و زکات طبعی بر ریاضت سهل نرمی فرمود و لباس فاخره میپوشانیدند و ظاهرش لباس زنگار آراسته و مینداش از عشق پر شور بود. حکام اهل دیه و قائم اهل پرورد درین حال واردات خندیدن بر کس طاری میشد پس از شاه رحمن بخش از عقب گذارند.

اول نسبت قادریه از شاه رحیم علی گرفته باز نسبت عشقیه از شاه عبدالباری باز بیعت جهاد و طریقت جناب می صاحب کرد و گاه حاجی صاحب و سید صاحب با هم مراب می نشستند سید صاحب را خنده و حاجی صاحب را سکر می گرفت در جهاد و سکون شهید شدند.

مختصر حالات

تعلیم الدین

۱۸۶

نمبر شمار	نام	تب	وطن	وفات	مزار
-----------	-----	----	-----	------	------

۳۱	سید بنی بکر محمد	ملوی	جھاندر	۱۲ رجب ۱۲۸۴ھ	جھاندر
----	------------------	------	--------	--------------	--------

از اولادشان عبد الازاق جھانوی ہستند نسبت باطن را انتخاب میگردند بر اتباع سنت حریص بودند چنانچہ سی سال بکیر اول قضا کرد و در قصبہ باری تبعلیم غفلان اشتغال داشتند مگر خواب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب باعث اشتہار ایشان شد۔

۳۲	حضرت حاجی امداد اللہ صاحب	فادقی	تھانہ بھون	۱۲ رجب ۱۲۸۴ھ	کر منظر
----	---------------------------	-------	------------	--------------	---------

شفیعہ حضرت ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشیدہ بخواب و تبعلیر آن ظاہر است کہ حضرت ایشان بیاس شریعت و کاداب طریقت آراستہ اند و لولہ عشق و محبت و جوش سینہ پر شور و سوز مگر نگذازد دل از تھانیغایشان قمر شرح میگرد و این بے چارہ ضعیف کجاست ہائے آن بحر موج میتوان گفت ہر کہ خواہد در کہ منظر قدم بوس گشتہ بچشم خود بیند سہ آفتاب آہر دلیل آفتاب ہر کہ دلیلت باید از حق رد قتاب

الحمد تکلم تصنیف رسالہ ہند در عالم حیات ظاہری بودند۔ و بعد مدتے در کہ منظرہ دوازدم یا سیر دوم از جمادی الاخری ۱۳۱۴ھ قریب صبح صادق بخوار رحمت حق پورستند و در رحمت اللطیف ہم پہونے مولانا رحمۃ اللہ صاحب ہما جود نہادہ شدی دخل الخلد تاج وصال شان است لے طالبان حق اگر طلب میدارید بشنویذ شعر چو کہ گل رحمت و گلستان شد خواب ہر بوسے گل را از کہ جویم جزمی گل باب ہشتابید در حضور پر نور اکمل و اول علفائے آنحضرت رضی اللہ عنہ دار فاضلہ کہ نام مبارک ایشان حضرت مولانا الحاج الحاجۃ العارف المحدث الفقیہ مولوی رشید احمد صاحب است در گنگوہ ضلع سہانپور شریف میدارند و در تربیت طالبان حق اوقات مبارک خودے گذارند مستغنی عن الادوصاف والالقاب ہستند پس حوالہ بچشم طالب نمودہ پس کی کم غنیمت ہند از تدوہہ از علوم و معارف در خدمت شان بردارید و دعائے سلامت و بقائے حضرت ایشان خواہید۔ ۱۲ منہ غنی عنہ۔ تمت ۱۲

۔ عورتوں اور بچوں کے لئے بہترین اسلامی کتابیں

اسوۂ رسول اکرمؐ	حدیث کی مستند کتب سے زندگی کے ہر پہلو کے متعلق جامع ہدایات۔ ڈاکٹر عبدالممنیٰ
اسوۂ صحابیات اور سیر الصحابیات	صحابی خواتین کے حالات مولانا عبدالسلام ندوی
تاریخ اسلام کامل	سوال و جواب کی صورت میں مکمل سیرت طیبہ مولانا محمد میاں
تعلیم الاسلام	دارود سوال و جواب کی صورت میں عقائد اور احکام اسلام مفتی محمد کفایت اللہ
تعلیم الاسلام	انگریزی سوال و جواب کی صورت میں عقائد اور احکام اسلام بزبان انگریزی
رسول عربیؐ	آسان زبان میں سیرت رسول اکرمؐ اور نشیں
رحمت عالمؐ	آسان زبان میں مستند سیرت طیبہ مولانا سید سلیمان ندوی
بیماریوں کا گھریلو علاج	ہر قسم کی بیماریوں کے گھریلو علاج و شفے طبیب ام الفضل
اسلام کا نظام عفت و عصمت	اپنے موضوع پر محققانہ کتاب مولانا ظفر الدین
آداب زندگی	چار چھوٹی کتابوں کا مجموعہ حقوق و معاشرت پر مولانا اشرف علی
بہشتی زیور	اکامل گیارہ حصے احکام اسلام اور گھریلو امور کی جامع مشہور کتاب
بہشتی زیور	انگریزی ترجمہ احکام اسلام اور گھریلو امور کی جامع کتاب بزبان انگریزی
تحفۃ العروس	منف نازک کے موضوع پر اردو زبان میں پہلی جامع کتاب محمود دہدی
آسان نماز	نماز مکمل بخشش کیلئے اور چالیس مسنون دعائیں مولانا محمد عاشق الہی
شرعی پردہ	پردہ اور حجاب پر عمدہ کتاب
مسلم خواتین کیلئے بیس سبق	عورتوں کے لئے تعلیم اسلام
مسلمان بیوی	مرد کے حقوق عورت پر مولانا محمد ادریس انصاری
مسلمان خاوند	عورت کے حقوق مرد پر
میاں بیوی کے حقوق	عورتوں کے وہ حقوق جو مرد ادا نہیں کرتے مفتی عبد المنیٰ
نیک بیبیاں	چار مشہور صحابی خواتین کے حالات مولانا مغربین
خواتین کیلئے شرعی احکام	عورتوں سے متعلق جلد مسائل اور حقوق ڈاکٹر عبدالممنیٰ ماری
تنبیہ الخافلین	چھوٹی چھوٹی قیمتی نصیحتیں حکیمانہ اقوال اور صحابہ اور اہل اللہ کے حالات فقیر اللہ علی
آنحضرت کے ۳۰۰ معجزات	آنحضرت کے ۳۰۰ معجزات کا مستند تذکرہ
قصص الانبیاء	انبیاء علیہ السلام کے قصوں پر مشتمل جامع کتاب مولانا طاہر سورتی
حکایات صحابہ	صحابہ کرامؓ کی حکیمانہ حکایات اور واقعات مولانا زکریا صاحب
گناہ بے لذت	ایسے گناہوں کی تفصیل جس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں اور ہم مبتلا ہیں
دارالاشاعت	آرٹو جیکاز اور کراچی فون ۲۱۳۷۹۸

ہر کتاب مفت ڈاک کے
مقابلہ میں فرستایا جائے گا

کتاب تصوف و سلوک

ایضاح علوم الدین امام غزالیؒ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ تصوف سلوک اور اسلامی فلسفے کی زندہ جاوید کتاب۔ ترجمہ، مولانا محمد رحمن نانوتوی (چار جلد کال) جلد اعلیٰ	ایضاح العلوم مذاق العارفین حجۃ الاسلام امام غزالیؒ
اسرار تصوف ترکیبہ نفس اور اصلاح ظاہر و باطن میں بے نظیر کتاب کا نہایت مستند اردو ترجمہ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ مضبوط و حسین جلد	کیسے پائے سعادت اکسیر ہدایت حجۃ الاسلام امام غزالیؒ
اس مجموعے میں تصوف، عقائد، کلام اور فلسفہ پر امام غزالیؒ کی ۱۶ ادہ مستقل کتابیں شامل ہیں جو عربی سے تاجاب تھیں۔	مجموعہ مسائل امام غزالیؒ ادو ۳ جلد
تصوف کی مشہور کتاب	مکاشفۃ القلوب
مولانا کی قلمی بیاض جس میں تصوف و سلوک کے مسائل کے علاوہ کلیات، وظائف، تعویذات اور طبی نسخجات درج ہیں۔ جلد	بیاض یعقوبی مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ
اصلاح ظاہر و باطن اور ترکیبہ نفس اور راہ طریقت کی مشکلات کامل اور روحانی علاج کی ستر ابدین۔ تین جلد کامل	تربیت السالک حکیم الامت مولانا اشرف علی
اسلامی شریعت کے حقائق و اسرار اور تمام علوم اسلامی پر مرقعانہ کتاب کا مستند اردو ترجمہ۔ جلد اعلیٰ	حجۃ اللہ البالغہ (اردو) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
دعوت و تقریر اور نصیحت میں بلند پایہ کتاب جس میں احادیث سے شرک و بدعت کا رد اور صوفیائے مقدسین کے حالات ہیں۔ جلد	مجالس الابرار شیخ احمد روحی
مولانا تھانویؒ کے ملفوظات جمع کردہ مفتی محمد شفیع	مجالس حکیم الامت
حضرت حاجی امداد اللہؒ کی جلد دس تصانیف کا مجموعہ جلد	کلیات امدادیہ
اس موضوع پر بہترین کتاب۔ شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب	شرعیات و طریقت کا التلازم
امام جلال الدین سیوطی کی کتاب کا ترجمہ مولانا محمد عیسیٰؒ	نور الصدور فی شرح القبور
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی (تصوف و اخلاق)	تعلیم الدین مدلل
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے موعظہ کا نام نہم ترجمہ۔ ترجمہ مولانا عاشق الدین علیؒ	فیوض میزدانی
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی عقائد اسلام و تصوف پر بے نظیر کتاب ترجمہ عبداللہ اعظم جلالی	غنیۃ الطالبین
دارالاشاعت اردو بکازاد کراچی	نہایت کتب مفت ڈاک کے محنت بیچ کر طلب دہائیں

کتاب عقائد و مناظرہ وغیرہ

اقتلاف امت اور صراطِ مستقیم	گروہی اختلافات کی حقیقت اور اس میں امتدال کا طریقہ مولانا محمد یوسف مدظلہ
آیاتِ بینات	تردیدِ شیعہ میں بے نظیر کتاب۔ حسن الہک محمد مہدی خاں
ایرانی انقلاب	امام خمینی اور شیعیت مولانا محمد منظور نعمانی
الہند علیٰ البقند	عقائد علمائے اہل سنت مولانا خلیل احمد صاحب
براہین قاطعہ	جواب انوارِ ساطعہ (جلد) مولانا خلیل احمد محدث
بریلوی علماء و مشائخ	کے لئے لمحہ فکریہ مولانا محمد عاشق الہی ہاجر مدنی
تقویتہ الایمان کلاں	مشکر و بدعات کی رد میں مشہور کتاب شاہ اسماعیل شہید
تقویتہ الایمان	توحید و سنت کے احیاء اور شرک و بدعت کا رد شاہ اسماعیل شہید
تاریخ میلاد	مردمِ میلاد و قیام کی مفصل تاریخ مولانا عبد الشکور مرزا پوری
تحفۃ الثامعشریہ	(جدید ترجمہ) تردیدِ شیعہ میں لا جواب کتاب۔ شاہ عبدالغفور دہلوی (جلد)
تاریخ مذہب شیعہ	یعنی نقشہ ابنِ سبا اور شیعہ مذہب کی تاریخ۔ مولانا عبد الرشید کھنوی
تصفیۃ العقائد	دینی مسائل و عقائد اسلام پر سرسید احمد خاں سے مراسلت۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی
تخذیر الناس	نعم نبوت اور فضائلِ محمدیہ مولانا محمد قاسم نانوتوی
حجتہ الاسلام	حفاظیت اسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی
دھماکہ	بریلوی کتاب زلزلہ کا جواب انجمن خدام التوحید برنگم
شریعت یا جہالت	شرک و بدعات اور رسومِ کاردار اور دعوتِ حق محمد بان خاں
عقائد علمائے دیوبند	احمد رضا خاں کی کتاب حسامِ الحرمین کے تین جواہروں کا مجموعہ مولانا منظور نعمانی
عیسائیت کیا ہے؟	عیسائیت اور اس کے بانی کی تاریخ مولانا محمد تقی عثمانی
قادیانی چہرہ	خود اپنے آئینے میں مولانا محمد عاشق الہی ہاجر مدنی
مسک علمائے دیوبند	دیوبندی ہی اہل سنت ہیں مولانا قاری عبدلیٹ
مودودی صاحب	کی تحریرات کے متعلق مضامین از علمائے دیوبند
مباحثہ شاہجہانپور	ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشہور مباحثہ مولانا محمد قاسم نانوتوی
میلہ خدا شناسی	مشہور میلہ خدا شناسی کا آنکھوں دیکھا حال مولانا محمد قاسم نانوتوی
ہدایتہ الشیعہ	علمائے شیعہ کے دس سوالوں کا مفصل جواب مولانا شہید احمد گنگوہی

فہرستہ کتب مفتہ ڈاک کے ٹکٹ بھج کر طلبہ خدمتِ امتیہ

ملنے کا پتہ: دارالاشاعت اردو بازار کراچی ٹی فون ۷۱۳۷۹۸